Vol. II
No. 9



Friday
20th June, 1952.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eiaht Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, 20th June, 1952.

The Assembly met at Five Minutes past Nine of the Clock
[*Mr Speaker in the Chair*]

Mr Speaker · Now we shall proceed to questions

Starred Question and Answer

Shri Ch. Venkat Ram Rao (*Karimnagar*) Question No. 119.

سلک ورکس منسٹر (شری مہدی نواز جنگ) سوال یہ ہے کہ

(1) Whether he is aware of the corruption and high handedness of the Supervisors of Irrigation Branch at Nirmal Project in Sirsilla Taluq ?

سوائے اس کے کہ ایک درخواست رعایا کی طرف سے وصول ہوئی تھی سپروائزر کے خلاف کرپشن کی کوئی ایسی اطلاع مجھے نہیں ہے ۔ جہاں تک ہائی ہینڈیڈنیس (High Handedness) کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ وہاں دیہاتیوں اور سلوس مین (Sluice men) کے درمیان کچھ بات ہو گئی ہے۔ سلوس مین نے سختی سے گفتگو کی ۔ اوسکے بعد کچھ جھڑپ ہو گئی اور سلوس مین کو اس بات کی دھمکی دیگئی کہ اوسے قتل کردیا جائیگا۔ یہ سلسلہ اسطرح شروع ہوا کہ سلوس مین نے وہاں کی نہر کا پانی روک دیا تھا اور کچھ پیسے طلب کئے تھے ۔ اس کے متعلق تحقیقات کی گئی اور تحقیقات میں یہ بات پائی گئی ۔ چنانچہ سلوس مین کو علحدہ کردیا گیا ۔ لیکن جہاں تک سپروائزر کا تعلق ہے وہ چیز ثابت نہیں ہوئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حقیقت میں سپروائزر نے کوئی زیادتی نہ کی تھی ۔

(2) Whether it is a fact that these officers are not allowing water under the pretext of Taibandi ?

اس کا تعلق سررشتہ مال سے ہے۔ اس میں تعمیرات کو کوئی دخل نہیں ہے۔

(3) Whether people of this area have made any representation to the Government ?

رعایا کی طرف سے درخواستیں آئی تھیں جو کلکٹر کے پاس بغرض تحقیقات بھیجی گئیں ۔

(4) If so, what action has been taken by the Government ?

اس کے متعلق تحقیقات کی گئی ۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا سلوس مین کو برطرف کردیا گیا اور سپروائزر کو کہا گیا کہ وہ رعایا سے نرمی کے ساتھ گفتگو کیا کرے۔

شری ویکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ جب رعایا سپروائزر کے پاس آئی تو وہاں اون کو جوتے سے مارا گیا ؟

شری مہدی نواز جنگ - درخواست میں ایسا لکھا تھا - لیکن تحقیقات میں یہ چیز ظاہر نہیں ہوئی - وہاں کے مہتمم صاحب آباسی نے رعایا کو ہدایت دی کہ وہ مزید ثبوت لیکر پھر آئیں - ۱۰ دن تک انتظار کیا گیا - لیکن وہ لوگ نہیں آئے -

شری ویکٹ رام راؤ کیا وہاں پی - ڈبلیو - ڈی - اور ریونیو آفیسرس میں اختلافات ہیں اور ان اختلافات کے نتیجہ کے طور پر رعایا تکلیف برداشت کر رہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - معزز ممبر اگر آہستہ فرمائیں اور مائک سے ہٹ کر بولیں تو مناسب ہوگا -

شری ویکٹ رام راؤ - کیا وہاں پی - ڈبلیو - ڈی - اور ریونیو آفیسرس میں اختلافات ہیں اور ان اختلافات کے نتیجہ کے طور پر رعایا تکلیف برداشت کر رہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - یہ چیز ظاہر نہیں ہوئی -

ایک آنریبل ممبر - درخواست پیش کرنے ، اس کی تحقیقات کرنے اور تصفیہ کرنے میں کتنا عرصہ گزرا ؟

شری مہدی نواز جنگ - جہاں تک میرا خیال ہے جلد تصفیہ ہوا - فروری کی ۱۶ تاریخ کو درخواست پیش ہوئی تھی اور ۲۱ تاریخ کو جواب دیا گیا -

شری بھگونت راؤ گمبھیر راؤ (عنبڑ) - کیا یہ صحیح نہیں کہ پی - ڈبلیو - ڈی - (P.W.D) آفیسر کے پاس اس قسم کی نمائندگی کی گئی تھی کہ پانی جو بند کیا گیا ہے جاری کیا جائے ؟

شری مہدی نواز جنگ - کہا جاتا ہے کہ گاؤں والوں نے اپنے طور سے وہاں کے نائیب کو ہٹادیا تھا اس کے بعد سپروائزر نے اس کی پوزیشن کو درست کردیا -

شری سی ایچ - ویکٹ رام راؤ - یہ تحقیقات کس نے کی ؟

شری مہدی نواز جنگ - آباسی کے انجینیر نے کی -

شری لکشمن کو نڈا (آصف آباد - عام) انجینیر کے خلاف کافی ثبوت ہونے کے باوجود تحقیقات اور نہیں کیگئی ' کے متعلق بعد میں شکایت وصول ہوئی تھی تو کیا کارروائی کی گئی ؟

شری مہدی نواز جنگ بعد میں شکایت وصول نہیں ہوئی -

شری لکشمن کو نڈا - ایسی کتنی شکایات آنریبل منسٹر کے پاس ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ یہ ہمارے ملک کی بدنصیبی ہے کہ ہم لوگوں میں وہ احساس سچائی اوس درجہ میں اب تک نہیں ہے جو ایک آزاد قوم کے شایان شان ہونا

چاهئیے - ایسے کرپشن کی شکایتیں عام هیں اور یه همارے ملک میں ایک بلا کی طرح هیں - کرپشن نه صرف تعمیرات میں هے بلکه ممکن هے که دوسرے محکموں میں بهی هو اور خانگی زندگی پارٹیوں اور فیملیز (Families) میں بهی هو - اوسے دور کرنا همارا فرض هے -

شریمتی لکشمی بائی (بانسواڑه) ایسے کرپشنس (Corruptions) کے واقعات جو آنریبل منسٹر کے سامنے آتے هیں ان کا سختی سے تدارک کیوں نہیں کیا جاتا اور سزائیں کیوں نہیں دیجاتیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - جب کوئی جرم ثابت هوجاتا هے تو سزا ضرور دیجاتی هے -

شریمتی شاهجہان بیگم - (پرگی) کیا سپروائزر کا جرم ثابت نہیں هوا ؟

شری مہدی نواز جنگ - سپروائزر نے رعایا کے ساتھ سخت کلامی کی تهی اور کچھ مار پیٹ بهی هوئی تهی - انہیں هدایت دی گئی هے که وه رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں -

شریمتی شاهجہان بیگم - کیا یه سزا کافی هے ؟

Mr. Speaker : It is a matter of opinion.

شریمتی شاهجہان بیگم - یه جودولتمند لوگ غریب رعایا کو . . . . .

Mr. Speaker This question cannot be allowed

شری وینکٹ رام راؤ - کیا یه صحیح نہیں هے که نرمل پراجکٹس سے اس قسم کی شکایات آتی هیں که وهاں کے ملازمین پیسے لیتے هیں اور پیسے نه دیں تو پانی روک دیا جاتا هے ؟

شری مہدی نواز جنگ - زیر کاشت زمینوں کے لئے پانی کی قلت کی وجه ایسی شکایتیں آتی هیں - ته بندی کے سلسله میں نظام ساگر سے بهی ایسی شکایت وصول هوئی -

Shri K. Venkiah (Madhira) : Is there any information with the hon. Minister to the effect that there is no water in Wyra this year ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : I am not aware of it. I shall make enquiries.

شری بهگونت راؤ گمبهیر راؤ - جب نظام ساگر میں پانی کی قلت نہیں هے تو وهاں سے ایسی شکایات که پانی کم دیا گیا کیوں آتی هیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - تهه بندی کا کام ریوینیوڈپارٹمنٹ (Revenue Department) سے متعلق هے -

ایک آنریبل ممبر - رشوت سے متعلق جو بدعنوانیوں کی اطلاعیں ملی ہیں ان کے انسداد کے لئے کیا آنریبل منسٹر کے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کوئی قدم اٹھایا جا رہا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - یہ ایک عام سوال ہے - جہاں تک اس ڈپارٹمنٹ کا تعلق ہے جب یہ کام مجھے دیا گیا تو ہمارے چیف منسٹر نے یہ کہا کہ اس ڈپارٹمنٹ کو سدھارنے کی جانب میری خصوصی توجہ ہونی چاہئے - میں اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اس ملامت کو محض تعمیرات کی حد تک محدود رکھا جائے - یہ ایک عام مسئلہ ہے - چنانچہ کل ٹائمس آف انڈیا میں یہ خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے اس سلسلہ میں سختی سے کارروائی کرنے کے متعلق بلس (Bills) پیش ہونے والے ہیں تا کہ اس کرپشن کو سختی سے دور کیا جائے - یہ ایک عام مسئلہ ہے اور اسکو کسی سررشتہ کے ساتھ محدود کرنا مناسب نہیں ہے -

شری جی - سری راملو - (سبھی) جب سارے اسٹیٹ میں یہ ایک عام طریقہ ہوچکا ہے تو اسکے انسداد کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - شکایت وصول ہونے پر تحقیقات کی جاتی ہے - اور اسکے صحیح ثابت ہونے پر مناسب کارروائی کی جاتی ہے -

شری جی - سری راملو - اس کوئسچن کے بارے میں میرے پاس ایک درخواست وصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ٹرسل پراجکٹ کے تحت نارلہ چیرو کے سچے نارائن راؤ اور سندر راؤ نے صرف اپنی ۵۰ ایکڑ زمین بچانے کی خاطر ڈی - ای سے ملکر پانی نکالنے کی کوشش کی - کیا یہ صحیح ہے ؟

(Answer was not given)

Business of the House

Mr. Speaker Now, we shall proceed to the next item, the Demands for grants.

ان ڈیمانڈس کو لینے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کچھ باتوں کی وضاحت کردوں - چیف منسٹر بحیثیت ریوینیو منسٹر جو ڈیمانڈس پیش کرینگے انہیں آج ختم کردینا چاہئے - اس لحاظ سے میں ہاؤس سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آنریبل ممبرس آج دوپہر میں بھی سیشن رکھنا مناسب سمجھتے ہیں ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - دوران ڈسکشن میں اسکا اندازہ ہوسکتا ہے کہ آیا دوپہر کو بھی سیشن رکھنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں - اگر اس وقت میں کافی لوگوں کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکے تو دوپہر میں سیشن رکھا جاسکتا ہے -

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) - ۲۲ ڈیمانڈس پیش ہونے ہیں - ان پر کٹ موشنس بھی پیش ہوئے ہیں - اس لحاظ سے اگر ضرورت ہو تو ہم جناب دوپہر کا وقت بھی لے سکتے ہیں -

مسٹر اسپیکر - میں نے یہ سوال اسلئے هاؤس کے سامنے پیش کیا کہ همارا کام اسموتھلی (Smoothly) چل سکے - جب وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے اس وقت هاوس میں چاروں طرف سے یہ خواهش ظاهر کی جاتی ہے کہ آنریبل ممبرس کو بولنے کاموقع دیا جائے - اس اعتبار سے دوپہر میں بھی بیٹھنا مناسب ہوگا -

میں ایک اور چیز بیان کرونگا - جنرل ڈسکشن ہوچکے ہیں اس بارے میں کافی بحثیں بھی ہوچکی ہیں - یہ '' کافی '' کا لفظ ایسا ہے جسے ممکن ہے بعض لوگ کافی سمجھیں اور بعض نہ سمجھیں - بہر حال میں چاہتا ہوں کہ ڈیمانڈس پر جو کٹ موشنس (Cut motions) پیش کئے جائینگے انکی حدتک ہی آنریبل ممبرس اپنی تقریریں محدود رکھیں -

میں هاؤس سے ایک اور درخواست یہ کرونگا کہ جن معزز ارکان نے اس سے پہلے بحثوں میں حصہ لے لیا ہے وہ اگران معزز ارکان کو جنہیں اظہار خیال کا موقع نہیں ملا ہے موقع دیں تو مناسب ہے -

تیسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بحث کے متعلق کافی جنرل ڈسکشن ہوچکے ہیں - اسلئے زیادہ سے زیادہ آنریبل ممبرس کو موقع ملنے کی خاطر کٹ موشنس میں کم وقت لیں - میں اس بوقت پر ٹائم (Time) محدود کرنا تو نہیں چاہتا - میں سمجھتا ہوں کہ کٹ موشنس پر زیادہ سے زیادہ ۴ - ۵ منٹ تقریر ہوسکتی ہے - ایک اور طریقہ جو میں اڈاپٹ (Adopt) کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آنریبل چیف منسٹر جب اپنے ذمہ کے ڈیمانڈس پیش کرچکیں تو اس کے بعد ہی جو ارکان ان سے متعلق اپنی اپنی ترمیمات پیش کرنا چاہتے ہوں ان سے درخواست کی جائیگی کہ وہ اپنے کٹ موشنس پیش کریں - کٹ موشنس پیش ہو جانے کے بعد عام طور پر ان کٹ موشنس پر تقریریں ہونگی - اسکے بعد دوپہر اور سہ پہر میں جبکہ ہمیں بیٹھنا ہی ہے تو اس وقت کٹ موشنس پر ووٹس لئے جائینگے -

شری ادھو راؤ پٹیل - (عثمان آباد - عام) جس مقصد کےلئے کٹ موشن دیا گیا ہے کیااسی پر بحث ہوسکیگی یا ممبرس عام طور پر پورے ڈیمانڈس پر بحث کرسکتے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - اپنے کٹ موشن کے ساتھ دوسرے کٹ موشنس پر بھی بحث کرسکتے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جن ڈیمانڈس پر کٹ موشنس نہیں لائے گئے ہیں کیا ان پر بھی بحث کرنے کا موقع دیا جائیگا ؟

مسٹر اسپیکر - ان کے بارے میں تو یہ سمجھا جائیگا کہ انہیں هاؤس نے تسلیم کرلیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - عالی جناب نےابھی جو فرمایا اس سلسلے میں مجھے ایک شبہ ہےجسے میں صاف کرلینا چاہتا ہوں - ہر ممبر صرف اپنے کٹ موشن پر ہی بحث نہیں کرینگے بلکہ سارے کٹ موشنس پر بحث کرینگے - مجھے یہ شبہ ہے کہ یہ اصولا صحیح

نہیں ہے - ہوگا یہ کہ ہر مقرر سب کٹ موشنس پر بحث کرنا چاہیگا - عالی جناب نے فرمایا کہ ہر ممبر کو ۴ - ۵ منٹ لینا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹائم اسطرح بحث کےلئے کافی نہ ہوگا - عالی جناب کا ڈائرکشن (Direction) یہ ہونا چاہئے کہ ہر مقرر اپنے اسپیسیفک کٹ موشن (Specific cut motion) پر بولے اور ڈائیگریشن (Digression) کرتے ہوئے سارے میدان پر بحث نہ کرے - اس سے بہت سہولت ہوگی اور کام بھی چل سکےگا ورنہ ٹائم کی پابندی نہ ہوسکے گی -

مسٹر اسپیکر - لیکن اسطرح محدود کرنے سے ایک کٹ موشن پر کسی دوسرے کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہ رہیگا - اس میں شک نہیں کہ ٹائم لمٹ (Time limit) کیا گیا ہے - لیکن اس طرح کٹ موشنس موو (Move) کرنے والے آنریبل ممبرس کے علاوہ دوسرے ارکان کو بھی اظہار رائے کا موقع ملیگا اسلئے میں نے اسے مناسب سمجھا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جو سجیشن (Suggestion) دیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے - لیکن ٹائم لمٹ کے لحاظ سے کٹ موشنس پر صرف دو دو لائین ہی کہا جاسکیگا - ۴ - ۵ منٹ میں اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے ؟ اگر ایسا نہ ہوتو وقت کی پابندی نہ ہوسکیگی - اس لحاظ سے سری چیف منسٹر کا جو سجیشن آیا ہے وہ مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - ٹائم لمٹ حد بندی نہیں بہت سے ریپریزنٹیشنس (Representations) ہوتے رہتے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ اصل غرض پوری ہو -

اب آنریبل چیف منسٹر اپنے ڈیمانڈس پیش کریں -

Demands for grants

Shri B. Ramakrishna Rao Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs 1,22,41,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 1 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,84,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending with the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 3 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs. 3,68,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st

day of March, 1953, in respect of Demand No. 5 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,46,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 12. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 5,30,600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 13. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 86,600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 14 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs 4,76,300 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand of No. 17 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,51,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 21. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 7,39,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 31. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 85,200 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 35. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 60,300 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 37. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 16,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 39 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move· "that a sum not exceeding Rs 6,17,175 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of demand No 55 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs 35,350 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 65 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs 20,35,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 68 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 54,75,0 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 73 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move· "that a sum not exceeding Rs 11,25000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 78. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 81 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 1,22,250 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No 82. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 2,62,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 85. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr Speaker What is the aggregate amount ?

Shri B Ramakrishna Rao The aggregate amount is Rs 1,96,66,025

Mr Speaker The motions for grant of demands Nos 1, 3, 5, 12, 13, 14, 17, 21, 31, 35, 37, 39, 55, 65, 68, 73, 78, 81, 82 & 85, the aggregate amount being Rs 1,96,66,025 moved Now the cut-motions will be moved.

Shri A. Raj Reddy Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 1 to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs. 15,19,800 to discuss Economy—by reduction in grant for the Civil team, Dustbund and Rusums

Mr Speaker Cut motion moved :

"To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 15,19,800 to discuss Economy—by reduction in grant for the civil team, Dustbund and Rusums"

Shri Uddhava Rao Patil. Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 1

"To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 6,00,000 to discuss Economy—by repatriation of civil administration team"

Mr Speaker · Cut motion moved :

"To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Rs 6,00,000 to discuss Economy—by repatriation of civil administration team"

Shri B. Krishnaiah (Khammam-General) · Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut-motion to Demand No. 1 :

"To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1."

Shri B. Ramakrishna Rao · Speaker Sir, I would like to draw your attention to the fact that this is a cut motion by one rupee. It is a token cut As you are aware, Sir, cut motions can be moved to discuss specific questions The hon. Member who has just moved this cut motion has shown in his motion that he wants "to discuss the policy of the Revenue Department". This is too vague and too general to be considered as a specific point to be discussed by a cut motion of this sort. I am sure you will rule out this cut-motion as not in order, Sir.

Mr. Speaker. The rule regarding token cuts is tha the cut-motion for a nominal figure should be to ventilate a specific

grievance. The grievance should be specific That is the general rule

بات یہ ہے کہ ریونیو ڈپارٹمنٹ میں کئی چیزیں آجاتی ہیں اور کسی خاص چیز کے بارے میں ان کا کٹ موشن ہے تو میں اسے نا منظور کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن پھر بھی میں آنریبل ممبر سے یہ خواہش کرونگا کہ وہ کسی خاص چیز کی حد تک کٹ موشن کو محدود رکھیں۔

శ్రీ బి కృష్ణయ్య

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ఈ కట్ మోషన్ (Cut motion) ప్రవేశపెట్టింది ముఖ్యంగా గ్రామాలలో ఉన్నటువంటి పటేలు, పట్వారీల గురించి మాట్లాడుటకు గాను పెట్టాను

Shri B. Ramkrishan Rao Mr. Speaker Sir, as a matter of fact, the cut motion not being in order must have been ruled out, but as you have been disposed to be lenient, I do not wish to come in your way of the motion being moved and discussed. The hon. Member has now specified that he wants to raise the question of patel and patwaris—perhaps, the work of the patel and patwaris or something of the kind or their existence—I do not know what he exactly means because regarding patel and patwaris there are several matters and it may be that the hon Member is against the hereditary system of patel and patwaris or their working If he could specify, I would be grateful

Mr Speaker . All are new and I think the hon. Minister will get sometime also because reply would probably be in the afternoon. He will therefore get sufficient time and on that account the hon. Member should not suffer So I allow it

Cut motion moved :

'To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1', to discuss about patel-patwaris

Shri V.D. Deshpande . Mr Speaker Sir, I submit that the leniency is on both the sides. We are new to the whole affair and as we have decided, it is taken for granted that we are going to make the grants. So the leniency is natural and in every respect and that should be kept in view by the hon. the Chief Minister.

Mr. Speaker : No appeal to the Chief Minister is necessary.

శ్రీ ఎల్ ముత్తయ్య— (పెద్దపల్లి);

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ఈ కట్ మోషన్ ల్యాండ్ రెవిన్యూ రూ 1,22,41,000 నుంచి 1 టక రూపాయికు తగ్గించాలని పెడుతున్నాను. పెట్టేలు ప్రాబ్లెము గురించి మాట్లాడుటకు ఈ కట్ మోషన్ పెడుతున్నాను.

Shri B Ramakrishna Rao I think, Sir, the hon. Member has not correctly moved his cut motion He has said that he wants the amount of one crore and odd to be reduced to Re 1, whereas the motion reads that it should be reduced by Re. 1

Mr Speaker The cut motion is given to him in writing and he is guided by it The cut motion that he has moved is to reduce the allotment of one core and odd for land revenue by Re. 1. It is for discussion on the Tenancy problem

Cut motion moved

> " To reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1, to discuss the tenancy problem "

Shri K. Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 1 to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the tenancy problem

Mr Speaker Here again, to discuss the policy of the Revenue Department and its work

Shri K Venkat Rama Rao · That is why I want to discuss the tenancy problem

Mr Speaker Tenancy problem, then the cut motion is same as cut motion No 4 The point is that already there is one cut motion regarding tenancy problem The hon. Member might have noted it at S No 4 He also wants to move his cut motion to discuss the tenancy problem. So I think both the cut motions may be bracketted together, and I find no particular necessity to admit this cut motion

Shri V D Deshpande · Mr Speaker Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 1.

> " To reduce the allotment of Rs 1,22,31,000 for Land Revenue by Re. 1,

to discuss Rusums and Dustband and the hereditary offices of patel and patwaris "

Mr. Speaker Cut motion moved :

> " To reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1,

to discuss Rusums, Dustbund , probably the hereditary succession of patel and patwaris may be discussed along with the other cut motion.

Shri B. Ramakrishna Rao : This cut motion can be bracketted with cut motion No. [illegible], Sir. [illegible]

Mr Speaker But the hon Member has said that he wants to discuss Rusums and Dustband That is a new thing

Shri B Ramakrishna Rao These are already included in the first cut motion

Shri V D Deshpande The reduction proposed therein is over 15 lakhs

Shri B Ramakrishna Rao All right

Mr Speaker Cut motion No 7. Shri K Sreenivasa Rao

Shri Kankanti Sreenivasa Rao (Mahbubabad-General)· Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the problem of land tenure

Mr Speaker Is it different from Land Revenue ?

Shri K. Sreenivasa Rao Yes, Sir There is a difference

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 by Re 1 to discuss land tenure is moved Next, Shri Sripat Rao

Shri Sripat Rao (Bhir) Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the policy of the Revenue Department, with particular reference to District Administration

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re. 1 to discuss the District Administration is moved.

Mr. Speaker There is a supplementary list Shri B D. Deshmukh.

Shri B D Deshmukh (Bhokardan-General) I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss the maintenance of jeeps and petrol charges.

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs. 1,22,41,000 for Land Revenue by Re 1 to discuss jeeps and petrol charges is moved.

We shall now proceed to the cut motions regarding Demand No 5. Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy (Sultanabad) Speaker, Sir, I beg to move: "that the allotment of Rs. 3,68,000 for Registration under Demand

No 5 be reduced by Re 1 to discuss the actual working of the Registration Offices in Districts and elsewhere "

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 3,68,000 for Registration by Re 1 is moved Now we proceed to Demand No 12 Shri A Raj Reddy

Shri A Raj Reddy Speaker, Sir, I beg to move. "that the allotment of Rs 2,46,200 under Demand No 12, Head of Account 25-C, be reduced by Rs 2,46,200 to discuss the refusal of supplies "

Mr Speaker The cut motion to reduce the allotment of Rs 2,46,200 by Rs 2,46,200 to discuss the refusal of supplies is moved

We shall now proceed to Demand No 13 Shri A Raj Reddy

Shri A Raj Reddy Speaker, Sir, I beg to move: "that the allotment of Rs 5,30,600 under Demand No 13 Head of Account 25-D, be reduced by Re 1, to discuss the working and policy of the ministerial staff "

Shri B Ramkrishna Rao Mr Speaker, Sir, I would like to have a clarification on this, the cut motions being moved to discuss the working and policy of the Ministerial staff Probably the hon Member means the staff of the Minister's Peshi.

Mr. Speaker Let Shri A Raj Reddy clarify it

Shri A Raj Reddy By this cut motion I want to discuss the recommendations of the Gorwalla Committee about the staff, retrenchment and so on

Mr Speaker Does the hon Member mean the personal staff of Ministers?

Shri A Raj Reddy : I mean the Secretariat.

Mr Speaker The whole Secretariat ?

Shri A Raj Reddy · Yes, the whole Secretariat.

Shri B Ramkrishna Rao · But the whole Secretariat does not mean the Ministerial Staff and I fail to see any connection between the constitution of the Secretariat staff and the Ministers' salaries. I should like to be clear about the specific issue raised.

Shri A Raj Reddy I limit myself to the personal staff of the Ministers

Mr. Speaker Cut motion moved :

"To reduce the allotment under Demand No. 13 of Rs. 5,30,600 by Re. 1 to discuss the working and policy with regard to the personal staff of the Ministers."

Now there is another supplementary list Demand No 13. Shri K V Narayan Reddy

Shri K V Narayan Reddy (Rajgopalpet) Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No 13 to reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of the Hyderabad State

Mr Speaker Cut Motion moved

> " To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of the Hyderabad State"

I want to know whether the lack of a secular policy in the State is sought to be discussed

Shri K V Narayan Reddy I will put up my arguments later

Mr. Speaker Of course I have allowed it. Next, Shri K. V. Narayan Reddy.

Shri K V Narayan Reddy Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss about the disintegration of the Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis

Shri B. Ramkrishna Rao Mr Speaker, Sir, I would like to know if this cut motion is in order So far as I know of the parliamentary practice, a cut motion must relate to the Demand in some way or other in a very intimate manner My hon. friend wants to discuss the question of disintegration of Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis This cut motion has been moved in relation to the allotment of Rs 5,30,600 which deals with the salaries and allowances of the Ministers and their Peshi Staff. I would like to know if a cut motion of this sort can be allowed.

Mr. Speaker : I think that the Chief Minister stands for the entire administration. The cut motion can be allowed.

Cut motion moved :

> " To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs 100 to discuss about the disintegration of the Hyderabad State on linguistic basis immediately keeping in view the present socio-economic crisis "

Next cut motion. Shri K.V. Narayan Reddy.

Shri K.V Narayan Reddy : I beg to move, Sir, a cut motion to reduce the allotment of Rs. 5,30,600 for Ministers by Re. 1,

to discuss the communal character of the various Secretariat Departments of the Government

Shri B Ramkrishna Rao . With regard to this, Sir, I beg to say that this is covered by the cut motion No 1 in which my hon. friend wants to discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State In this cut motion he wants to discuss the negative aspect of it, whereas in the former he wants to discuss the positive aspect. I think the negative and positive aspects may be discussed together under the previous cut motion

Shri V D Deshpande . There is a difference in that, that the first cut motion sought to reduce the amount by Rs. 100 and the second by Re 1

Mr Speaker That does not really make any difference I think these two can be bracketted together

Shri K V Narayan Reddy There is communal character in the Secretariats. This is a token cut and we can discuss it

Mr Speaker . The hon Member can discuss that point also there.

Now, we shall proceed to Demand No 17. Shri Ankush Rao Venkat Rao.

Shri Ankush Rao Venkat Rao (Partur) Mr Speaker sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rupees 76,000 to discuss the high salaries of Secretaries to Government

Mr Speaker · Cut motion moved

"To reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rs 76,000 to discuss the high salaries of Secretaries to Government"

Next, Shri Ch Venkatrama Rao.

Shri Ch Venkat Ram Rao (Karimnagar) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 4,76,000 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the working and policy of the General Administration Secretariat.

Mr. Speaker . I think that is too wide. Is it to discuss the working and policy of the Chief Secretariat ?

Shri Ch. Venkat Ram Rao : Yes, Sir.

Mr. Speaker . Cut motion moved :

"To reduce the allotment of Rs. 4,76,300 for General Administration Department by Rupee 1—to discuss the working and policy of the Chief Secretariat,

Shri A Raj Reddy Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 4,76,300 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the appointment of the Chief Secretary to the Government.

Mr Speaker Regarding the appointment of the Chief Secretary

Shri A Raj Reddy Regarding the policy of the appointment of the Chief Secretary

Mr Speaker · Cut motion moved ·

> "To reduce the allotment of Rs 4,76, 300 for General Administration Department by Rupee 1 to discuss the policy of the appointment of the Chief Secretary"

Now, we shall proceed to Demand No 21 Shri A. Raj Reddy

Shri A Raj Reddy I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 2,51,500 for Revenue Department by Rupee 1 to discuss the working of the Revenue Board?

Mr Speaker · Is it for discussing the working of the Revenue Board or for the Constitution of the Revenue Board?

Shri A Raj Reddy : For both (Laughter)

Shri B Ramakrishna Rao . There is already Demand No 31

Mr Speaker In that case, this will go under Demand No 31.

(*Pause*)

Hence this cut motion can not be moved.

Now, Shri K. Ramachandra Reddy.

K. Ramachandra Reddy (Ramannapet) Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 2,51,500 for Revenue Department by Re. 1 to discuss the policy and working of the Revenue Department.

میں خاص طورپر ٹیمنسی ورکس کے بارے میں جو ریونیو ڈپارٹمنٹ میں ہورہے ہیں کہنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker . I could not correctly follow.

شری کے ۔ رام چندرا ریڈی ۔ ٹیننسی کے بارے میں ریونیو ڈپارٹمنٹ میں جو ورک ہورہا ہے اسکے بارے میں تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr Speaker There is already a cut motion regarding Tenancy and this will go under that

Now we shall proceed to Demand No 39 Shri Sreeramulu

Shri G Sreeramulu Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs 16,700, that is to say, to discuss for refusal of supplies and total abolition of the office.

Mr. Speaker · Cut motion moved

" To reduce the allotment of Rs. 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs. 16,700—to discuss the refusal of supplies and total abolition of the office "

Now, Shri Ch. Venkat Rama Rao

Shri Ch Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs, 16,700 for charges in England by Rupee 1 to discuss the policy regarding the houses in London belonging to the Hyderabad Government

Shri B Ramakrishna Rao : Both the cut motions may be bracketted because the first one is with regard to the refusal of supplies and the total abolition of the office and the second one is for reducing it by Re. 1 Both may be bracketted and discussed together

Mr Speaker · Yes There is not much difference.

Shri V D Deshpande There is much difference.

Mr Speaker : The two items may be taken together for discussion. Let us proceed to Demand No 68 Shri V D. Deshpande.

Shri V D. Deshpande . Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 20,35,000 for Territorial and Political pensions by Rs. 20,35,000 to discuss refusal of supplies.

Mr. Speaker Cut motion moved ·

" To reduce the allotment of Rs 20,35,000 for territorial and political pensions by Rs 20,35,000 to discuss refusal of supplies. "

Mr. Speaker : *Shri* Sreenivas Rao

Shri Sreenivas Rao (Dichpally) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs. 20,35,000 for territorial and political pensions by Rs. 5,00,000 to discuss Economy—reduction of the high rates of compensation,

Mr. Speaker. I think this can also be bracketted Of course, one is with regard to total abolition, that is to say, refusal of supplies and the other is with regard to reduction of certain amount These may be bracketted

Now, we proceed to Demand No 78 Shri Ch Venkat Rama Rao

Shri Ch Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to reduce the allotment of Rs 11,25,000 for Well Sinking by Rupee 1 to discuss the working of the Well Sinking Department

Mr Speaker · Cut-motion moved ·

> " To reduce the allotment of Rs 11,25,000 for Well Sinking by Re 1 to discuss the working of the Well Sinking Department "

Now, we shall proceed to Demand No. 82 Shri V. D. Deshpande.

Shri V D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 82 to reduce the allotment of Rs. 1,22,250 for non-I.S F. by Rupee 1 to discuss the working and policy of non-I S.F.

Mr Speaker: What does the hon. Member mean by non-I.S.F?

Shri V. D. Deshpande · Non-Indian State Forces.

Mr. Speaker · Cut motion moved ·

> " To reduce the allotment of Re 1,22,250 for Non-I.S F. by Rupee 1 to discuss the working and policy of non-I S F "

Now, we shall proceed to Demand No 85 Shri B D Deshmukh.

Shri B D. Deshmukh ·Mr. Speaker, Sir, I beg to move my cut motion to reduce the allotment of Rs 2,62,500 for Jagir Administration expenditure by Rs. 2,62,500 to discuss refusal of supplies

Mr. Speaker . Cut motion moved ·

> " To reduce the allotment of Rs. 2,62,500 for Jagir Administration expenditure by Rs. 2,62,500 to discuss refusal of Supplies

Now we come to the last. Shri R. P. Deshmukh. I think he is not moving Hence all the cut motions have been moved. Now there will be general discussion on these cut motions Shri A. Raj Reddy.

شری اے - راج ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - اب میں جس ......

مسٹر اسپیکر - جن جن ارکان نے کٹ موشنس موو کئیے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انکو اسپیچ کا پہلے موقع دیا جانا چاہئیے ورنہ ہوگا یہ کہ آخر وقت میں انکو موقع نہیں ملیگا - شری اے - راج ریڈی -

شری اے۔ راج ریڈی۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ سب سے پہلے ڈیمانڈ نمبر (۱) کے تعلق سے میں نے جو کٹ موشن لایا ھے اسکے بارے میں مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ھے ۔ اس کے لئے جو الاٹمنٹ ھے اس میں سے ۱۰ لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو روپیے کم کرنے کے لئے میں نے اپنا کٹ موشن لایا ھے ۔ اس میں (۳) ایٹمس میں نے داخل کئے ھیں۔ ایک تو گرانٹ فار سیول ٹیم (Grant for Civil Team) سے متعلق ھے ، دوسرا دست بند سے اور تیسرا رسوم سے متعلق ھے ۔ جہاں تک سول ٹیم کا تعلق ھے بجٹ کے صفحہ ۳۶ پر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ .

D-(1) Dustband Rs 19,800

اس میں جو رقم دست بند کے لئے رکھی گئی ھے وہ (۱۹,۸۰۰) روپیے ھے اور رسوم کے لئے سات لاکھ پچاس ہزار روپیے ھیں پہلے جو بجٹ ھمارے سامنے پیش کیا گیا تھا اسکے نوٹ کو یعنی اکسپلینیٹری میمورنڈم کے صفحہ ۹ در تیسرے پیراگراف کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ

As regards the Budget Estimates for 1952-53, the increase of 13 87 over the Revised Estimate is mainly due to the transfer of provision of 10 00 for Civil Team (Revenue Officers on deputation from outside) from Major Head 25-General Administration to this head . ..

۱۰ لاکھ میں سے اسکو کم کرکے تینوں مدات کو ملاکر میں نے ۱۰ لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو کی رقم کٹ کرنے کے لئے یہ موشن لایا ھے ۔

جہاں تک مجھے یاد ھے نہ صرف اس طرف کے ارکان بلکہ اوس طرف کے بعض ارکان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار اس بارے میں کیا تھا کہ دست بند اور رسوم ایک دیرینہ چیز ھے اور اس سے کوئی خدمت مقصود نہیں ھے ، بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ یہ پرانے دور کی ایک یادگار ھے ۔ سالہا سال تک یہ معاوضہ دیا جاتا رہا ھے ۔لیکن اب اسکو مزید باقی رکھنے کے لئے کوئی جسٹیفکیشن (Justification) نہیں - یہ میری نا چیز رائے ھے ۔ بہت سے دیگر آنریبل ممبرس نے بھی اپنی تقریروں کے دوران میں اس جانب اشارہ کیا ھے ۔ حکومت کی جانب سے جو گور والا اکنامی کمیٹی قائم ہوئی تھی اس نے بھی یہ بتایا ھے کہ یہ مد ایسا ھے جسکا کوئی جواز نہیں ۔ گذشتہ بجٹ کے دوران میں ٹریژری بنچس کو توجہ دلائی گئی تھی کہ روائیزڈ بجٹ میں اس ایٹم کو بھی روائیز کرکے پیش کریں ۔ لیکن مجھے افسوس ھے کہ اسکے باوجود بھی ایسے فضول مدات کو جیسے رسوم و دست بند ھیں ویسا ھی رکھا گیا ھے ۔

دوسری چیز جسکے بارے میں میں کچھ عرض کرنا چاھتا ہوں وہ یہ ھے کہ پولیس ایکشن کے بعد حکومت نے باھر سے جو عہدہ دار لئے ھیں انہیں ابھی تک باقی رکھکر یہاں کے اڈمنسٹریشن کو ڈویل اڈمنسٹریشن (Dual Administration) بنا دیا ھے ۔ مجھے ان حالات سے بحث نہیں جن حالات میں یہ آئے تھے لیکن اب اس ڈویل

اڈمنسٹریشن کی کیا ضرورت ہے ؟ آپ چاہتے ہیں کہ خود حکومت نے اس اصول کو مان لیا ہے کہ آہستہ آہستہ انہیں ری پیاٹریٹ (Repatriate) کیا جانا چاہئے۔اس لئے کہ یہ گورنمنٹ کے اکسچیکر (Exchequer) پر ایک بار ہیں - ہمیں عوام کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ دیکھنا ہے کہ دیس کا ایک پیسہ بھی ناجائز یا فضول خرچ نہ ہو - ان عہدہ داروں کو اب بھی باقی رکھنا نہ صرف گورنمنٹ کے اکسچیکر پر بار ہے بلکہ ڈوبل اڈمنسٹریشن کی خرابیاں بھی پیدا ہونے کا امکان ہے - اور اس خرابی کو خود ٹریژری بنچس بھی محسوس کر رہے ہیں - ابتدائی بحث میں بھی آپ کے سامنے میں نے یہ ویوز (Views) پیش کئے تھے - میں مانتا ہوں کہ اس کے لئے کچھ اڈمنسٹریٹیو ڈیفیکلٹیز (Administrative Difficulties) ہیں - لیکن اس کے لئے یہ مزید خرچ برداشت کرنا مناسب نہیں - اسکو جلد از جلد نکالدینا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ ٹریژری بنچس کے ارکان بھی میرے اس خیال کی تائید کرینگے - اس کے لئے جو رقم طلب کی جارہی ہے اسکی منظوری دینا آنریبل چیف منسٹر یا راج پرمکھ کے لئے کسی طرح مناسب نہیں - ان حالات کے تحت میں نے اپنا کٹ موشن پیش کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اسکی پوری پوری تائید کریگا - اسے مزید جاری رکھنا یا برداشت کرنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں -

اسکے بعد میرا جو کٹ موشن ہے وہ

Demand No. 5 (Head of Account No 11)—Registration

کے بارے میں ہے - یہ میرا ٹوکن کٹ (Token cut) ہے - میں رجسٹریشن کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا - اس محکمہ سے متعلق ضلع میں میرا جو تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ محکمہ رجسٹریشن عوام کے لئے کسی سہولت کا باعث نہیں ہے - اس محکمہ میں جو کاروبار کی حالت ہے اسکے بارے میں میں کچھ عرض کرونگا - گاؤں میں یہ حالت ہے کہ اگر کسی کسان کے سامنے پولیس یا رجسٹریشن کے محکمہ کا نام لیا جائے اور کہا جائے کہ اس سے سابقہ کرنا پڑیگا تو وہ گھبرا جاتا ہے - وہ سمجھتا ہے کہ اسے ایک بہت بڑی مشکل کا سامنا کرنا ہے - یہ صرف معمولی ان پڑھ لوگوں کا حال نہیں بلکہ تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی یہی حال ہے - وہاں کے اصول و قوانین تو ایک طرف رکھے ہوتے ہیں اور عمل دوسری طرح سے ہوتا ہے - اگر کسی ڈاکیومنٹ (Document) کی رجسٹری کے لئے رجسٹریشن کے محکمہ میں جانا ہوتو وہاں بغیر پیسہ دئے یا رشوت دئے کام نہیں چلتا - ہر رجسٹرار یہ سمجھتا ہے کہ اسے اپنی تنخواہ سے ڈبل (Double) یا ٹریبل (Trible) آمدنی اوپر ضرور ہونی چاہئے - یہ چیز عام ہے - یہ چیز میں ٹریژری بنچس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - اسکے علاوہ ایک اور بات یہ ہے کہ چند سال پہلے رجسٹریشن کی فیس میں دگنا تگنا اضافہ کردیا گیا ہے - یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ تین چار سال میں زمینات کی جسقدر خریدو فروخت ہوئی ہے وہ اس سے پہلے نہیں ہوئی ہوگی - لیکن رجسٹریشن کی مشکلات کی وجہ سے یہ مشغلیاں صرف کاغذی حدتک رہگئی ہیں - قبضے تو ہوچکے

ہیں، لیکن رجسٹری نہیں ہوئی - یہ چیز ایسی ہے جس سے کاشتکاروں کے قبضہ سے زمینات بعد میں چلے جانے کا اندیشہ ہے - یہ ایک فلا (Flaw) ہے - زمیندار اپنی زمینات بیچنے کی طرف مائل ہیں - صرف کریم نگر ضلع میں ہی لاکھوں روپیوں کے وارے نیارے ہوچکے ہیں - اکنامک ٹرنڈ (Economic Trend) کے اس حالت کے سبب رجسٹریس اور قانون رجسٹریشن سے جو دقتیں پیدا ہوتی ہیں انہیں دور کرنا انتہائی ضروری ہے - اس میں شک نہیں کہ ٹیننسی کے تعلق سے ڈویژن آفیسر کو کچھ اختیارات دینے کی وجہ سے کسی قدر تلافی ہوئی ہے- لیکن رجسٹریشن کے محکمہ کا اڈمنسٹریشن درست ہونا چاہئے - اس محکمہ میں پیسہ کی لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے بعض زمینات کی رجسٹریاں نہیں ہوئی ہیں - آئندہ خریداروں کے ہاتھ سے یہ زمینات نکل جانے کا اندیشہ ہے - جن لوگوں نے گذشتہ چار پانچ سال پہلے قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے کچھ پیسے کمائے تھے وہ اپنا سونا چاندی بیچ کر یا قرض لیکر زمینات خرید رہے ہیں جسکی مستقل سادے کاغذوں پر عمل میں آرہی ہے - یہ رجحان اس لئے نہیں کہ حکومت کے احکام کی پابندی نہ کی جائے بلکہ اس لئے ہے کہ رجسٹریشن میں در حقیقت کافی مشکلات اور دقتیں ہیں - پروسس (Process) اتنا پیچیدہ ہے کہ رعایا کے لئے اسکی تکمیل مشکل بلکہ نا ممکن ہے - چنانچہ اسکی وجہ سے اسکو کتنا نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ رجسٹریشن کے نہ ہونے کی وجہ سے لگانا ناممکن ہے - اس سے ٹریژری بحس اور گورنمنٹ کو بھی زبردست نقصان ہو رہا ہے - اب رعایا کا قبضہ تو ہے-لیکن کل اگر زمیندار کی نیت بدل جائے تو پھر زمیندار دو سٹ کے اندر قبضہ کرسکتا ہے اور اس بیچارے کی قانون بھی مدد نہیں کرسکتا - قانون کی کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کو اس خاص آیسپیکٹ (Aspect) کو ڈیل (Deal) کرنا چاہئے تاکہ کم از کم آئندہ کےلئے اس خرابی کو دور کیا جاسکے ، رعایا جو ہزاروں کی تعداد میں ہے اسکو سہولتیں دیجاسکیں اور ضابطہ کی شکل میں لایا جاسکے - آپ کہتے ہیں کہ ہرچیز لاانیڈ آرڈر (Law and Order) میں لائی جائے اور رسپکٹ آف دی لا (Respect of the Law) ہو - اسبارے میں اس حدتک میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا تھا -

ڈیمانڈ نمبر ۱۲ - (گورنمنٹ ہاسپیٹالیٹی آرگنائزیشن-ہیڈ آف اکونٹ ۲۰ - سی -)

اس بارے میں میں نے پوری رقم کو کٹ کرنے کے متعلق کہا ہے - یہ گورنمنٹ ہاسپیٹالٹی وغیرہ کیا بلائیں ہیں، ہم کو معلوم نہیں - بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نظام شاہی کے دور میں جو چیزیں تھیں وہ اب بھی باقی ہیں - گور والا کمیٹی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد میں اس سے اپنے آپ کو متفق پایا اور اس نے بھی اپنی رپورٹ میں جو واقعات پیش کئے ہیں وہ بالکل سچ ہیں - گذشتہ زمانہ میں دوسرے ممالک کے لوگوں کو رسیو (Receive) کرنے ، دیگر بڑے بڑے لوگوں کو خوش کرنے ، اور انکی عزت اور پوزیشن کا خیال رکھنے کے سلسلہ میں غیر معمولی اخراجات برداشت کئے جاتے تھے-لیکن ایک عوامی حکومت کے دور میں یہ مناسب نہیں - ہمیں تو ہمارے

ماسٹرس (Masters) یعنی عوام کو خوش کرنا ہے اور ہم انکو خوش کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے ہی ہمیں انسابقہ روایات کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں اب تفصیلی طور پر نہیں بیان کرونگا بلکہ صرف گور والا کمیٹی کے حوالہ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لیک ویو گیسٹ ہاؤس (Lake-View Guest House) کے بارے میں گور والا کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسکو ہوٹل کے طور پر استعمال کیا جائے۔ خاص خاص صورتوں میں ضرورت کو پورا کرنا ہو تو ہم اپنے سجسسس (Suggestions) دے سکتے ہیں اور گورنمنٹ اس کے لئے متبادل صورت بھی اختیار کرسکتی ہے ۔ لیکن میں اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ایسی چیزوں پر لاکھوں روپیے خرچ کئے جائیں ۔ میں نے اپنا یہ کٹ موشن گور والا کمیٹی کی رپورٹ کو پڑھکر دیا ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ اس ضمن میں ہمارے پہلے بجٹ سشن میں کافی بحث ہوچکی ہے اور اس پر غور کرکے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکو تھوڑے سے عرصہ میں غور و فکر کرکے ختم کر دینا چاہئے تھا کیونکہ یہ کوئی پالیسی کا سوال تو نہیں ہے ۔ مگر حکومت نے ابتک کچھ نہیں کیا ۔ چنانچہ میں نے اسی اسپرٹ (Spirit) اور نقطہ نگاہ کو سامنے رکھکر کٹ موشن پیش کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ سب میرے اس کٹ موشن کی تائید کرینگے ۔

ڈیمانڈ ۱۳ ۔ اسبارے میں میرا جو کٹ موشن ہے وہ منسٹیریل پرسانل (Ministerial Personnel) کے متعلق ہے ۔اسبارے میں میں کوئی نئے خیالات یا تفکرات کا اظہار نہیں کرونگا ۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں دیہات سے آیا ہوں اور ابھی تک کورا ہی ہوں ، اسلئے کوئی تجربہ کی چیز پیش نہیں کرسکتا ۔ میں نے گور والا کمیٹی کی سفارشات کو پڑھکر اپنے آپ کو اس سے متفق پایا ۔ کہا جاتا ہے کہ جو چیز پہلے سے چلی آتی ہے اسکو کیسے ختم کیا جائے؟ مگر یہ بھی کیسے ہوسکتا ہے کہ لیوش(Lavish) طریقہ پر پرسنل اسٹاف (Personal Staff)ہو اور یہ چیزیں ختم نہوں؟

گور والا کمیٹی نے خصوصاً الونس کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں اسکی لسٹ بھی دیگئی ہے ۔ ایک زمانہ تھا جبکہ سکریٹری کی سفارش سے منظوری ہوجایا کرتی تھی ۔ لیکن اب ایسا نہ ہونا چاہئے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹیریل اسٹاف زیادہ ہے ۔اگر وہ کسی طریقہ سے کم ہوجائے تو درست ہے کیونکہ یہ چیز گور والا کمیٹی کی رپورٹ میں درج ہے اور یہ میرا سجیشن نہیں ہے ۔ میں اس کے لئے آپ کو گور والا کمیٹی کی رپورٹ کے صفحہ ۹۰ کا حوالہ دیتا ہوں جس میں انھوں نے اس بات پر استدلال پیش کیا ہے ۔ یہ میرا ٹوکن کٹ(Token Cut) اس لئے ہے کہ یہ رپورٹ ایک ماہر نے پیش کی ہے ۔ اور اگر اس سے ہم ایک پائی بھی بچاسکیں تو ہمیں بچانا چاہئے ۔گذشتہ بجٹ کے مباحث کے دوران میں آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا تھا کہ ۷۰ - ۷۵ فیصد کی حدتک گور والا کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا گیا اور باقی پر عمل ہوگا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے البتہ بچوں کی فیس میں اضافہ اور چپراسیوں کی تعداد میں تخفیف کی گئی ہے جسے ہم نہیں چاہتے تھے ۔

اس بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میری نگاہ ایک اڈمنسٹریٹر
(Administrator) کی نگاہ نہیں ہے۔ لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ
جہاں ضرورت سے زیادہ آدمی ہوں وہاں بھی کام خراب ہوتا ہے کیونکہ
"Many people's job is no man's job" - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہونگا
کہ جہاں کام زیادہ ہے وہاں بہت کام صرف ایک آدمی کے تفویض کیا جائے تو بھی
کام خراب ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وہاں ایفیسینسی (Efficiency) کم
ہوجاتی ہے - اسلئے جہاں کام زیادہ اور آدمی کم ہوں یا جہاں کام کم اور آدمی زیادہ ہوں تو
کام خراب ہونا فطری ہے۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہمارا دماغ اس وقت اچھی طرح کام کرتا ہے
جب کہ ہم اپنا کام برابر وقت پر کریں اور ہاتھ بھر کام رہے اور اگر کام نہ رہے تو آیڈل
برین (Idle brain) کے تمام نقاصے ظہور پذیر ہوتے ہیں - اسلئے فضول اسٹاف کو
نکالدیا جائے -

میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے اس کٹ موشن پر غور کرے -

Point of information, Sir I want to know whether my cut motion with regard to demand No. 21 is allowed ?

Mr. Speaker . It is disallowed Demand No. 21 goes with Demand No. 31

شری اے - راج ریڈی۔ ڈیمانڈ نمبر ۲۱ - تو کیا مجھے اجازت ہے کہ جو کٹ موشن ٹیننسی
کے بارے میں یہاں آیا ہے اوس پر میں اپنے خیالات کا اظہار کروں ؟ اس کے بارے میں مجھے
دو باتیں عرض کرنی ہیں۔ اس بد نصیب ریاست کے اندر اس قانون کے بنانے والوں کا
رجحان شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر کیا تھا ، میں نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن میں یہ
کہنا چاہتا ہوں کہ انسان جس سماج یا طبقہ سے تعلق رکھتا ہے وہی شعور اور وہی رجحان
وہ رکھتا ہے - یہ قانون کس طبقہ واری ذہنیت سے بنایا گیا ہے وہ ہم سب جانتے ہیں -
میں اس قانون کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس قانون کے نام میں لفظ ٹننٹس کی
بجائے لینڈلارڈس (Landlords) کا لفظ رکھا جائے تو پوری طرح بیٹھ سکتا ہے۔ اب وقت
نہیں ہے ورنہ میں ایک ایک دفعہ پڑھکر بتلاتا کہ وہ قانون عوامی جد وجہد کے نقاضوں
کو روکتے ہوئے زمیند اروں کی تائید میں کس طرح تدوین کیا گیا ہے -

گزشتہ کئی سال سے جو ٹیننسی ایکٹ نافذ ہے اوس کے فوائد کے متعلق رپورٹ
دیکھنے سے ظاہر ہے کہ قانون تو بنایا گیا ہے کمیٹیاں بنائی گئی ہیں - اور اسکے متعلق
چند چیزیں اخباروں میں بھی آئی ہیں - لیکن زمینداروں نے اس قانون کو اپنے مفید
مطلب ڈھال لیا اور (Corrupted red-tape beauracratic machinery) نے اس قانون
کا مقصد ختم کردیا۔ اسطرح شروع سے آخر تک بیچارے کسانوں کو تکالیف اٹھانی پڑیں - آج
حیدرآباد میں عوامی حکومت قائم ہوئی ہے اور آج یہاں ہم عوامی مسائل کو حل
کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں - اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس کسان کے لئے جو اپنا
خون پسینہ ایک کردیتا ہے مناسب قانون بنائیں اور ضرورت ہو تو اسکو ریٹرا سپیکٹیو

افکٹ (Retrospective effect) دیں - هم اگر چاهیں تو اوسکی بہبودی کے لئے بہت کچھ کر سکتے هیں اور اون کی زندگی کو بہتر بنا سکتے هیں۔ همیں مجموعی طور پر سماج کی بھلائی کے لئے قانون بنانے هیں نہ کہ (Few privileged) کیلئے - مخصوص کسی طبقہ کی بھلائی اور ترقی میں سارے سماج کی ترقی منحصر ہے۔ لیکن جب تک هم اس بنیادی چیز کو نہ سمجھیں جتنے بھی پرانی وضع کے مطالبات پیش کرینگے وہ بیکار هونگے - اب اس کے بعد ریوینیو کے بارے میں میں کچھ عرض کرونگا -

مسٹر اسپیکر - آپ نے چونکہ ۴ - ۵ کٹ موشن پیش کئے تھے اس لئے میں نے آدھے گھنٹہ سے زیادہ وقت دیا - اب وہ وقت بھی ختم هوگیا ہے -

شری اے- راج ریڈی- تو میں اب اپنی تقریر ختم کرتا هوں -

شری ادھو راؤ پٹیل - سیول ٹیم کو واپس بھیجنے سے متعلق ٹریژری بنچس نے وعدہ کیا تھا۔اس لئے میں زیادہ وقت نہ لیتے هوئے مختصراً عرض کرونگا - میں ان کے اس وعدہ پر وشواس کرتا هوں - لیکن ایک چیز میں یہاں بیان کرنا چاهتا هوں - جب پولیس ایکشن هوا اسوقت خاص طور پر مرهٹواڑی میں لوگ بہت خوش هوئے کہ اب ایک نیا دور آگیا ہے اور ان کی مشکلات حل هو جائینگی۔ اسوقت لوگوں میں ایک جوش تھا اور خیال کیا گیا تھا کہ .

مسٹر اسپیکر - یہ جنرل ڈسکشن (General discussion) ہے - لہذا جس حد تک مسئلہ ہے اوسی حد تک اپنے خیالات پیش کئے جائیں تو مناسب هوگا -

شری ادھو راؤ پٹیل - بہتر ہے- چونکہ ٹریژری بنچس نے وعدے کئے هیں اس لئے ان پر وشواس رکھ کر میں اپنی اسپیچ ختم کرتا هوں -

The House then adjourned for recess till Half past Eleven of the clock.

The House re-assembled, after recess, at Half past Eleven of the Clock.

[*Mr. Speaker* in the Chair.]

శ్రీ బి. కృష్ణయ్యా:

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను గ్రామాల్లో ఉండే పటేలు, పట్వారీల గురించి మాట్లాడుతాను. మన సంస్థానములో ౨౨ వేల గ్రామాల్లో పటేళ్ళు, పట్వారీలు ఉన్నారు వారికి రూ. 3౫,౭౫,000 ఇవ్వబడుతున్నాయి. ఇంతకు పూర్వము దేశముఖులుగా ఉన్నవారే వతనుగా ఈనాడు పటేలు పట్వారీలుగా గ్రామాల్లో పనిచేస్తున్నారు వారిక్రింద కొన్నివందల వేల ఎకరాల భూములున్నాయి. వీరే గ్రామాల్లో పటేలు పట్వారీలుగా ఉండటంవలన తమ భూములు కాపాడుకొనుటకున్నూ, తమ మిత్రులయొక్క, పెద్దపెద్ద భుస్వాములయొక్క ప్రయోజనాలు కాపాడ్డేపనులు

[illegible] ఇప్పుడు కౌలుదారీచట్టం [illegible] కొరకు [illegible] [illegible] కోసం ఎవరైతే వాస్తవముగా ౨౦, ౪౦ సంవత్సరాలు [illegible] భూములు [illegible] చేస్తున్నారో వారిని ఇంతవరకు కౌలుదార్లుగా వ్రాయలేదు [illegible] పేద [illegible] జరుగుతోంది. ఈ విధంగా తమ ప్రయోజనాలు కాపాడుకొనుటకు పనిచేస్తున్నారు [illegible] కొంతమంది పెద్ద భూస్వాములనుగూడా కాపాడు[illegible] ఉంటారు [illegible] భూములు ఎవరైతే చేస్తున్నారో ఆ బీదరైతాంగాన్ని కౌలుదార్లక్రింద [illegible] మాత్రం చేశారు వారు అక్కడా అక్కడా తిరుగవలసిన అవసరము వస్తోంది [illegible] ఎంతోమంది నిరుద్యోగంలో దిగుతున్నారు మనం ఒక ప్రక్క నిరుద్యోగ సమస్య [illegible] నిర్మూలనం చేయాలంటూ, ఒక ప్రక్క వందలు వేలకొలది ఎకరా [illegible] పట్వారీలుగా ఉంచుతున్నాం వారికి కాకుండా చదువుకొని నిరుద్యోగులుగా ఉన్నవారు చాలామంది ఉన్నారు—ఈ ఉద్యోగాలు వాళ్ళకు ఇవ్వడము అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను ఎందుకంటే వందలు వేలకొలది ఎకరాలు భూములు కలవారు ఈ ఉద్యోగాల్లో ఉండటంవల్ల ప్రజలకు నష్టము కలుగుతోంది నిరుద్యోగ సమస్యను రూపుమాపుటకు ఏమీ చేయలేక పోవుచున్నాము గాని ఈ పటేలు పట్వారీ ఉద్యోగాలు చదువుకొన్న నిరుద్యోగులకిచ్చినట్లయితే ౪౪ వేలమందికి ప్రభుత్వము సహాయం చేసినట్లగుతుందని నేను ఆశిస్తున్నాను

ఈ పటేలు, పట్వారీలు ఒకే గ్రామంలో వుండుటవలనగూడా భూముల విషయంలో లంచగొండి విధానానికి దారితీస్తోంది అక్కడ వుండే బంజరు స్థానులు పోరంబోకు భూముల డబ్బుతీసుకొని ఇవ్వడము లేక తమవద్ద నున్నవాటికి లంచం తీసుకొని ఒకొకరికి ఇవ్వడము ఈ విధంగా జరుగుతోంది ఒకపేళ ఈ పోరంబోకు ఒక రైతు సాగు చేస్తుంటే ఒకొకరినుండి లంచము తీసుకొని ధనిక రైతులకైనా ఇవ్వడము జరుగుతోంది గాని వారలకు మాత్రము ఇవ్వడము లేదు ఈ బీదరైతులచేత పటేలు, పట్వారీలు వెట్టిచాకిరికూడా చేయించుకొంటున్నారు ఈ గ్రామాల్లో రాజులైనా పటేలు పట్వారీలే, నవాబులైనా వారే రాజప్రముఖులైనా వారే గ్రామాల్లో పెత్తనం చెలాయించేదంతా వారే వారికి వ్యతిరేకంగా ఎవరు మాట మాట్లాడటానికి కూడా అవకాశం లేదు ఏమైనా మాట్లాడితే తమ పలుకుబడిని వినియోగించి వారిని సర్వనాశనము చేయుటకు ప్రయత్నిస్తుంటారు కాబట్టి ఇప్పుడువున్న పటేలు పట్వారీలను తొలగించి వారి స్థానములో నిరుద్యోగులుగా తిరుగుచున్న వారిని నియమించాలి పటేలు పట్వారీలను ఎప్పుడూ ఒకే గ్రామంలో వుంచకూడదు. ఎందుకంటే ఒకే గ్రామంలో ఉంటే ఒకరి భూమి ఇంకొకరికి దొంగ పట్టాలు చేయించడము జరుగుతోంది. ఇటువంటివి ఇదివరకు చాలా చేయించారు కాబట్టి వారిని అప్పుడప్పుడు ట్రాన్సుఫరుచేస్తూ ఉండాలని అలా చేయడము చాలాఅవసరమని నేను భావిస్తున్నాను

అయితే పటేలు పట్వారీలు లేకుండాపోవాలని నేను కోరడములేదు. పటేలు పట్వారీల జీతాలు చాలా ఘోరంగా వున్నాయి వాళ్ళ జీతాలుచూస్తే చాలాతక్కువ. ఏమీ సరిపోదు. కొన్ని కొన్ని గ్రామాల్లో సంవత్సరము మొత్తముమీద రూ. ౧౦౦—౨౦౦ దొరుకుతాయి. దాంతో వాళ్ళు జీవితం సాగించలేరు సరిపోయిన జీతాలు ఇవ్వాలి అటులిచ్చినచో లంచగొండి తనంపోయి వారు సక్రమంగా పనిచేస్తారు ఇప్పుడు నేను ప్రవేశపెట్టిన కట్ మోషన్ ఉద్దేశము పటేలు పట్వారీలు పోవాలనికాదు. వారు పోవాలని నేను కోరడంలేదు. వాటిని నిరుద్యోగులకిచ్చి వారికి సరియైన జీతాలిచ్చి నిరుద్యోగ సమస్యను నిర్మూలించాలని నేను కోరుతున్నాను.

శ్రీ యస్ ముత్తయ్య

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను ముఖ్యంగా కౌలుదార్లను గురించి మాట్లాడే ఉద్దేశముతో ఈ బడ్జెటులో ఒకరూపాయి తగ్గించవలెనే ప్రస్తావన తీసుకురావడమైంది అయితే కౌలుదార్లను గురించి ఇదివరకు ఎన్నోచర్చలు జరిగాయి అయినప్పటికి దానిమీద ప్రభుత్వము ఎంతవరకు శ్రద్ధతీసుకొన్నదో, తీసుకోబో తున్నారో బోధపడుటలేదు కౌలుదారీచట్టము కౌలుదార్లకు మేలుచేయాలనే ఉద్దేశంతో ప్రవేశపెట్టబడించి గాని ఆ వుద్దేశము నెరవేరుట లేదు ఒక విషయము నేను మనవిచేస్తాను రెండుమూడు సంవత్సరముల క్రింద పెద్దపల్లిలో హరినారాయణసింగ్ మొదలైన వారిపై తెచ్చిన కేసులో పెద్దపల్లి దేశముఖ్ కు వ్యతిరేకంగా తీర్పు ఇచ్చారు హరినారాయణసింగు వాళ్ళే కౌలు దార్లనిచెప్పి అక్కడవున్న తాలూకా కాంగ్రెసు అధ్యక్షులు, తాలూకా కాంగ్రెసు కార్యదర్శి, జిల్లా కాంగ్రెసు అధ్యక్షుడు, జిల్లా కాంగ్రెసు కార్యదర్శి వారంతా కూడా తమతమ రిపోర్టులు అభిప్రాయాలు పేపర్లలో ప్రకటించి కౌలుదార్లని నిర్ణయించారు కాని ప్రభుత్వం దేశముఖ్ కు అనుకూలంగా పోలీసు సహాయంతో కౌలుదార్లను తొలగించారు ఈ విషయం తెలంగాణా ప్రాంత కాంగ్రెసు మహాసభ జరిగినప్పుడు నాయకుల దృష్టిలోకి తీసుకురాబడింది అప్పుడు మన చీఫ్ మినిష్టర్ గారు, శ్రీ కొండా వెంకటరంగారెడ్డిగారు కూడా వచ్చారు కౌలుదార్లను తొలగించడం తప్పని అందరూ వప్పుకున్నారు గాని తరువాత వారు ఏమిచేశారో తెలియదు డిప్యుటీకలెక్టరు అక్కడ భూమిమీదకువచ్చి స్వయంగా విచారించి కౌలుదార్లు చెప్పింది న్యాయ మని వప్పుకున్నారు గాని తర్వాత మళ్ళీ ఆకేసు దాని వెనుక ఏమి పోర్సు ఉందో తెలియదు గాని దేశముఖ్ కు అనుకూలంగా తిరిగింది ఈ విషయంలో ఇంత వరకు ఆ కౌలుదార్లకు ౨ వేలు డబ్బు కూడా ఖర్చయింది చివరకు ఆ కౌలుదార్లకు ఆ భూమిబదులు ఇంకొక భూమి ఇస్తామన్నారట చివరకు బలవంతంచేయగా విధిలేక ఇంకొకచోట భూమి తీసుకున్నారు ౧౯౫౦ లో ఇచ్చిన పట్టాలు మళ్ళీ ౫౧ లో తీసుకొన్నారు ఈ విషయాలు కాంగ్రెసువారే పేపర్లలో ప్రెస్ నోట్ ఇవ్వకపోయినట్లయితే ఆ కౌలుదార్లందరూ కమ్యూనిస్టులని తప్పకుండా చెప్పేవారే మనకు ఆఖరుఆయుధం అదే ఒక్క సుల్తానాబాదు తాలూకాలోనే ప్రభుత్వ లెక్క ప్రకారమే ఆరువేల కౌలుదార్లకు ఆ విధంగా దున్నుకోడానికి భూమిలేదు తినడానికి తిండిలేదు, కేవలము కౌలుభూమిమీద ఆధారపడి ఉన్నారు వారికి అప్పు కూడా దొరకదు. చివరకు వాళ్ళకు మిగిలిన పశువులు అమ్ముకోవాలి దాంతో ఆ ఆస్తికూడా పోతుంది ఇక ఆశ ఏమీలేక, ఏమీ చేయలేక నాగలికర్ర తీసుకోవాలి నాగలికర్ర తీసు కోగానే వాళ్ళను కమ్యూనిస్టు లంటారు

ఇంతకుముందు ౧౩౫౮ ఫసలీనుంచిగూడా కౌలుదారుకు ఒక సంవత్సరం వరకేనని కౌలు కిచ్చినా అది పట్టాభూమి ఇస్తారు పదే సంవత్సరములవరకు తొలగించకూడదు అని ఒకరూలు ఉన్నది. గాని ఆ రూలు వచ్చినప్పటినుంచి ౧౩౬౦ ఫసలీవరకు కూడా కౌలుభూములు వబ్లికుగా హర్రాజువేసి భూములు ఇచ్చారు రూలుకు వ్యతిరేకంగా ఎవరు నడిచారు? వాళ్ళను ఏమి చేయాలి? దానిమీద దృష్టి పోదు. కౌలుదార్ల తప్పుమీదే దృష్టిపోతుంది శాసనబద్ధ ముగా పనిచేయరు. ఏదైన కౌలుదార్లు కొద్దితప్పు చేసినా దానిని పెద్దదిగా చేసి వాళ్ళకు శిక్షలు వేసి జైళ్ళలో పెడుతున్నారు. కౌలుదార్లకు ఎంతవరకు ఈ ఖానూను ఉపయోగపడుతోంది?

కేవలము భూస్వాములకు మాత్రమే లాభసాటి [illegible] కౌలుదార్ల కష్టాలు [illegible] ఈ విషయమై లోతుకు దిగినట్లయితే ఇది కౌలుదార్లకు లాభించకపోగా [illegible] లోంది చివరకు పశువులనుకూడా ఆమ్ముకుతింటున్నారు [illegible] పాలితములను గ్రామములో రైతులు ఒక భూస్వామి భూమిని [illegible] భూములలో నాలుగైదు బావులు త్రవ్వించు కొన్నారు గాని [illegible] లో వారిని [illegible] ఆ రైతులకు నోటీసుకూడా ఇవ్వకుండా గోవిందరావు అనే ఆయన [illegible] ఏమిచేయుటకు ఆ రైతులవద్ద పైసలుకూడా లేవు [illegible] వద్ద డబ్బులేదు కాబట్టి నోళ్ళు కట్టివేయుట జరుగుతో [illegible] ఇక్కడ గొంతు చించుకొనేవారే జగమెరిగిన [illegible] శ్రీ [illegible] దాసుగారు మొదలయిన వారలకు ప్లీడరీచేయుటకు [illegible].

مسٹر اسپیکر - اس سے اس کا [illegible] علق ہے ؟

శ్రీ ఎల్ ముత్తయ్యా

ఈ విధంగా లీడర్సుకూడా అక్కడ తయారయి భూస్వాములకు [illegible] కౌలుదార్లను తొలగించడం చేస్తున్నారు నిజంగా కౌలుదార్లకు మనం రక్షణ ఇస్తు [illegible] ఇప్పుడు ప్రభుత్వము తరఫునుంచి ఇప్పించబడ్డ సర్టిఫికెట్లు కయినా కనీసము వాళ్ళకు [illegible] అక్కడ ఇంకొకరు ఉండుటకు వీలులేదు దీనికి ఒక కమిటీని వేస్తున్నామన్నారు ఈ కమిటీ విచారించినా కౌలుదార్లను తొలగించడమే జరుగుతుంది ఆ భూమిని కబ్జాచేయుంచు [illegible] ప్రయత్నం చేసినట్లయితే వాళ్ళ మంచికోసము ఈ శాసనము తయారుచేసినవాళ్ళవుతా [illegible] లేకపోతే వాళ్ళను అణచిపెట్టుటకు మాత్రమే ఈ శాసనము [illegible] వారు భావిస్తా [illegible] కాబట్టి ఈ కట్ మోషన్ ఒప్పుకొనితీరాలని అందరితో మనవిచేస్తున్నాను

مسٹر اسپیکر - سری کے - وی - رام راؤ -

శ్రీ కె వి రామారావు.

స్పీకరు మహాశయా,

రెవిన్యూడిపార్టుమెంటు విషయము గురించి మాట్లాడేటప్పుడు అందరికీ అనుభవములోఉన్న ఒక సామెత జ్ఞాపకం వస్తోంది అది ఏమంటే "మాక్ గుజారీ ఉమర్ గుజారీ" ఇది సర్వసామాన్యముగా ప్రతివానికి తెలిసిన సామెత మాల్ గుజారీలో ఆ కార్యాయిూ ముగింపు చేయడానికి ఇంచుమించుగా ఒక పుష్కరము లోపల అది పూర్తి అయ్యేదే. గాని అసలుసంగతేమంటే ఆ ఫ్యూడల్ విధానము ఏమాత్రము పనికి రానిదిగా అయిపోయినా ఆ ఫ్యూడల్ కాలానికి సంబంధించిన శాసనాలు కానూన్లు ఆ పద్ధతులు ఇప్పటికీకూడా రెవిన్యూ డిపార్టుమెంటులో రాజ్యం చేస్తున్నాయి ఇప్పుడు ఉన్న రెవిన్యూ మంత్రిగారే వెనుకటి ప్రభుత్వము అనగా వెల్లోడి మంత్రివర్గంలో కూడా రెవిన్యూ మంత్రిగా ఉన్నారు. గాని ఈ విధానములో ఏమైనా మార్పులు తెచ్చారా అంటే ఏమీలేదు వెల్లోడీ ప్రభుత్వములో మాల్ గుజారీ, ఉమర్ గుజారీ అయింది. గాని మాల్ గుజారీలో ఏమాత్రము మార్పు రాలేదు సర్వసామాన్యంగా రెవిన్యూలో ఆఫీసర్లు ఉంటారాఅంటే వాళ్ళు ప్రభుత్వము తయారుచేసిన యాక్టు కానూన్లు వాటియొక్క సెక్షన్సు చదివి వాటిని అర్థము చేసికొనే పరిజ్ఞానము ఉన్నదా అనేది సంపూర్ణంగా అనుమానమే.

مسٹر اسپیکر - کس خاص پوائنٹ پر آپ بحث کر رہے ہیں ؟

ایک آنریبل ممبر - میرے خیال میں اگر ممبر تلنگی کی بجائے ہندی میں ہو تو مناسب ہے - بہت سے آنریبل ممبرس سمجھ سکتے ہیں -

شری کے - وی - رام راؤ - مختلف قوانین جو نافذ ہوئے ہیں انکے سمجھنے کی صلاحیت ان عہدہ داروں میں جن کا تقرر کیا گیا ہے کس حد تک ہے شبہ پیدا کرتا ہے - مختلف قوانین کو پڑھکر کس سکشن کی کیا تعبیر ہوتی ہے انکو معلوم نہیں ہے - جب کوئی مسئلہ آتا ہے تو استفسار کیا جاتا ہے اور ہدایتی مراسلہ کا انتظار کیا جاتا ہے - افسوس ہے اس کمی پیدا ہوگئی ہے - ریونیو منسٹر نے اس طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا - مثال کے طور پر میں ٹیننسی ایکٹ کولیتا ہوں - اس بارے میں مختلف ہدایات جاری کئے گئے ہیں - مختلف ہدایات کے باوجود دفعات کی تعبیر میں بدعنوانیاں ہو رہی ہیں - اس کے ساتھ ساتھ کارروائیوں کے تصفیہ میں ریونیو ڈپارٹمنٹ کی طرف سے غلطیاں ہوں تو ان کو دور کرنے کے لئے کوئی کورٹ نہیں ہے - قانون مالگزاری سنہ ۱۳۱۷ ف کا عمر رسیدہ ہوا ہے اسکو درست حال بنانے اور اس میں جو خامیاں ہیں ان کو دور کرنے کے لئے ایک ریونیو کورٹ (Revenue Court) کی ضرورت ہے - پولیس ایکشن کے قبل ایک کمیٹی اس بارے میں بٹھائی گئی تھی کہ مالگزاری ایکٹ کو کوڈی فائی (Codify) کیا جائے - ان کی سفارشات پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے اسکا کوئی انفرمیشن (Information) نہیں ہے - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرونگا کہ ایک ہی امر سے متعلق مختلف گشتیات جاری کئے جاتے ہیں - ایک گشتی نکلتی ہے - اسکے تضاد میں دوسری گشتی آتی ہے اور پھر تیسری گشتی آتی ہے جس سے پہلی اور دوسری گشتی سے متضاد ہدایات ہوتی ہیں - یہ ایسی باتیں ہیں جنکی طرف آنریبل ریونیو منسٹر کو توجہ کرنی چاہئے -

ایک چیز اور میں عرض کرونگا وہ یہ کہ لاؤنی کے سلسلہ میں ایک گشتی نشان (۸۱) جاری کی گئی جسکی روسے ایک سالہ کاشت کی اجازت دینے کا حق دیا گیا تھا - انکے حق میں پٹہ کرنے کا حکم تھا - گشتی نشان ۱۳ اسکے بعد آئی جسکی روسے اراضیات کو ہراج کرنے کی ہدایت دیگئی - اس طرح میں کہونگا کہ حقوق کی حفاظت نہیں ہو رہی ہے - حال حال میں یہ معلوم ہوا کہ چیف منسٹر جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں پرمپوک خارج کھاتہ اراضیات ہریجنوں کو دے رہے ہیں - اس میں بھی کوئی اصول رکھا نہیں گیا ہے - معلوم نہیں کہ چیف منسٹر کس قانون کے تحت اس قسم کے اراضیات کی تقسیم کررہے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ پٹہ جات لاؤنی خاص کے تحت دئے جارہے ہیں - معلوم نہیں کہ لاؤنی خاص کی رعایت کس لوگوں کی حدتک ہونی چاہئے - کہا جاتا ہے کہ آئندہ واضح احکام دئے جائینگے - لیکن اسکے بعد اتنک نہ کوئی احکام دئے گئے نہ کچھ ہوا - چیف منسٹر جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں دریافت کیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں پرمپوک اراضیات ہیں اور بعد دریافت وہ تقسیم کردئے جاتے ہیں - یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جو لوگ قابض ہیں انکو بیدخل کیا جا رہا ہے اور نئے نئے لوگوں کو اراضیات دئے جا رہے ہیں - جو لوگ سالہا سال سے کاشت کر رہے ہیں چیف منسٹر کے حکم کی وجہ سے انہیں

کے دخل پر ... جاتا ہے میں جیٹیال موضع کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ میں اس جانب بھی توجہ دلاؤنگا کہ مختلف صیغہ دار ہیں۔ ان کی کارکردگی یا افیسنسی (Efficiency) کا کوئی معیار نہیں۔ اڈہاکی کمیٹی کی رپورٹ میں بھی اس بارے میں کہا گیا ہے۔ لیکن اڈہاک کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کے لئے تو ابھی دلی دور ہے۔ اس سلسلے میں میں حکومت کو یہ سجھانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ریوینیو ڈپارٹمنٹ میں مدراس کا سسٹم رائج کیا جائے۔ صیغہ داروں کے ابتدائی تقرر میں افیسنسی ٹسٹ لیا جائے۔ اگر ان کی افیسنسی ٹھیک ہو تو وہ تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر تک ترقی کرسکتے ہیں۔ یہاں تو یہ حالت ہے کہ صیغہ دار کا ابتدائی تقرر ۳ یا ۶ کے گریڈ پر ہوتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ سکنڈ گریڈ یا فسٹ گریڈ ہی مل سکتا ہے۔ دن بدن جو نئے صیغہ داروں کے تقررات ہورہے ہیں انکی ٹریننگ کا کوئی انتظام نہیں۔ جن لوگوں کا تقرر ہوا ہے وہ اگر ایفیشنٹ (Efficient) ہوں تو انہیں برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

میں ایک اور چیز جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ حکومت کو عدالتوں پر کسی قسم کا وسواس ( ) نہیں ہے جتنے اختیارات ہیں وہ اکزیکیٹیو (Executive) کو ہی دئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ یہ اختیارات بجائے محکمہ مال کے عدالت کو دے جائے تو قانون کی صحیح عمل آوری ہوسکیگی۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ عدالتی کارروائیاں ٹھیک طور پر انجام دے۔ مال میں بعض کارروائیاں سالہا سال سے چل رہی ہیں لیکن ختم نہیں ہونے پاتیں۔ اس لئے محکمہ مال سے جو کارروائیاں سہولت سے ہوسکتی ہیں انہیں وہیں رکھکر قانونی نکات کی کارروائیاں عدالت کے تفویض کرنا چاہئیے۔ میں یہ بھی کہونگا کہ تحصیلدار اور تعلقدار دورہ کرتے ہیں، لیکن انکے پاس خود اتنا کام پڑا رہتا ہے کہ اس کا تصفیہ نہیں ہونے پاتا۔

ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اسپیکر سر۔ میں نے دو تین ترمیمات پیش کئے ہیں۔ پہلا کٹ موتی رسوم کے بارے میں ہے جب اس بجٹ کو لینڈ لارڈ بجٹ کہا گیا تو اس پر آبجکشنس (Objections) کئے گئے۔ میں نے جو چیز آپ کے سامنے رکھی ہے وہ لینڈ لارڈ بجٹ کا ایک حصہ ہے۔ ایک زمانہ میں ریوینیوڈیوٹیز (Revenue duties) دیسمکھوں اور دیشپانڈوں کی جانب سے ادا کئے جاتے تھے۔ لیکن ۵۰-۶۰ سال قبل وہ لوگ اپنی ڈیوٹیز برابر ادا نہ کرنیکی وجہ سے یہ چیز انکے ہاتھ سے لے لی گئی اور اسکے معاوضہ میں انہیں کمپنسیشن (Compensation) کے طور پر رسوم دئے جانے لگے۔ اب ان رسوم کو لئے جانے کے لئے بھی معاوضہ کا سوال اٹھایا جارہا ہے۔ کسی کے حق کو گورنمنٹ حاصل کرنیکی صورت میں معاوضہ دینے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

لیکن یہاں سوال کمپنسیشن فار کمپنسیشن (Compensation for Compensation) کا پیدا ہو رہا ہے۔ یہ دیشمکھ اور دیشپانڈے کئی سال سے کمپنسیشن لیتے آرہے ہیں۔

اس کمپریشن کو برخواست کرنے کے لئے مزید کمپریشن کا سوال پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس ایٹم میں ۷ لاکھ ۶۹ ہزار کی رقم طلب کی جا رہی ہے جسے بند کردینا ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ بحث میں اس کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اسے ہاؤس منظور نہ کریگا۔ میں اس سلسلہ میں ہاؤس کی توجہ گور والا کمیٹی کی سفارشات کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ رسوم کو فوراً بند کردیا جائے جب آپ فیوڈلیزم (Feudalism) کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ انہیں فوراً بند نہیں کیا جاتا ؟ دوسری چیز یہ بھی ہے کہ جس زمانے میں رسوم دئے گئے تھے اس وقت سے آج تک وہ اس قدر تقسیم ہوئے ہیں کہ اب وہ چھوٹی چھوٹی مقداروں میں رہگئے ہیں۔ ڈیشپانڈے ہونے کے لحاظ سے مجھے بھی ماہانہ شاید ۳۰ یا ۳۶ روپیے بطور رسوم ملتے ہیں ۔ یہ رقم چار بھائیوں میں تقسیم ہوکر ۸ - ۹ روپیے مجھے ملتے ہیں میں کہونگا یہ رقمیں ایسی ہیں کہ انہیں بند کرنے سے کسی کو زیادہ نقصان بھی نہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ ہزاروں روپیے پانے والے چند لوگ ہوں۔ لیکن زیادہ تعداد چھوٹے چھوٹے رسوم پانیوالوں کی ہے ۔ ایسی صورت میں کمپریشن (Compensation) دینے کا سوال پیدا کرنا بھی مناسب نہیں ۔ دستبند کے بارے میں مجھے یہ بتایا گیا کہ نظام کو یہ حق ہے کہ وہ چاہے تو اس ایٹم سے کسی کو ڈونیشن (Donation) دے سکتا ہے ۔ لیکن جب ہمارے سامنے عوامی بجٹ پیش ہے اور ہم اس پر عوامی نقطہ نظر سے غور کر رہے ہیں تو اس قسم کی رقومات بجٹ میں رکھی جانا مناسب نہیں ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ دستبند کا تعلق نظام سے نہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مجھے اسٹیمٹس کمیٹی میں بتایا گیا تھا کہ یہ وہ رقم ہے جو نظام کے پاس اس لئے رکھی گئی ہے کہ وہ کسی کو امداد کے طور پر دے سکے ایک اور چیز جسکا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ پٹیل پٹواریوں کا مسئلہ ہے ۔ انکی خدمات ہیری ڈیٹری (Hereditray) رکھی گئی ہیں ۔ اور ہیری ڈیٹری سلسلہ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ گاؤں کے راجہ بن جاتے ہیں۔ انہیں گورنمنٹ ۱۰۰ ، ۵۰ روپیے دیتی ہے۔ لیکن انکا پوزیشن (Position) یہ ہے کہ پورا گاؤں انکے قبضہ میں ہوتا ہے ۔ وہ کئی طریقوں سے رعایا سے رشوت لیتے ہیں ۔ وہ اپڑھ بھی ہوتے ہیں ۔ جایدادیں ہیریڈیٹری ہونیکی وجہ سے ظاہر ہے انکے خاندان سے باہر تو نہیں جاسکتیں یا کسی دوسرے کو تو نہیں مل سکتیں ۔ اسطرح انکا اپڑھ ہونا اڈمنسٹریشن کو بھی خراب کرتا جا رہا ہے ۔ اس سے افیشنسی بھی نہیں بڑھ سکتی۔ انہیں دئے جاتے ہیں ۶۰ - ۷۰ روپیے ۔ لیکن کام اتنا ذمہ داری کا ہوتا ہے کہ جتنا کسی سکریٹری کا ہو۔ اُن سے اناج وصول کروایا جاتا ہے ۔ آراضی کے بارے میں اُن سے رپورٹ لی جاتی ہے ۔ کیاش کراپس (Cash-crops) کا ریکارڈ انکے پاس رہتا ہے۔ غرض دیہات کی ہر چیز پٹیل پٹواریوں کے ذریعہ ہوتی ہے ۔ آپ غور کرسکتے ہیں کہ تھوڑے بہت پڑھے لکھے لوگ اس ذمہ دارانہ کام کو کسطرح انجام دے سکتے ہونگے ۔ گور والا

کمیٹی نے اپنی سفارشات میں یہ بتایا تھا کہ ۴ - ۵ دیہاتوں کے لئے ایک کلرک مقرر کیا جاکر کام بہتر طور پر چلایا جاسکتا ہے - اب بھی صورت حال یہ ہے کہ آدھے سے زیادہ نام کے پٹواری ہیں - اصل پٹواری اپنا کچھ حصہ لے لیتا ہے - ۵ - ۱۰ دیہات اسکے تحت ہوتے ہیں - اسلئے دس پانچ گاؤں کے لئے ایک تھرڈ گریڈ کلرک (Third Grade Clerk) مقرر کیا جاکر اس سے کام چلایا جاسکتا ہے - یہ لوگ ایسے ہوں کہ ان کے تبادلے بھی ہوسکیں تاکہ یہ لوگ گاؤں میں اپنے امبیشنس (Ambitions) پیدا کر لیکر اڈمنسٹریشن (Administration) کو خراب نہ کریں - دوسری چیز یہ کہ جب آیندہ ہم گرام پنچایت قائم کرنا چاہتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی یہ پٹیل پٹواری ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہونگے - اسلئے میں یہ کہونگا کہ ہریڈیٹری پٹیل پٹواریوں کے سسٹم (System) کو ختم کردینا ضروری ہے - یہ فیوڈل سسٹم (Feudal System) کی ایک علامت ہے - ان دو چیزوں کے بارے میں میں نے کٹ موشنس لائے ہیں - ایک اور کٹ موشن پولیٹیکل امنٹیز (Political amenities) اسٹاپ (Stop) کرنے کے بارے میں ہے - ان امینٹیز (Amenities) کی تفصیلات یہ ہیں کہ بصیغہ معاوضہ جاگیرات کےلئے ایک لاکھ ۲۰ ہزار ، بصیغہ معمولی کپائیے ۸ ۲ لاکھ ۹۸ ہزار ، بصیغہ امتیازی کے لئے ۳ لاکھ ۴۶ ہزار - نظام کی ہریڈیٹری ماہوار کےلئے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ، ایچ - ای - ایچ ، دی نظام اور ایچ - ای - پی (H.E-P) نے جو لائف ٹائم (Lifetime) ماہوار منظور کئے ہیں ان کےلئے ۶ لاکھ ۵ ہزار ، تحریری سررشتہ داری کےلئے ۱۳ ہزار اور گرانٹ مڈل ۲۷۰ ، اس طرح لاکھوں روپیے کی گنجائش ان مدات کےلئے فراہم کی گئی ہے - اس کا بہت بڑا حصہ یا تقریباً پورا حصہ کسی جاگیر کے صلہ میں یا منصب کے صلہ میں خرچ کیا جاتا ہے - رسوم اسکا پہلا اسپیکٹ (Aspect) ہے اور دوسرا منصب ہے جس میں ۲۰ لاکھ روپیے رکھے گئے ہیں - اسکو لاک اسٹاک اینڈ بیارل (Lock stock and barrel) ختم کردینا چاہئے - اس جمہوری حکومت میں ہم پر لازم تو نہیں ہے کہ ہم اس طریقہ کو برقرار رکھیں جسے نظام یا ایچ - ای - پی (H E P) نے جاری کیا ہے - دستور کے ذریعہ ہم پر پابندی نہیں ہے اور نہ دستور ہمارے آڑے آتا ہے - جو امنڈمنٹ دفعہ ۳۱ میں پیش کیا گیا ہے وہ ان ریاستوں کو کمپنسیشن دینے سے متعلق ہے جو جاگیری ہیں یا انعامی ہیں - میں پھر ایک مرتبہ شری چیف منسٹر کو توجہ دلاؤنگا اور حکومت سے اپیل کرونگا کہ وہ فیوڈلیزم پر ۲۰ لاکھ روپیے کے خرچ کو فوراً ختم کردیں - میں یہ مانتا ہوں کہ ان گرانٹس کو بند کردینے سے جاگیرداروں کو نقصان ہوگا جن میں بعض بیوہ اور بچے بھی آجائینگے اور بے روزگاری کے مسئلہ میں بھی اضافہ ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ ہم ریہیبلیٹیشن فنڈ (Rehabilitation fund) قائم کرسکتے ہیں اور عام طور پر جیسا کہ بیروزگاری کے متعلق غور کیا جا رہا ہے عمل کیا جاسکتا ہے تاکہ فیوڈلیزم کو فوراً ختم کر دیا جائے -

کٹ موشن جو ہاؤس کے سامنے رکھا گیا ہے وہ نان انڈین فورسس (Non-Indian forces) کے بارے میں ہے - لیکن مجھے اس بارے میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس

کا مطلب یونین ملٹری (Union Military) نہیں بلکہ اسکو اصطلاح میں مقامی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے - اس سلسلہ میں میں شری چیف منسٹر سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ جسے لوگوں سے کنٹراکٹ (Contract) کیا گیا تھا ان کی گراجوئٹی (Gratuity) وغیرہ منصفانہ طور پر دیجائے اور مطالبات کو جلد از جلد پورا کیا جائے تاکہ انکے حقوق کے بارے میں نا انصافی نہو اور نقصان نہ پہنچے - ہم کو پورے اسٹیٹ کے بارے میں ایک فیملی (Family) کے طور پر سوچنا چاہئے اور جو رٹرنچمنٹ (Retrenchment) کا سوال پیدا ہوگا ہے اسکو ہیومنا ٹیرین پوائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) سے دیکھنا چاہئے -

سیول ٹیم (Civil team) کے بارے میں میں یہ کہونگا کہ اس بجٹ میں بھی ان کے لئے دس لاکھ روپیے مہیا کئے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اب ایسے حالات باقی نہیں رہے ہیں کہ باہر کے لوگوں کو یہاں رکھا جائے - اس پر زور دینے کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ باہر کے لوگوں کی تہذیب ہماری تہذیب سے الگ ہے یعنی فاتحانہ تہذیب ہے اور ہم کو ان سے گالیاں بھی سنی پڑتی ہیں حیدرآباد میں ایفیشنٹ لوگوں کی کمی نہیں ہے اور جب ہمارے پاس جمہوریت قائم ہے تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمارے پاس ایفیشنٹ لوگ نہ ہوں -

جنرل اڈمنسٹریشن اور ریوینیو اڈمنسٹریشن پر کل بجٹ کا ۱/۴ حصہ صرف کیا جاتا ہے - اور وہ بھی الونسس اور بھتوں پر ڈھائی لاکھ روپیے اور موٹروں کے پٹرول پر ½ ۳ لاکھ روپیے سالانہ خرچ کیئے جاتے ہیں - میں نے اس ضمن میں تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی - لیکن تفصیلات مجھے نہیں ملیں - ورنہ ہاؤس ان سے پوری طرح واقف ہوتا - یہ آفیسرس انسٹالمنٹ بیسس پر موٹرس خرید سکتے ہیں لیکن موجودہ صورت میں جو خرچ عاید ہو رہا ہے وہ بہت زیادہ ہے -

حکومت حیدر آباد پر یہ پابندی ہے کہ چیف سکرٹری انسپکٹر جنرل آف پولیس اور چیف اڈوائزر کا تقرر سنٹر کی جانب سے کیا جائے جسکو شری چیف منسٹر نے مان لیا ہے سابقہ کابینہ جسمیں ہمارے چار منسٹر تھے انکی تجاویز چیف سکرٹری کے تھرو (Through) پیش ہوا کرتی تھیں - اس کی وضاحت شری چیف منسٹر کرینگے کہ ہم جو چاہیں کریں چیف سکرٹری کون ہے جو ہمیں روکے - چنانچہ شری راجو لیبر منسٹر نے کہا تھا کہ یہاں انقلاب آیا ہے - پرانی بیورو کراسی (Bureaucracy) کو نکال دینا چاہئیے اور آئی - جی - پی - کے اسٹراٹجک پوزیشن (Stratagic Position) کو جو ہاتھی کی طرح آگے پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمالیہ کی طرح مستحکم ہے نکال دینا چاہئیے حکومت ہند کو عوامی منسٹر پر اسطرح کے قیود نہیں رکھنے چاہئیں -

ٹیننٹس کے سلسلہ میں جو عمل ہورہا ہے اسکو پہلے بھی ہاوس کے سامنے رکھا گیا تھا - اس میں جتنی گنجائش لینڈ لارڈس کے لئے رکھی گئی ہے اتنا ٹیننٹس کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے - بجٹ میں لینڈ لارڈس، منصب اور پولیس کے لئے کروڑوں روپیے

دئے جاتے ہیں۔ لیکن ٹیننٹس کے بارے میں صرف ایک کروڑ ۷۶ لاکھ روپے دئے جاتے ہیں لینڈ لارڈس کو قائم رکھنے کے لئے بجٹ کا ۱/۴ حصہ صرف کیا جاتا ہے افسوس ہے کہ وکیلوں کا طبقہ بھی ٹیننٹس کو انکے حقوق نہیں بتلاتا بلکہ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں سے کہتے ہیں کہ آپ فلاں زمین کو اپنے قبضہ میں رکھئیے۔ اس مینٹالٹی (Mentality) کو ختم کرنے کا سوال ہے - ہم جاگیرداروں کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی ہمارے اسٹرکچر (Structure)میں بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ آخر میں یہ کہونگا کہ ہمکو حکومت چلانی ہے۔لیکن فینانس منسٹر صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ ایسا ہے کہ اس میں ہماری خوشحالی کو بڑھانے کی کوئی تجویز نہیں ہے کیونکہ خوشحالی بڑھانے کی بنیادی تجویز یہ ہے کہ عوام کی قوت خرید کو بڑھایا جائے اور اس کے لئے قاعدہ بھی یہی ہے کہ جو "کستا ہے اسکی زمین"۔ کسان کے جیب میں اگر روپے ہوں تو وہ خرید بھی سکتا ہے اور اسطرح خوشحال بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کے لئے کسان کے جیب میں پیسہ زیادہ کرنیکی ضرورت ہے جیسا کہ سری راجو لیبر منسٹر نے کہا کہ ہماری ترقی کے راستہ میں فیوڈلیزم حائل ہو رہا ہے، اس لئے ان چیزوں میں تبدیلی کیجائے۔ لینڈ ریفارمس لائے جائیں تاکہ زمین کی پیداوار میں اضافہ ہو جس سے پروپرائٹرشپ (Proprietorship) میں اضافہ ہوگا اور اس لحاظ سے کسان کی قوت خرید بھی بڑھ سکیگی۔

چین کی طرف جو اشارہ کیا گیا ہے وہ کوئی پولٹیکل کنسیڈریشن (Political Consideration) کو سامنے رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ یہ بتلانا ہے کہ انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے اوسکی وجہ سے وہاں کے کسانوں کی قوت خرید بڑھ گئی ہے۔لیکن جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں اوس سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا ۔ "کسان کو زمین" یہ صرف سلوگن ہی نہیں بلکہ ہمارا مقصد بھی ہے کہ کسان کو نہ صرف زمین دیجائے بلکہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ اوسکی پیداوار میں اضافہ ہو۔ اگر ہم کمپنسیشن پر زمین دینگے تو یہ مقصد کہ کسان خوشحال ہو پورا نہیں ہو سکتا ۔ ایک خوشحال کسان ہمارے ہندوستان کے انڈسٹریلائزیشن کی بنیاد ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم سوشلزم لانا چاہتے ہیں لیکن اسطرح نہیں کہ اسکی وجہ سے ہمارا ملک بیرونی لوگوں کا غلام ہوجائے۔ ہم سوشلزم اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ ملک اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہوسکے ۔ اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ ٹیننسی ریفارمس ہماری ضروریات پورا نہیں کرتے ۔ وہ چند جاگیرداروں اور لینڈلارڈس کے فیور (Favour) میں ہیں ۔ اگر اس سلسلہ میں آپ اعداد طلب کریں تو میں بتا سکتا ہوں کہ پچھلے تین سال میں کتنا لینڈ ایوکشن (Land Eviction) ہوا ۔ اس لئے میں یہ استدعا کرونگا کہ چیف منسٹر ایک تحقیقاتی کمیشن یا کمیٹی مقرر کرکے معلوم کریں کہ پچھلے ۶ سالوں میں کتنا لینڈ اوکشن ہوا اس غرض سے میں نے یہ کٹ موشن لایا ہے اور اپنے خیالات کا اظہار اسطرح کر رہا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جلد از جلد فیوڈلیزم ختم کیا جائے۔ اسی نقطہ نظر سے میں یہ کٹ موشن رکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسکو منظور کرینگے ۔

శ్రీ కె. శ్రీనివాసరావు

అధ్యక్షమహాశయా,

ఈ సభలో నేను రెండు విషయాలమీద దృష్టి కేంద్రీకరించాలని కోరుతున్నాను ఒకటి రైతు భూమిపైన తను దున్నేహక్కును ఏవిధంగా కోలుపోతున్నాడు? రెండవది కానూను ప్రకారము ఇది అమలులో ఏ విధంగా వుంటోంది అని.

మొదటి విషయంలో ఒక ఉదాహరణ—ఇజారాలు కొన్ని సంవత్సరముల క్రిందటనే అబాలిషన్ (Abolition) చేయబడినవి చేసినతరువాత ఆ దున్నేరైతులకు ఏ విధమైన హక్కులు దొరకాలో ఆ హక్కులు దొరకలేదు అబాలిషన్ అయి ౨౦ సంవత్సరములు అయినది కాని ఇప్పటికి కూడా ఆ రైతులు కౌలుదార్లుగనే యుంటున్నారు రెండవవిషయం—ఈ రోజున వారి పరిస్థితి ఏమి? ఇజారాదారు పట్టాదారుగా ఉంటాడు. కౌలుదార్లకు కొత్తగా మొన్న టెనెన్సీయాక్టు వచ్చిన తరువాత అమ్మకాలు జరుగు తున్నాయి కొన్ని సంవత్సరాలనుంచి దున్నేరైతు ఈ రోజున అక్కడ భూస్వాములకు ఈ కానూన్‌ల వల్ల వాటిని కోల్పోతున్నాడు ఏ గ్రామములోకిపోయినా ప్రతి సంవత్సరము రివిజన్ కావడం లేదని అయిన అవి మన పేరులో లేవని అంటున్నారు రైతులు అజ్ఞానులు చదువుతక్కువ కనీసము ౫, ౬ సంవత్సరములకు ఒక్కసారి రివిజన్ జరిగి వాళ్ళ రైట్సు (Rights) ఏ విధంగా ఉన్నాయో విచారణ చేయాలి ౧౦౨ దివానీ తాలూకాలల్లో ౧౯ తాలూకాల్లో మాత్రమే రివిజన్లు జరుగుచున్నాయి అసలు ఈ విధంగా సర్వే జరుగుటలేదు జరిగినా కూడా వారికి వారి భూములు ఎక్కడ ఉన్నయో వారు ఏవిధంగా డబ్బు కట్టాలో రైతులకు తెలియుటలేదు జమాబందీ జరుగుతుంది. ఒక సంవత్సరము జరిగిన తరువాత రెండవ సంవత్సరము వరకు దానిలో ఉంటూ ఉంటాడు. ఎక్కడినుంచో పట్టాదారు వస్తాడు అతడు ఏ హైదరాబాదులోనో, బొంబాయిలోనో యెక్కడో పెద్ద పెద్ద పట్టణాల్లో కూర్చుంటాడు ఎప్పుడో గ్రామానికి వచ్చి పట్టా నాది, నాకు భూమి కావాలి అని చెప్పి ఆ భూమిని "బేదఖలు" చేయించడం జరుగుతోంది గాని దున్నేవాడు తన హక్కును ఏవిధంగా కోలుపోతున్నాడనేవిషయం మీఎదుట పెడుతున్నాను ఇంకా ఎన్నో ఉదాహరణలు ఈ రైతుల్లను గురించి—కౌలుదారుల హక్కులు ఏ విధంగా కోలుపోతున్నది—ఉన్నాయి నేను ౨౦ గ్రామాలలో తిరిగి చూచాను ఈ ౨౦ గ్రామాలలోగూడ అసలు భూమిని దున్నకుండా గ్రామాలు వదలిపెట్టి ఏ పట్టణాల్లోనో కూర్చొని ఈ రోజునవచ్చి ఆ భూమి అమ్మకముద్వారా (కానూనుప్రకారమని) అంటున్నారు తిరిగి వారే బాగుపడుతున్నారు ఈ అమ్మకాలకు కాగితాలు వ్రాయించుకో బడుతున్నాయి డబ్బు ఇన్‌స్టాల్‌మెంట్సు రూపేణా ఇవ్వవచ్చునంటారుకాని ఆ కాగితాలు భూస్వాములవద్దనే ఉంటాయి రైతులకు రసీదులు మాత్రం ఇస్తున్నారు ఈ విధంగా దున్నేవాళ్ళ హక్కులు పూర్తిగా కోలుపోతున్నారు. రైతులు ఆఫీసర్లవద్దకు పోయి మేము ఇన్నిసంవత్సరములనుండి దున్నుతుంటే హక్కులు పోతున్నాయి అని అడిగితే కానూన్ ఒకటి పెట్టారు దాన్ని మీరు వెంటనే తెలుసుకోవాలి. ఆబాధ్యత మీదే అంటారు కాని రైతుల అజ్ఞానమువల్ల కానూనువిషయం వారికేమి తెలియుటలేదు. అందుచే కానూను వల్ల రైతులకు ఏమి లాభం కలుగుటలేదు. పైగా తను దున్నేభూమిమీద పూర్తిగా హక్కు కోల్పోతున్నాడు,

అనేకచోట్ల ఇంప్లిమెంటేషన్ కమిటీలు పెట్టారు. ఈ కమిటీలలో చాలామందిని ఎలక్షన్సులో ఓడిపోయి ప్రజల విశ్వాసాన్ని కోలుపోయినవారికిని పెట్టారు అంతేకాదు ఎన్నో రోజులనుంచి ప్రజలతో సంబంధములేనివారికిని, ప్రజావ్యతిరేకులను భూస్వాములను ప్రజాని కాన్ని దోపిడీచేసుకుతినేవాళ్ళని పెట్టారు అటువంటి కమిటీలవల్ల ఇంప్లిమెంటేషన్సు (Implementations) జరుగవు ఇవి డెమాక్రెసీ (Democracy) రోజులు ఈ రోజున ఈ బడ్జెటు ప్రజల బడ్జెటు అవునా కాదాఅని వాదనలు జరుగుతున్నవి ప్రజల బడ్జెటు, అనే ఆచరణలో పెట్టదలచుకున్నాము, అని మీరంటున్నారు హైదరాబాదులో ప్రతి తాలూకాలో ఎలక్టెడ్ మెంబర్సు ఉన్నారుకదా! ప్రజల విశ్వాసాన్ని చూరగొన్న మెంబర్సును ఆ కమిటీలలో పెట్ట ప్రతి తాలూకాలో, ఆ తాలూకా ఆఫీసరును, ముగ్గురు నలుగురు ఆ తాలూకాను రిప్రెజంటుచేసేఎలక్టెడ్ మెంబర్సు(Elected Members)ను వేసి ఇంప్లిమెంటేషన్ కోసం ప్రయత్నముచేసినట్లయితే చాలా బాగుంటుందని నేను సూచిస్తున్నాను ఈ విధంగా చేయుటవలన నిజంగా ప్రజల బాధలను తెలిసికొన గలుగుతారు కానూనుల యొక్క ఉద్దేశ్యము అవి ఎందుకు తయారు చేయబడ్డాయో ఆఫీసర్లకు తెలియాలి వాటిని ఆచరణలో పెడుతున్నారో, లేదో ప్రజల రిప్రెజెంటివులను (Representatives) తెలిసికోవడానికి అవకాశంవుంటుంది మొత్తం హైదరాబాదులో రైతువారీ సిస్టములో కూడా ఇజారీ, జమీందారీ ఏరియాలు ఉన్నాయి కాని నేను విన్నదేమంటే, మరాట్వాడాలో భూస్వాముల భేదం లేదని అన్నారు కాని అక్కడకూడా వున్నాయి ఏ ఊళ్ళోనో పట్టాదారు ఉంటాడు దున్నేరైతును తొలగించి ఆక్రమించడానికివస్తాడు ఈ రోజున రైతుల హక్కులు ఈ విధంగా నశించిపోతున్నాయి మొత్తము భూమి సర్వే కావాలి ఇంప్లిమెంటేషన్ వెంటనే జరగాలి భూమిదున్నే రైతుల హక్కులను నిలబెట్టడానికి మనం ప్రయత్నం చేయాలి ఈ బడ్జెటులో తక్కువ చేయాలనేదీ, ఈ అభిప్రాయం చెప్పడానికే పెట్టాను రైతులు హక్కుల ఏ విధంగా కోల్పోతున్నారో, ప్రతి తాలూకాలోనూ కమిటీలు పెట్టి దీన్నిగురించి ప్రత్యేకంగా మెమోరాండాలు తీసుకొని కానూనును సక్రమంగా అమలులోనికి తీసుకొని రావలెనని నేను ప్రత్యేకంగా సూచన చేస్తున్నాను

شری پا پی ریڈی -(ابراہیم پٹن - عام) مسٹراسپیکر سر - کٹ موسن تو یہاں آتا ہے لیکن پارلیمنٹری کنونشن (Parliamentary Convention) کے موجب آنریبل فینانس منسٹر کا یہاں رہنا ضروری ہے- وہ یہاں موجود نہیں ہیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - چیف منسٹر نے ڈیمانڈ رکھا ہے وہ حاضر ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں فینانس منسٹر کا یہاں رہنا لازمی نہیں ہے-

شری بی - رام کشن راؤ - میں ایک چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اسپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہاں جتنے ڈسکشنس ہونگے انکے بعد دوسری بیٹھک ہوگی جس میں انکے جوابات دئے جائیں گے-لیکن اب معلوم تو یہ ہورہا ہے کہ کٹ موشن مو کرتے ہوئے جو ممبرس تقریریں کر رکھے ہیں وہ زیادہ سمئے (समय) لے رہے ہیں- اگر ممبرس لمبی چوڑی تقریریں کرنے کی بجائے پائینٹس (Points) بتائیں تو ٹھیک ہوگا ورنہ اندیشہ ہے کہ اتنے سمئے میں کام ختم نہ ہوگا-

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اسکے لئے چیف منسٹر اور انکی منسٹری ذمہ دار ہے- دوسری جگہ ایک ایک ڈیمانڈ کے لئے دو دن

تک بھی دئے جاتے ہیں۔ ایسا مجھے معلوم ہوا ہے۔ لیکن یہاں ۲۲ ڈیمانڈس ہیں۔ وہ تین گھنٹوں میں کیسے پورے ہو جائیںگے ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ یوں تو پہلے اسپیکر صاحب نے ٹائم کا رسٹرکشن (Restriction) نہیں رکھا۔ مگر آنریبل ممبر اپنے حالات کا اظہار مختصر فرماتے جائیں تو مناسب ہوگا۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ (بھوکردن۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو کٹ موشن ہے وہ ٹوکن کٹ موشن ہے۔ اس سلسلہ میں میں اپنے حالات ہاؤس کے سامنے رکھونگا۔ میں اس کو مانتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ادمنسٹری کے رن (Run) کرنے کے لئے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ جو اخراجات جس کے فائدہ کے لئے کئے جاتے ہیں یا پے اینڈ الونسس (Pay and Allowances) اور آنریریم (Honorarium) کیلئے عائد ہوتے ہیں اور کیا یہ اخراجات سکیوریٹی آف ایفیشنسی کیلئے نہیں کئے جاتے۔ اضلاع اور تعلقوں میں جو کلکٹر اور تحصیلدار ہیں انہیں بڑی بڑی تنخواہیں دیجاتی ہیں۔ لیکن وہ کام نہیں کرتے۔ رعایا کی تکالیف کے دور کرنے کی طرف وہ قطعاً متوجہ نہیں ہوتے۔ آج ہی ایک آنریبل ممبر نے مالگزاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ " مالگزاری غمر گزاری " ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ یہ صرف مالگزاری کی حد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ کلکٹرس آفس اور تحصیل کا بھی یہی حال ہے۔ تحصیل سے یا کلکٹرس آفس سے ایک آرڈر (Order) نکالنا ہو تو دن تمام گزارنا پڑتا ہے۔ کوئی ریونیو آفسر رعایا کی تکالیف اور انکے پرابلمس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ کوشش تو کیا بلکہ ان کو سمجھنے تک تیار نہیں ہوتا۔ ہمارے آفیسروں کا یہ حال ہے اور اس پر کتنا بھاری اکسپنڈیچر ہوتا ہے۔ اکزیکیوشن (Execution) اور اڈمنسٹریشن کے کام پر جو افسر ہیں وہ کام نہیں کرتے۔ اسطرح رعایا کی تکالیف میں بجائے کمی ہونے کے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مناسب و موزوں کمپنسیشن نہیں دیا جاتا۔ سب سے پہلے کام ہوتا ہے۔ دیہات میں ریکارڈ آف رائیٹس (Record of Rights) سنہ ۱۳۵۰ ف میں قائم کیا گیا۔ جو افسر اس کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے ان میں چونکہ ایفیشنسی نہ تھی اسلئے انہیں حیدرآباد میں رکھا گیا۔ افسروں کی ان ایفیشنسی کی طرف حکومت کو بطور خاص توجہ کرنی چاہئے۔ رعایا کی شکایات کو فوری دور کرنے کا جذبہ افسروں میں ہونا چاہئے۔ اب گورنمنٹ کمیونیکے (Government Communique) سے یہ معلوم ہوا کہ ۱۷ ڈپٹی کلکٹروں کا اور تقرر کیا گیا ہے اور یہ ڈپٹی کلکٹرس پبلک سرویس کمیشن کے مشورے کے بغیر اضافہ کئے گئے ہیں۔

دوسری چیز ٹیننسی ایکٹ ہے۔ ہمارے ہاں کا ٹیننسی ایکٹ بمبئی کے ٹیننسی ایکٹ کے مطابق ہے۔ اس میں بھی وہی پراویزنس (Provisions) رکھے گئے ہیں۔ لیکن وہ پراویزنس کلیر (Clear) نہیں ہیں۔ انڈیویجول پراویزنس رکھے گئے ہیں۔ جس سے ٹننٹس کو فائدہ ہونے کی بجائے لینڈلارڈ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرف بھی آفیسرس کوئی توجہ نہیں کرتے۔

مسٹر اسپیکر - میں نے ریونیو سے متعلق ایک روپیہ کی تخفیف کا جو کٹ موشن پیش کیا ہے اسکا مقصد یہ تھا کہ ہاؤس کے سامنے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی مختلف خرابیوں اور پہلوؤں کو پیش کیا جائے -

موٹر کارس اور جیپ کارس کے پٹرول اور مینٹننس کےلئے جو ۱ لاکھ روپیے مانگے گئے ہیں اسکے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس غرض کے لئے صرف ہورہے ہیں ؟ ۱ لاکھ کی رقم کس بری طرح صرف کی جا رہی ہے اسکے بارے میں میں توجہ دلانا چاہتا ہوں - ساڑھے تین لاکھ کے قریب قریب روپیہ سول ٹیم کے ان عہدہ داروں کو دیا جاتا ہے جو اصلاع کے دوروں پر جاتے ہیں - میں دیکھتا ہوں کہ موٹر کار اور جیپ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ہر عہدہ دار کو دیجاتی ہے - عہدہ دار جو دورے کرتے ہیں وہ بھریجی دورے ہوتے ہیں - تحصیلداروں کی حالت یہ ہے کہ تین سو ساڑھے تین سو تنخواہ پاتےہیں اور پانچ چھ سو روپیے کےقریب انکو بھتہ اور سفرخرچ ملتاہے - ورانہ کئی گیلن پٹرول صرف کرتے ہیں - ان چیزوں کی اصلاح ہونا ضروری ہے - ٹیننٹس کی ہزاروں شکایتیں ہیں لیکن انکو دور نہیں کیا جاتا - فیوڈل الیمنٹس (Feudal Elements) اب بھی دیہاتوں میں موجود ہیں - عہدہ دار جب دورے پرجاتے ہیں تو پٹیل پٹواریوں کےدفاتر کی تنقیح نہیں کرتے - انکے عملیات کو نہیں دیکھتے - اسبارے میں میں ہاؤس کے سامنے اپنے تعلقہ کی ایک مثال بیان کرنا چاہتا ہوں - بھونگیر تعلقہ کے پٹواری ہی نہیں بلکہ کئی مقامات کے پٹواریوں کے یہاں پترک اور دیگرمواد کےکاغذات مفقود ہیں یہاں پترک(دسالہ) یہ ایک ایسا رجسٹر ہےجو لینڈریونیو کی جڑ ہے - ان رجسٹرات کے بر وقت تکمیل کرنےکی بے حد ضرورت ہے - ہزاروں گشتیات پہانی پترک کی تکمیل کےلئے جاری کی گئی ہیں - لیکن ہوتا یہ ہے کہ پانچ پانچ سال تک پہانی کے رجسٹرات مفقود رہتے ہیں - اگر پہانی کی نقل کی ضرورت ہوتو پانچ پانچ چھ چھ مہینے انتظار کرنا پڑتا ہےجب کہیں وہ تیارہو کر آتی ہے - اسطرح پہانیاں تیار ہوں تو کیا یہ ٹھیک ہوسکتی ہیں ؟ ٹننسی ایکٹ (Tenancy Act) کےنفاذ کے بعد عملیات کو تبدیل کر کے پندرہ سال کے قابض لوگوں کے نام تبدیل کردئے گئے ہیں - پہانی کے خانہ نمبر ۱۰ میں قابض کا نام لکھا جاتا ہے - اکثر ایسا ہوا ہے کہ اس میں قابض کے نام کی بجائے ایسے لوگوں کے نام لکھدئے گئے ہیں جو در اصل قابض نہیں ہیں - ہر بڑے زمیندار اور ساہوکار کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ پرانا قابض ہے - یہ ایک ایسی چیز ہے جسکو آسانی کے ساتھ تبدیل کرایا جاسکتا ہے - محفوظ لگان داروں کو بیدخل کیا جاتا ہے - میں حکومت اور آنریبل چیف منسٹر کے سامنے یہ چیز پیش کرنا چاہتا ہوں - فیوڈل الیمنٹس کو دور کرنے کی ضرورت ہے - جبتک یہ دور نہ ہوں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی کوئی پالیسی کار آمد نہیں ہوسکتی - بڑی بڑی رقمیں جو آپ دوسری چیزوں پر صرف کرتے ہیں ان کاایک جزو بھی ضروری کاموں پر صرف کریں تو تعلیم یافتہ پٹواری (پلاٹھی) تیار کیا جاسکتا ہے اور اسی صورت میں حکومت کا منشاء پورا ہوسکتا ہے - اس سلسلہ میں مزید کچھ کہنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا -

ایک اور چیز کی طرف هاؤس کو متوجه کرنا چاهتا هوں ۔ وہ یه که تعلقوں میں سب رجسٹرار اور اضلاع میں رجسٹرار رکھے جاتے هیں ۔ وہ وهی لوگ هیں جو عالم۔ فاضل مولوی عالم وغیرہ تھے یه انگریزی سے واقف نہیں ۔ نئے نئے احکام اور نئے قواعد و قانون جو پاس هورهے هیں یه لوگ انہیں سمجھ نہیں سکتے ۔ احکام کی تعمیل نہیں هوتی ۔ رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی مشنری کو اوور هال (Overhaul) کرنے کی سخت ضرورت هے ۔ اورسیر (Overseer) کے متعلق یه کہا جاتا هے که اورسیر کوئی بنے تو اس کےلئے یه آسان هے که اپنے لئے ایک بنگله تیار کرالے ۔ اسی طرح میں اس چیز کو رجسٹرار کی حدتک بھی درست پاتا هوں که اگر کوئی رجسٹراری پر چھ مہینے بھی کارگزار رہے تو اس کےلئے ایک بنگله بنالینا آسان هے ۔ کچھ نه کچھ جائداد فراهم کرلینا ضروری هے ۔ اگر آپ کا مقصد یه هے که کرپشن کو روکیں اور ان چیزوں کو بند کریں تو آپکو اسکی طرف فوری توجه کرنی چاهئیے ۔

عہدہ داروں پر اسکی نگرانی رکھنی چاهئیے که دوروں کے نام سے پٹرول خرچ کرتے هیں اور موٹروں میں اپنے بیوی بچوں کو لئے پھرتے هیں ۔ یه طریقے بند هونے چاهئیں ۔ میرا تجربه هے که میرے ضلع میں جب کوئی عہدہ دار دورے کے نام سے آتے هیں تو ایلورہ اجنٹه ضرور جاتے هیں اور سرکاری پٹرول خرچ کرکے اپنے بیوی بچوں کو تفریح کراتے هیں ۔ عہدہ داروں کی ان کمزوریوں اور کرپشن کی وجه سے پٹیل پٹواری ان پر حاوی هوجاتے هیں ۔ جعفر آباد ایک تعلقه هے ۔ یه پہلے جاگیری علاقه تھا ۔ یہاں جو پٹواری هے وہ وهی هے جس نے پہلے زمانه میں جاگیر کی حفاظت کےلئے اپنی پوری توانائیاں صرف کردی تھیں ۔ ایسے پانچ یا چھ لوگ پورے تعلقه پر حاوی هیں ۔ جاگیری زمانه میں جو تحصیلدار یا پیشکار رہے تھے آج پٹواری هیں ۔ آج بھی انہی کا زور چل رہا هے ۔ یہاں سے آنریبل چیف منسٹر احکام جاری کرتے هیں ۔ لیکن وہ انہیں بار و هٹاکر اپنی من مانی کرتے هیں ۔ یه لوگ ۲ ۔ ۳ سال کے ٹیننٹس کا قبضه هٹاکر زمینات کے مالک هوگئے هیں ۔ ایسے کئی واقعات هیں ۔ اس لئے میں یه کہونگا که پٹیل پٹواری سسٹم اور مالی پٹیل سسٹم کو ختم کردیا جانا چاهئیے ۔ اسکے بعد ممکن هے حکومت کو کچھ زیادہ خرچه برداشت کرنا پڑے ۔ لیکن اڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے کےلئے یه خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔

دوسری چیز جو میں آنریبل چیف منسٹر کے علم میں لانا چاهتا هوں وہ یه هے که گرداوروں کی تعداد دوگنی کردی گئی هے ۔ تحصیلات میں آٹھ آٹھ دس دس گرداور هوئے هیں ۔ میں ایک گرداور کو پیش کرسکتا هوں جو صرف انگوٹھا کرنا جانتا هے ۔ هاؤس کو شاید یه معلوم کرکے تعجب هوگا که بعض چپراسی گرداور بنا دئے گئے هیں ۔ وہ لیوی وصول کرتے هیں ۔ احکام اور قوانین ایک طرف هوتے هیں اور وہ عمل دوسری طرح کرتے هیں ۔ لوگوں کے گھروں کی جھڑتیاں لیتے هیں ۔ کیا ان کا یه عمل مناسب سمجھا جاسکتا هے ؟ لیوی گرداوروں کی یه بدعنوانیاں هیں ۔ ممکن هے ایک زمانے میں انکو لیا گیا هو ۔ لیکن اس زمانه میں انکو برقرار رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ آپ براہ مہربانی

پیداوار , لیو سکتے ھیں - انہیں ھی ٹریسکٹ دیکر رکھنا چاھئے - ریوینیو گرداوروں کی حالت یہ ہے کہ اگر کسی آراضی کا ریوینیو کروانا ھوتو فیس داخل کرنے کے باوجود بھی جو تجھے تک گرداور اس جانب توجہ نہیں کرتے - تسسی کی نزاعات کا تصفیہ تحصیلدار اور پیشکار کے ھاتھ میں رکھا گیا ہے- لیکن یہ کام ٹھیک طور پر اسی وقت انجام پاسکتا ہے کہ اس کے لئے ٹریبونل (Tribunal) بن جائے - ریونیو ڈپارٹمنٹ میں یہ ساری خرابیاں جس جن کی وجہ سے اس کا ادمنسٹریشن (Administration) ٹھیک طور پر نہیں چل سکتا ، چاھے آپ کی سب کتنی ھی اچھی ھو - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان ھی ساری خرابیوں کی وجہ سے اڈمنسٹریشن بھی ناکام ثابت ھوتا ہے -

ایک اور چیز جو میں آنریبل چیف منسٹر کی نوٹس میں لانا چاھتا ھوں وہ یہ ہے کہ اس محکمہ میں پٹرول کے خرچ کا مسئلہ ہے - اس طرف بھی دھیان دینا ضروری ہے -

میرا کٹ موشن ڈیمانڈ نمبر ۸۵ کی نسبت ہے - یہ جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کو ختم کرنے سے متعلق ہے - اس ڈپارٹمنٹ کو ختم کرنے سے خزانہ میں ۲ لاکھ روپیوں کی بچت ھوگی - اس کٹ موشن کو لانے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ھی جاگیرات کے معاوضوں کی ادائی کی وجہ سے عوام کے بجٹ پر بار پڑ رہا ہے - اگر مزید اس محکمہ کا خرچ برداشت کرنا پڑے تو یہ مزید بار ھوگا - اسلئے اسے فوری برخواست کر دینے کی ضرورت ہے - آپ جاگیرات کے معاوضوں پر ھی عوام کے خزانہ سے ۱۸ کروڑ روپیے ادا کررہے ھیں - آپ کو یہ پالیسی مبارک ھو - لیکن اس کے ساتھ ساتھ ۲ لاکھ ۶۲ ہزار پانچ سو روپیے کا مزید اضافہ کیوں کیا جائے ؟ اگر آپ کو یہ اڈمنسٹریشن چلانے کے لئے ضرورت ھوتو یہ کام ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے لیا جاسکتا ہے- اسلئے میں کہونگا کہ اس ڈپارٹمنٹ کو یکلخت ختم کردینا چاھئے -

یہ میری ترمیمات ھیں جنھیں میں نے ھاؤس کے سامنے پیش کیا ہے -

Mr. Deputy Speaker: Shir. K.V. Narayan Reddy (Pause)

شاید وہ ھاؤس میں نہیں ھیں - شری انکش راؤ -

شری جی - سری راملو - جو خیالات پارلیمنٹ کے اسپیکر نے ظاھر کئے ھیں اور جو آج کے اخبار میں آئے ھیں انکے حوالے سے میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ کچھ ممبرس لابی میں یا باھر بیٹھتے ھیں - ایسی صورت میں جو ریسس (Recess) دیا جاتا ہے اس کا مقصد بھی باقی نہیں رھتا - میں اس طرف دھیان دلانا چاھتا ھوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اگر یہ ھاؤس میں حاضر نہیں رھینگے تو انہیں موقع نہیں ملیگا -

Shri Ankushrao Venkatrao: Mr. Speaker, Sir, this is a cut motion for reducing the salaries of Secretaries as they are today. It will be very interesting to note that while our

Chief Minister and other Ministers draw a salary of Rs 1,250, the Chief Secretary to the Hyderabad Government draws a monthly salary of Rs. 2,750 I.G. and the Deputy Secretary draws a salary of nearly, Rs. 1,500 and the Assistant Secretary draws something like Rs. 800 It is very interesting to note that our Chief Minister has been demanding from the Opposition some constructive suggestions As regards this cut, it could have been made, so that the Budget could have been a less deficit one. This item has not been looked into. The States of Bombay and Madras pay their Chief Secretaries Rs. 1,400 per month in I.G It may be said in this connection that there is the Hyderabad Civil Service, but Mysore too has a Civil Service, where the Chief Secretary draws something like Rs 1,200 I G to Rs. 1,400 per month It may be noted that the provinces which are adjacent to Hyderabad are comparatively well-administered, and I do not think there is any necessity to continue to pay such high salaries to the Secretaries I would therefore suggest that there should be a drastic cut, or at least we must bring the salaries paid to the Secretaries on a par with those paid by the neighbouring provinces

The number of Secretaries too, of course, is large, and it does not mean, therefore, that the administration is comparatively better But leaving aside the number, I think that the salaries paid to these Secretaries are too high While the Government speaks of austerity drives and some economic cuts, we have not been able to reduce this amount. It may well be said that the salaries which we pay to the Secretaries are necessary, considering the work and the responsibilities they shoulder in running the administration It can be admitted that the permanent staff of the administration must be well-paid, but feeding is one thing, and giving healthy food, though it is a necessary requisite, fattens the body, so that in a way, it lessens the efficiency of the person, who is paid high I would, therefore, suggest that our administration must be brought on a level with the other provinces, which have had an earlier beginning in democratic functioning But it also must be looked into that there should be a uniform pay scale throughout India. It is a very good thing that the Ministers in almost all the States and the Speakers and the Deputy Speakers in all the States have been drawing a uniform salary, and, therefore, it is also necessary that the administration and the Secretaries also get a uniform salary.

Shri Hariharanath Sastry, while addressing a Press Conference in Geneva, said that in India we were striving to raise the minimum wage of the labourer to Rs. 100 per month and that nobody would be paid more than Rs. 1,500 per month, whereas in our State at present the basic wage of the labourer is Rs. 26,

It s a great anomaly that our Secre a es should d w such fat salaries and continue the Nizam's ad'm ust at w th er incompetence I, therefore suggest drastic cut and a beginning must to these Officer, which can ave and h p d.fficulties

I hope the House will consider this favourably and pass this cut motion.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ شری ویکٹ ام راؤ ۔

شری سی ایچ ۔ ویکٹ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ قبل اسکے کہ اپنے خیالات ظاہر کروں میں ... دینا چاہتا ہوں کہ ممبر نے ہیڈ رو نے چیف سکرٹری سے متعلق جو کٹ موشن پیش کیا ہے اس میں انہوں نے تفصیل سے اس سلسلے میں وضاحت کی ۔ انہوں نے انگریزی میں خیالات ظاہر کئے میں انہی کو اردو میں دھراتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بھی کچھ دلائل پیش کرونگا ۔

چیف سکریٹریٹ آفس کے لئے جو پیسہ خرچ ہوتا ہے اسکی حالت یہ ہے کہ صرف ۱۲ لوگوں پر ۱ لاکھ ۳۲ ہزار ۵۷۴ روپیے کا صرفہ ہے ۔ چیف سکرٹری کو ماھانہ ا۔ ۔ی (۲۷۵۰) روپیے دئے جاتے ہیں ۔ اسکے علاوہ ۲۹۱ روپیے پے ں کنٹریبوشن اور ۸ ۳ روپیے لیو ۔ ٹریبوشن دئے جاتے ہیں ۔ ایک طرف و اتنی زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے او دوسری طرف یکہتے تو ارہے پہلے کی حکومت کی جانب سے ایمپی کے مسائل کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے یہ بتایا تھا کہ میمم ویج (Minimum Wage) ۲۶ روپئے رکھا جائے لیکن حالت یہ ہے کہ اب بھی میمم وجس ۱۴-۱۳ روپیے ہیں میونسپالٹی (Municipality) میں اسکی مثال ملسکتی ہے لیکن ایگے کمیٹی کی سفارشات کے باوجود اس پر عمل نہیں ہوا ۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی کارگذاری ہے ۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ کے لحاظ سے غور کرنا ضروری ہے ۔ میں آپ کی توجہ میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ چیف سکرٹری کے تحت دو ڈپٹی سکرٹریز ۳ اسسٹنٹ سکرٹریز ۲ اسسٹنٹس او ایک رجسٹرار دئے گیے ہیں ۔ اس طرح حد سے زیادہ عملہ ہے یہ بجٹ پر ایک برڈن ہے (Bu den) اسے جلد سے جلد کم کرنا چاہئے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اب ایک بج چکا ہے ۔ جیسا کہ ہم پہلے طے کر چکے ہیں اب اڈ.رن ہوتے ہیں ۔ ۴ بجے پھر ملینگے ۔

The House then adjourned for recess till Four of the Clock.

The House re-assembled, after recess at Four of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری سی ایچ ۔ ویکٹ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں نے ریسس شروع ہونے سے پہلے صرف دو ھی مسٹ تقریر کی تھی ۔ اس لئے مجھے اپنی تقریر جاری رکھنے کا موقع ملنا چاہئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ تقریر جاری رکھ سکتے ہیں ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں چیف سکریٹری کو ۳۳۴۹ روپیے ملتے ہیں جو ہمارے ہمسایہ اسٹیٹس مثلاً بمبئی اور مدراس میں نہیں ملتے ۔ اسوقت یہ کہا گیا تھا کہ تنخواہوں کا معیار کم کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔ لیکن اب بھی وہی تنخواہیں دیجارہی ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ منسٹروں کی تنخواہوں سے متعلق بل پیش کیا گیا ہے ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ آنریبل فینانس منسٹر نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اولین فرصت میں سوچا جائے گا اور ساتھ ساتھ نہ صرف ہم بلکہ اکانمی کمیٹی نے بھی اسطرف اشارہ کیا تھا کہ اسٹاف زیادہ ہے اسٹاف میں کمی کی جا سکتی ہے اور ساتھ ہی تنخواہوں میں بھی کمی کیجا سکتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ چیف سکریٹری کے بارے میں کہہ رہے ہیں ۔ میں نے سمجھا کہ آپ چیف منسٹر کے بارے میں کہہ رہے ہیں ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ دوسری بات مجھے جو عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ چیف سکریٹریٹ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں دربار شاہی ہے کیونکہ وہاں ۷۰ پیونس (Peons) ہیں ۔ اور یہ جیراسان واٹر مین ، فراش ، چوکیدار اور اسکیاوینجرس (Scavengers) وغیرہ وغیرہ کے علاوہ ہیں ۔ بہرحال اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ دربار شاہی جو ایک عرصہ سے چلا آرہا ہے ویسا ہی بحال رکھا جائے ۔ اس ضمن میں میں نے پرسوں اشارہ کیا تھا اور جین کی مثال پیش کی تھی ۔ آنریبل فینانس منسٹر گرم ہوگئے اور انہوں نے مجھے اور میرے دوستوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جین اور حیدرآباد دونوں کو کسطرح ملایا جاسکتا ہے ۔ لیکن میرے کہنے کا منشاء یہ ہے کہ جو اچھائیاں دوسروں کے پاس ہیں وہ ہم کیوں نہ لیں اور یہی میرا منشاء تھا ۔ میں کہہ رہا تھا کہ جین میں پریسیڈنٹ آف دی اسٹیٹ (President of the State) کی تنخواہ (۸۰۰) چیف منسٹر کی تنخواہ ۶۰۰ اور دیگر گزیٹیڈ عہدہ داروں کی تنخواہ ۲۰۰ اور میکسیمم ۱۵۰۰ ہوتی ہے ۔ وہاں ایک معیار قائم کیا گیا ہے ۔ چنانچہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایک معیار قائم کیا جائے اور اسپر عمل کیا جائے ۔ لیکن یہاں کوئی پرنسپل (Principle) نہیں ہے ۔ اگر کوئی اسٹپ (Step) لینے کی کوشش کیجاتی ہے تو وہ خود ایک برڈن بن جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں یہ عرض کرونگا کہ جنرل اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ میں ایک صیغہ چیف انسپکٹر آف گورنمنٹ آفیسس کا قائم کیا گیا تاکہ ان ایفیشنسی ۔ کرپشن اور کلرکول کی زیادتی کا معائنہ کرے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ۳ سال میں ۱۰۷ محکموں کی تحقیقات کی گئی انوسٹیگیشن (Investigation) کیا گیا اور سفارشات پیش کی گئیں لیکن ان پر بھی ۲۰ فیصد تک عمل نہیں کیا گیا ۔ اور اب خود چیف انسپکٹر کا محکمہ حکومت پر ایک برڈن بن گیا ہے ۔ ایک کام کے لئے جس محکمہ کو قائم کیا جاتا ہے وہ خود ایک برڈن بن جاتا ہے ۔

[illegible] اس صمن میں یہ
[illegible] اںکو (Maintain) کرنے کا بار حکومت پر ہے۔
[illegible] (دی تھیں کہ انکو فوراً بیچ دیا
[illegible] انکو فروخت نہ کرنے کی وجہ سے ۲۲۳۰۰ روپیے جو سٹیٹ کا خرچہ ہے
[illegible] خارج ہوجاتا ہے۔ اگر ان کو فروخت ہیں کیا جاسکتا تو کم از کم انکو
[illegible] جائے۔ آنریبل منسٹر کو اس پر اولین فرصت میں توجہ کرنی چاہئے تھی،
[illegible] کیا گیا۔ آنریبل چیف منسٹر صاحب سے میری یہ اپیل ہے کہ وہ اولین
فرصت میں [illegible] غور کریں اور [illegible] عوام کے سرپرسے اس بار کو گھٹانے کی کوشش کریں۔

శ్రీ కె రామచంద్రారెడ్డి

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేనిప్పుడు ప్రధానంగా చెప్పదలచుకొన్నదేమంటే ఈ కౌలుదారీ [illegible] ప్రవేశ పెట్టబడింది అప్పటినుంచి నైజాము [illegible] నుంచి తొలగిస్తున్నారు ఉదాహరణకు—

ఎనుమ్నారు రామచంద్రారెడ్డి, రాఘవరావు [illegible] పెద్ద పెద్ద భూస్వాములు ఒక్కొక్కరికి [illegible] కామందులు ఏ విధంగా కౌలుదార్లను తొలగిస్తున్నారో [illegible] మిలిటరీ, పోలీసుయొక్క బలముతో కమ్యూనిస్టుల సాకుతో [illegible] అటువంటి రైతాంగాన్ని బేదఖలు చేశారు ఇక్కడ కొన్ని సంఘటనలు చెప్పదలచుకొన్నాను [illegible] సూర్యాపేట తాలూకాలో ౬౦, ౭౦ ఎండ్లను [illegible] రైతులు కౌలు చేసుకొం[illegible] సర్టిఫికేట్లు ఇంతవరకు దొరకలేదు స్వయంగా జమీందారు భూములు చేస్తున్నట్లు [illegible] వాస్తవికంగా న్యాయంగా చేసుకుంటూ వస్తున్నవారికి సర్టిఫికేట్లు ఇవ్వకుండా చేస్తున్నారు తుంగతుర్తిలో దేశముఖ్‌కు రెండువేల ఎకరాల భూమి ఉంది అక్కడ రైతాంగాన్ని తొలగి[illegible] ఇప్పుడు ఆ భూమి ఎకరానికి ౧౦౦౦౦ చొప్పున మాగాణి, మెట్ట రు. ౧౫౦ చొప్పున అమ్ముకున్నారు ౨౦ ఏళ్ళనుండి చేసుకొంటూ వస్తున్న ౨౦ ఖుష్కీ, ౧౮ తరీ ఎకరాల భూమి ౧౭ కుటుంబాలను తొలగించి పట్టాలు ఇవ్వకుండా చేశారు. తుంగతుర్తి గ్రామంలో ౧౭ కుటుంబాల రైతులను తొల[illegible]గించడానికి కోర్టులో కేసుపెట్టి రైతులపేర తప్పుడు సాక్ష్యాలు ఇప్పించి భూములు [illegible] చేయడానికి ప్రయత్నము చేస్తున్నారు

కుమ్మరిగుంట గ్రామంలో జన్నారెడ్డి, ప్రతాపరెడ్డి, దేశముఖ్‌కు ౧,౩౦,౦౦౦ ఎకరాల భూమి ఉంది కుమ్మరిగుంటలో ౨౦౦ ఎకరాల భూమిని, ౨౦, ౩౦ సం నుంచి చేస్తున్న రైతాంగాన్ని పోలీసు యాక్షన్ తరువాత ఆ భూమిని బేదఖలుచేసి అమ్ముకున్నాడు మాగాణి ఎకరము ౧కి రు ౧౦౦౦౦—లు, మెట్ట ఎకరము ౧కి ౨౦౦—లు చొప్పున అమ్ముకొన్నాడు. పరసాయి

పల్లిలో ౩౦౦ ఎకరాలు ౧౯ మంది రైతులు హరిజనుల పేర భూమిని అన్యాయంగా, కోర్టుతీర్పు హరిజనుల పైపే అయినప్పటికీ అట్టి హరిజనులను, స్థానిక పోలీసులను అధికారులను కలుపుకొని వారి సహాయముతో బేదఖలు చేస్తున్నారు

వనునూరు రామచంద్రారెడ్డికి, దేవరుప్పుల, కడవెండి, ఇంకా అనేక గ్రామాల్లో వందలు వేలు ఎకరాల భూమివుంది ఆయన సెలంరోజుల క్రితం పోలీసులను వెంటబెట్టుకొని వెళ్ళి దేవరుప్పుల రైతులను కొట్టి, నారును పీకివేసి స్వయముగా భూమిని స్వాధీనము చేసుకున్నాడు అంతకుముందు జనగామ తహశీల్దారు రైతులకే హక్కు ఉన్నదని తీర్పు ఇచ్చినప్పటికీ, ఏవో రహస్య (సీక్రెట్) ఆర్డర్లు వచ్చాయని పోలీసుల సహాయం తీసుకొని ఆ రైతును వెళ్ళగొట్టాడు అప్పుడు వారు రెవిన్యూబోర్డుముందుకపోతే రెవిన్యూబోర్డువారుకూడా రైతులకే హక్కుఉన్నదని తీర్పుఇస్తే ఇప్పుడు ఆ భూమిని పంచడం జరుగుతోంది అక్కడ పంచాయతీపెట్టి ఆ భూములను ఇప్పిస్తున్నారు.

పాలకుర్తి వీరారెడ్డికి కొన్నివేల ఎకరాల భూమిఉంది ఆయన రెండురోజుల క్రితం 30 ఏళ్ళనుంచి కౌలుకుచేస్తున్న ౮ మంది రైతాంగాన్ని ఆ భూములనుంచి తొలగించారు దీనిని గురించి రైతులు పై అధికారులకు దరఖాస్తులు పెట్టుకున్నప్పటికీ వినేవారు లేరు. దేశముఖు పాలకుర్తిగ్రామ హరిజనులకు తిడిగిరిజల ఆశచూపి సొమ్ముభూమి ఇస్తానని ఆశచూపించి హరిజనులను పురికొల్పి కౌలుకు చేస్తున్న రైతులను తొలగించడానికి గ్రామ ప్రజలలో ఉన్న ఐక్యతను చీల్చడానికి కాంగ్రెసు నాయకులు, దేశముఖులు పన్నాగము పన్నుతున్నారు హరిజనులద్వారా తొలగించి ౨ సంవత్సరము అయిన తరువాత దేశముఖ్ భూమిని స్వాధీనము చేసుకొనుటకు ప్లాను జనగాం తాలూకాలో ౬౦ గ్రామాల్లో ౧౫౦౦ మంది రైతులకు తహశీల్దారుగారి కచేరీలో రక్షిత కౌలుదారు ఫారములు పెండింగ్ (Pending) లో వున్నవి యింకా ఇవ్వలేదు దీనికి సమయం ౧౦వ జూన్ వరకు ఇవ్వబడింది ఆ కాలము గతించిపోయింది గనుక ఈ రక్షిత కౌలుదారు ఫారములకు ఇంకా కొంత సమయము ఇవ్వవలెనని కోరుచున్నాను ఈ ఫారాలు ఇంకా కొంత మంది తీసుకోవలసివుంది కాబట్టి ఆ కాలము ఇంకా పొడిగించాలని నేను కోరుచున్నాను ఎందుకంటే పటేల్, పట్వారీలు సహజంగా దేశముఖులకు జమీందార్లకు అనుకూలంగా వుంటారు. కాబట్టి కౌలుదారి రైతులకు రక్షిత ఫారాలు ఇవ్వడంలో ఎన్నోపేచీలు పెడుతున్నారు. కాలపరిమితి దాటిపోవాలనికూడా ఆలస్యం చేయడం జరుగుతుంది ఈ విధంగా కుట్రలు పన్నడమువలన లక్షలాది కౌలుదారి రైతులకు ఫారాలు ఇవ్వబడలేదు అందుకుగాను పరిమితము చేసిన సమయమును వెంటనే పొడిగించి రైతులకు ఫారాలు ఇప్పించాలని కోరుచున్నాను

ఖిలాషాపురంలో దేశముఖ్ ౨౦ సంవత్సరములనుంచి ౧౫ కుటుంబాలు ౮౦ ఎకరాల భూమిని సేద్యం చేస్తూంటే వారిని ఆ భూములనుంచి బేదఖలు చేయడం జరిగింది రామన్నపేట తాలూకాలో గోపాల్‌రెడ్డి అనే దేశముఖ్ హనుమంతు వగైరా రైతులకు రక్షిత కౌలుదారు ఫారములు దొరికినప్పటికీ ఇదేసంవత్సరం రెండుమాసముల క్రితం బేదఖలుచేసి ఆ భూమిని స్వాధీన పరచుకొన్నాడు. ౮ ఎకరాల మాగాణి ఆ భూమిమీద రైతులకు శాసనరీత్యా హక్కులు దొరికినా స్థానిక అధికారుల సహాయం వారికి దొరకుట లేదు ఆ అధికారులుకూడా జమీందార్లకు, జాగీర్దార్లకు, దేశముఖులకు మాత్రమే సహాయము చేయుచుండుటవలన శాసనరీత్యా రైతులకు ఏమాత్రం రక్షణ కూడా లేకుండా పోతోంది ఇంకా ఇటువంటివి కొన్ని ఉన్నాయి. తంగెడిపల్లిగ్రామం హైదరా

- బాదుకు 30 మైళ్ళ దూరంలో ఉంది అక్కడ [illegible] మంది రైతులను [illegible] అక్కడి రైతాంగం కొన్ని సంవత్సరములనుండి సేద్యంచేస్తూ [illegible] వాళ్ళపేరుమీద దఖలు ఫారములు తీసికొని యివ్వలేదు [illegible] ఆ భూమిని ఆక్రమించుకొన్నారు వెంకటరామారెడ్డి [illegible] ఎకరాల భూమి ఉన్నది ధనిక రైతులను వెనుకవేసుకు వస్తే అక్కడ [illegible] చేయించి జైలులో పెట్టించారు అక్కడ వారి ఆఫీసుఉంటే [illegible] జండాను తగులబెట్టి, రికార్డులనుకూడా తగులబెట్టేసారు [illegible] స్థానిక అధికారుల చేయికూడా వుంది ఈ అధికారులకు ప్రజలు [illegible] సహాయం దొరకలేదు కాని పులగిల్ల గ్రామంలో [illegible] రైతులను [illegible] మల్లారెడ్డి భూమిని పోలీసులచే అతనిని అరెస్టు చేయించి జైలులో పెట్టించి [illegible] ఆక్రమించుకొన్నాడు పటేలు, పోలీసులు [illegible]రెడ్డికి సహాయంగా [illegible] అరెస్టు చేశారు ప్రతిచోట ఈ విధంగా కౌలుదార్లకు రక్షణ లేకుండా పోతోంది [illegible] కొంత మంది కాంగ్రెసు నాయకులుకూడా దేశముఖ్‌కే సహాయం చేస్తున్నారు [illegible] రైతులకు ఎవరినుంచి రక్షణ లేకుండా పోతోంది [illegible] దేశముఖ్‌కు [illegible] కాంగ్రెసు నాయకులు చెప్పేదేమంటే "అక్కడి రైతులను తొలగించి నీకు ఇష్టమైన [illegible] భూమిని [illegible]" అని చెప్పారు నేను ప్రధానమంత్రిని ముఖ్యంగా కోరేదేమంటే పోలీసుయాక్షన్ జరిగిన తరువాత తొలగించిన కౌలుదారులకందరికి తిరిగి భూమిని ఇప్పించాలని కోరుతున్నాను దీనికై ఒక నిష్పాక్షిక కమిటీనికూడ వేసి విచారణ చేయవలసి యున్నది [illegible] సభ్యులది ఒక కమిటీవేసి విచారణ జర్పించాలని నొక్కి చెబుతున్నాను ఎన్నో సంవత్సరములనుండి సేద్యము చేస్తున్న రైతులను అన్యాయముగా తొలగిస్తున్నారు ఇవన్నీ విచారించి అన్యాయంగా తొలగించబడ్డ రైతులకు తిరిగి భూములు ఇప్పించాలి దీనికి నిన్ననే కొత్తశాసనం చేశారు రైతాంగము శాసనరీత్యా హక్కులకు పోరాడుతుంటే వాళ్ళని కమ్యూనిస్టులని చెప్పి అరెస్టుచేస్తున్నారు ఏదో ఆర్డరుక్రింద ఈ జమీందార్లకు దేశముఖ్‌లకు తుపాకులుకూడ ఇచ్చి ప్రజానీకాన్ని భయపెడుతున్నారు సూర్యాపేట తాలూకా వట్టిరంపాడు [illegible] సహాయంతో రైతులను కొట్టడము, ఇళ్ళు తగులబెట్టడం జరిగింది. చెప్పాలంటే ఇటువంటి సంఘటనలు ఇంకా ఎన్నో వున్నాయి వీటినన్నింటిని మభ్యపరచి స్థానికాధికారులు రిపోర్టులు పంపిస్తున్నారు అసలు దీనికంతటికి కారకులెవరో రేపు చెప్పదలచుకొన్నాను ముఖ్యంగా ప్రభుత్వము రక్షిత కౌలుదార్లకు సహాయం చేయదలచుకుంటే ఆ బేదఖల్లన్నింటిని ఆపులు వెంటనే ఆర్డర్లు వంపాలని కోరుతున్నాను ఆ విధంగా చేస్తే జమీందార్ల జాగిర్దార్ల అన్యాయ చర్యలనుంచి ప్రజానీకాన్ని రక్షించినవారౌతారు శాసనరీత్యా రైతాంగానికి హక్కు కలుగుటకు ప్రభుత్వము సహాయం చేయాలని కోరుతూ నా ఉపన్యాసాన్ని ముగిస్తున్నాను

مسٹر اسپیکر - ڈیمانڈ نمبر ۳ ۱ شری نارائن ریڈی -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - قبل اسکے کہ میں اس پر ڈسکس کروں دو باتیں کہونگا - آنریبل اسپیکر نے ہم کو بیک بنچس (Back Benche) قرار دیا ہے - بیک بنچس کی ٹریڈیشن (Tradition) جو ھاؤس آف کامنس (House of Commons) میں ہوتی ہے وہی حیدرآباد کے لیجسلیچر میں ہے - لیکن بہت سارے جو بیک بنچس میں

بیٹھے ہوئے ہیں انہیں پہلے سیشن میں بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس عام ٹریڈیشن کی خاطر اور پارلیمنٹری پروسیجر کے خلاف وہ اجلاس اسی طرح گزر گیا اور یہ اجلاس اُسی سٹھ میں گزر رہا ہے ۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں آئندہ آنریبل اسپیکر غیر جمہوری طریقہ اختیار نہیں کرینگے ۔ ان دو چار روز میں جو موقع کٹ موشن کی شکل میں پرووائڈ (Provide) ہوا ہے اسکو میں غنیمت سمجھتا ہوں اور میں آنریبل اسپیکر کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اسکے بعد میں ہندی اور انگریزی یا اردو ان ساری حرفوں میں نہیں جاؤنگا ۔ کیونکہ ڈیموکریٹک پروسیجر اڈاپٹ (Adopt) کرنے کے لئے جو زبان عام فہم ہے اسی میں بات کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں ۔ جو کٹ موشن میں نے پیش کیا ہے اوسکو دوسرے کٹ موشن سے ملاتے ہوئے ڈسکس (discuss) کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ اسلئے میں پہلے کٹ موشن اور دوسرے کٹ موشن کو لیتے ہوئے ڈسکس کرنے کی کوشش کرونگا ۔

آنریبل فینانس منسٹر نے در آمدات کو نکال دیا ہے ۔ اس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور یہاں ممبرس بھی شکر گزار ہیں ۔ میں اکانمی آف ورڈز (Economy of words) کا قائل ہوں ۔ مختصراً عرض کرونگا کیونکہ میں معاشیات کا طالب علم بھی تھا اور لکچرار بھی ۔ میں اپنی چھپی ہوئی کٹ موشن پڑھکر سناتا ہوں ۔ برائے مہربانی ریفر کرلیا جائے ۔

To reduce the allotment of Rs 5,30,600 for Ministers by Rs. 100

To discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State

دراصل میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے وہ یہ ہے ۔

(i) To discuss the need for deliberate and growing secular policy in the Administration of Hyderabad State and for eradicating the evil of corruption and nepotism by just and fool-proof methods .

(ii) To urge the need for uniform treatment of all communities and for providing additional facilities to the weaker sections of the population in regard to recruitment to services, business and education.

(iii) To urge the Ministers (a) to scrupulously avoid charges of any kind against them and (b) to answer supplementary questions in a dignified and impersonal manner. '

پہلی کٹ موشن میں الفاظ اور حالات کی تبدیلی ہوئی ہے ۔ اسپیکر صاحب کو وسیع اختیارات ہیں ۔ اور وہاں وسیع اختیارات کو استعمال کرسکتے ہیں ۔ پارلیمینٹری ٹریڈیشن ایسا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ کہونگا کہ پارلیمنٹری پروسیجر کے سلسلہ میں کافی غلطیاں ہورہی ہیں یعنی ہاؤس کے دونوں جانب سے معتمدی مقننہ کی غلط کارروائیوں کے متعلق اعتراض ہے ۔ علاوہ اس کے اسپیکر صاحب کی جانب سے بھی ایسی بات ہوئی ہے جسے میں دہرانا نہیں چاہتا ۔

شری لکسمن گوڈا - پائنٹ آف آرڈر سر - اسپیکر کے بارے میں کوئی کرٹیسیزم کی اجازت نہیں دیجانی چاہیے - یہ جو ریمارک کیا جا رہا ہے .

مسٹر اسپیکر - بات یہ ہے کہ ان کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے ممبروں کو وہ سنائی نہیں دے رہی ہے - لیکن یہ ٹھیک ہے کہ اسپیکر کے بارے میں کوئی ریمارک نہیں کیا جاسکتا -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - میرا اشارہ لجسلیٹیو سکریٹریٹ کی طرف تھا -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ انٹروڈکشن (Introduction) میں بہت سا وقت جارہا ہے -

شری کے - وی نارائن ریڈی - میں چند چیزیں ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا تھا - اس ۵ سال کے عرصہ میں حیدرآباد کے ڈس انٹگریشن (Disintegration) سیکولر پالیسی (Secular Policy) اور حیدرآباد گورنمنٹ کی کمیونل پالیسی کے متعلق وضاحت سے روشنی نہیں ڈال سکتا - پھر بھی اگر آنریبل اسپیکر کچھ زیادہ وقت دیدیں تو بہتر تھا -

ہماری گورنمنٹ کو جو ریوینیو ملتا ہے وہ (۹۰) فیصد دیہاتوں سے ملتا ہے اور (۱۰) فیصد شہروں سے وصول ہوتا ہے - لیکن ان دیہاتیوں پر کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوتا - بیروزگاری ملک میں بڑھتی جا رہی ہے اسکے روکنے کا انتظام ہونا چاہئیے - ان لوگوں کا جو ۹ فیصد ریوینیو دیتے ہیں لحاظ نہیں کیا جاتا - دوسری طرف کلکٹریٹ اور سکریٹریٹ میں جو کلرکس اور آفیسرس ہیں وہ اپنے من مانے کاروبار کر رہے ہیں - تقررات میں غیر ملکی اور ناقابل لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں - ایک افسر جن کا تقرر گورنمنٹ آف انڈیا سے ہوا تھا انہوں نے مدراس سے ایک کلرک کو لایا ہے جس کا پوزیشن اب کلکٹر سے بڑھکر ہے - پہلے اونکی تنخواہ مدراس میں ۸۰ روپیے تھی اور وہ اب ڈھائی سو روپیے پارہے ہیں - ان کے پاس دو جیپ کارس اور ۴ چپراسی ہیں - غرض حیدرآباد میں بہت ساری چیزیں ایسی ہی ہورہی ہیں -

ایک آنریبل ممبر - آپ کا کٹ موشن سیکولر پالیسی کے بارے میں اور کمیونل کیریکٹر آف ویریس سکریٹریٹ ڈپارٹمنٹس (Communal Character of various Secretariat Departments) سے تھا اس لئے آپ کی بحث کٹ موشن کی حدتک رہے تو اچھا ہے - It is irrelevant to this

شری کے - وی - نارائن ریڈی - شکریہ ادا کرتا ہوں -

Mr. Speaker No need, please proceed

شری کے - وی - نارائن ریڈی - میں چونکہ سیکولر (Secular) قسم کا ہوں -

(Laughter)

میں نہیں سمجھتا کہ یہ سکولریزم آخر کس کا نام ہے۔ پنڈت نہرو کی سکولرزم تو نہیں ہے۔ یہاں کی سکولرزم کا جنازہ نکل گیا۔ میں اسکو مختصر کرتے ہوئے کہونگا کہ ہماری ... کے ... میں جو لوگ ہیں انکا سیول لسٹ سے مقابلہ ہے۔ صرف ایک ریونیو ڈپارٹمنٹ میں ہی ۱۴ گریٹیڈ آفیسرس ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیٹلمنٹ (Settlement) میں ۶۲ ہیں اور سکریٹریٹ میں ۱۰۸ ہیں جن کی تنخواہ ۲۵۰ سے ۳ سو تک ہے۔ انکے تقررات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کافی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کو اس پر فوری توجہ دینی لازمی ہے اور منسٹری کو بھی سدھارنا چاہئے۔ ساتھ ہی ساتھ سنٹرل پرچیز ڈپارٹمنٹ (Centra' Purchase Department) ۲- سرویس کمیشن (Servıce Comm ssı n) اور ۳- سیول ٹیم (Cıvıl Team) حیدرآباد کو تباہ کررہے ہیں۔

آخر میں یہ کہونگا کہ جو کہ ٹریژری بنچس سے اس کی جانب خاموشی کا اظہار رہے اسلئے خاموشی نیم رضامندی کے طور پر میں اس مسرت میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

شری جی۔ سری راملو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں آپکے سامنے ان غیر ضروری مدات کو پیش کرنا چاہتا ہوں جنہیں ہم برداشت نہیں کرسکتے۔

To reduce the allotment of Rs 16,700 for charges in England and High Commissioner for India in London by Rs 16,700.

پوری مد کو نکالنے کے لئے میں امنڈمنٹ پیش کر رہا ہوں۔ اگر کچھ صداقت پسندی گورنمنٹ میں ہے اور ان غیر ضروری مدات کو نکالنے کےلئے حکومت تیار ہے تو ہمیں کافی بچت ہو جائیگی۔ بہت سے غیر ضروری مدات ہیں جن پر ہم خرچ کر رہے ہیں۔ میں انکا ذکر کرونگا۔ انکو نکالکر اگر سیونگ کی جائے تو مناسب ہے۔ یہ روپیے مزدوروں اور عوام کی بھلائی پر خرچ کئے جاسکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تھیلیوں کے منہ کو پھیرنا چاہئے۔ غیر ضروری مدات پر نظر ثانی کرکے کٹ موشن کو قبول کرلیں تاکہ سیونگ ہوسکے۔ جب تک ایسا نہ کریں اس حکومت کو عوامی حکومت نہیں کہا جاسکتا۔ میں ایک چیز کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ انگلینڈ میں حیدرآباد کا ایک آفس ہے جس پر (۱۶۵۰۰) روپیے صرف ہو رہے ہیں۔ ان اخراجات کو کیوں برداشت کیا جا رہا ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس بارے میں آنریبل چیف منسٹر اپنی جوابی تقریر میں وضاحت فرمائیں تو مناسب ہے تاکہ ہاؤس کو کچھ روشنی مل سکے۔ یہ آفس لندن میں رضاکار دور میں نظام کی طرف سے قائم کیا گیا تھا۔ اسکے اخراجات آج بھی یہاں سے برداشت ہو رہے ہیں۔ برطانیہ سے تعلقات رکھنا منظور تھا۔ اسلئے وہ آفس وہاں رکھا گیا تھا۔ لیکن اب اسکو برقرار رکھکر اسکے اخراجات برداشت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جبکہ حیدرآباد انڈین یونین میں شریک ہوچکا ہے اور اس کا تجربہ ہم کو حاصل ہے۔ ان حالات کے تحت امید ہے کہ میرا کٹ موشن بلا کسی نزاع کے منظور کرلیا جائیگا۔ یہ شکایت ہمیشہ آپ کی طرف سے ہوتی ہے کہ مزدوروں اور کسانوں کے حالات کو درست کرنے کےلئے پیسہ نہیں ہے۔ لیکن آپ غیرضروری مدات پر اتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ پرسوں ہی آنریبل ایجوکیشن منسٹر نے بتایا

کہ آپ حیدرآباد کے باھر کے اداروں کو ڈونیشنس (Donations) دیتے ھیں۔ آپ کو معلوم ھے کہ خود ھمارے ملک کی تعلیمی حالت کیسی ھے۔ ھمارے لوگوں کی تعلیمی اور معاشی حالت بہت پست ھے۔ مگر آپ انکی حالت درست کرنے پر پیسہ خرچ کرنے کی بجائے دوسرے لوگوں کی مدد کرتے ھیں۔ باھر کے لوگوں کو دان دیتے ھیں۔ یہ ٹریژری بنچ کے لئے لمحہ فکر ہونا چاھئیے۔ ھاں اگر ھماری مالی حالت بہت اچھی رھتی اور ھمارا ملک متمول ہوتا تو ایسی صورت میں آپ کا یہ ''کرن دان'' اچھا رھتا۔ مگر جبکہ خود آپ کے گھر کی یہ حالت ھے تو ایسی صورت میں دوسرے اداروں کی مدد کرنا کیا یہ صحیح ہوسکتا ھے ؟ ایسے مدات کو ختم کرکے ھم کافی بچت نکال سکتے ھیں۔ ان سے کروڑوں روپیوں کی بچت ہوسکتی ھے۔ اس بچت سے آپ کسانوں اور غریبوں کی معاشی حالت کو بہتر بناسکتے ھیں۔ آبپاشی کا انتظام ٹھیک کرسکتے ھیں۔ گرومور فوڈ کیمپین (Grow More Food Campaign) کو اس سے کامیاب بناسکتے ھیں اور ھمارا ملک اسکے نتیجہ کے طور پر خود مکتفی بن سکتا ھے۔ اس پر ٹریژری بنچ غور کریں تو مناسب ہوگا۔ لیکن اگر صرف اس خیال سے کہ یہ بات چونکہ اپوزیشن کی جانب سے آئی ھے اور آپ یہ سمجھیں کہ اسکو ماننا اپنے پرسٹیج (Prestige) کے خلاف ھے تو یہ ھرگز صحیح طریقہ نہیں ہوگا۔ آپ جاگیرداروں کو اتنی بڑی رقم کیوں دیتے ھیں ؟ نظام صاحب کے لئے ۵۰ لاکھ کا معاوضہ کیوں رکھا جاتا ھے ؟ آپ نامنل کمپنسیشن بھی دے سکتے ھیں۔ دستور نے اسکی بھی اجازت دی ھے۔ مگر آپ پورا دینے کے لئے تیار ھیں۔ آپ کے سکریٹریز کی تنخواھیں زیادہ ھیں۔ ڈپٹی منسٹرس اور کلکٹرس کو اتنی بڑی بڑی تنخواھیں دیتے ھیں۔ کیا یہ سب ھمارے اکسچیکر پر بار نہیں ؟ حال ھی میں ھمارا ڈلیگیشن چین گیا تھا۔ اس نے بتایا ھے کہ وھاں ۱۰۰ سے کم کسی کی تنخواہ نہیں اور زیادہ سے زیادہ ۸ سو تنخواہ ھے۔ اگر آپ چاھیں تو یہاں بھی ایسا کرسکتے ھیں۔ مگر اس کے لئے دل کی ضرورت ھے۔ اس کے لئے دل میں آرزو کی ضرورت ھے۔ اگر آپ کے دل میں یہ بات نہیں تو ھمارا ترمیمات پیش کرنا اور چیخ و پکار کرنا سب فضول ھے۔ حکومت اس طرف قدم بڑھا کر اکانمی بھی کرسکتی ھے۔ سیالیریز (Salaries) کے بارے میں میں یہ کہونگا کہ سوشلسٹ پارٹی نے اپنے مینیفیسٹو میں یہ بتایا تھا کہ یہاں تنخواھیں ایک سو سے کم اور ایک ہزار سے زیادہ کسی کی نہ ہونی چاھئیں۔ یہ قابل عمل سجیشن ھے۔ حکومت اگر چاھے تو اس پر عمل کرسکتی ھے۔ آپ کے پاس تو تین تین ہزار تنخواہ کے سکریٹریز کام کرتے ھیں۔ عوام کی مشکلات تو رفع نہیں کی جاتیں۔ لیکن آپ کا طرزعمل اسی طرح جاری ھے۔ اورپھر اڈمنسٹریشن کا یہ عالم ھے کہ اگر کوئی شخص درخواست پیش کرے تو اس درخواست گزار کو پتہ تک نہیں چلتا کہ اسکی درخواست کا کیا حشر ہوا۔ ایسے رسید تک نہیں دی جاتی۔ کئی مہینوں تک اس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ اسبارے میں کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔ زمینات کا مسئلہ ویسا ھی پڑا ھے۔ بیسک ویجس (Basic Wages) کا سوال حل نہیں ہوتا۔ درخواستوں کا یہ حشر ہوتا ھے تو عوام آپ کے سامنے مسائل کسطرح سے رکھیں ؟ اسی طرح پٹیل پٹواریوں کا مسئلہ ھے۔ پٹیل پٹواری اپنے آپ کو سب کچھ سمجھ لیتے ھیں۔ وہ اپنے آپ کو

قانون داں بلکہ لجسلیٹرس سے بھی زیادہ سمجھتے ہیں ۔ اور حکومت جب کوئی قانون نکالتی ہے تو وہ نکلتا تو ایک طرح سے ہے لیکن عمل دوسری طرح سے ہوتا ہے ۔ ہر قانون میں کسی نہ کسی طرح سے وہ اپنی جیب گرم کرنے کا راستہ تو نکال ہی لیتے ہیں ۔ خود حکومت ان کے لئے یہ راستہ فراہم کرتی ہے ۔ آپ اسے دس ہی روپیے تو دیتے ہیں ۔ پھر وہ ۲۴ گھنٹے کام کرتا ہے ۔ ڈپٹی کلکٹر ۔ ڈی ۔ یس ۔ پی ۔ یا جو بھی وہاں جائے اسکے پاؤں تک دبانا پڑتا ہے ۔ آپ ماہانہ تین روپیے دیکر بھی شکریوں سے کام لیتے ہیں ۔ کیا انکی طرف بھی کوئی دیکھنے والا ہے ؟ اگر ہم کچھ کہیں تو کہا جاتا ہے کہ ”کیا ہمارے پاس جادو ہے کہ جادو کے زور سے سب کچھ یکدم ہوجائے“ مگر آپ کے سامنے آگے بڑھنے کے لئے کوئی جاکہ تو ہونا چاہئے ۔ آج آپ اپنی پالیسی کا بلو پرنٹ (Blue Print) پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ آپ بلوپرنٹ کیوں پیش نہیں کرتے ؟ بیسک ویجس کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی رہیگی ؟ ان تمام کے بارے میں سوشیالسٹ پارٹی حکومت سے ایک جاکہ چاہتی ہے تاکہ اسپر عمل ہوسکے ۔ سکریٹریٹ لیول بھی برقرار رہیگا ۔ نظام سے آپ کو اتنی محبت کیوں ہے ؟ اگر کچھ کہا جائے تو دستور کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ آپ صاف کیوں نہیں کہتے کہ آپ کا دل کیا بولتا ہے ؟ نظام نے لوٹ کھسوٹ کرکے لاکھوں روپیے جمع کئے ہیں ۔ میں نے اس بارے میں ایک سوال بھی روانہ کیا تھا کہ نظام کے پاس کتنی دولت ہے ہاؤس کو معلوم کرایا جائے ۔ لیکن معلوم نہیں کیوں اس سوال کو رول اوٹ (Rule out) کردیا گیا ہے ۔ یہ کہدیا جاتا ہے کہ

It is not within the purview of the Assembly nor is it in the public interest.

نظام کا پیسہ عوام ہی کا پیسہ تو ہے جو ندرانوں اور تحفوں کی شکل میں عوام سے وصول کرکے جمع کرلیا گیا ہے ۔ اسکے باوجود بھی انہیں ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ ادا کیا جاتا ہے ۔ آج حکومت کانگریس کے ہاتھ میں ہے ۔ کم از کم دھلی کو دکھانے کے لئے آپ ہاتھ زور سے اٹھا کر آہستہ بھی مار سکتے تھے ۔؟ عوامی وزرا پر آج ذمہ داری ہے ۔ وہ حکومت چلا رہے ہیں ۔ عوام کو دکھانے کے لئے تو کم از کم کچھ کریں ۔ مگر کچھ نہیں کیا جاتا ۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ آپ کے پاس دل نہیں ہے ۔ آپ سے یہ مسائل حل نہیں ہوسکتے ۔ آپ اسے پورے طور پر مان لیں ۔ کانگریس کے ڈھانچہ کا بدلنا اس کیلئے عین ضروری ہے ۔

شری سریو اس راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ٹیریٹوریل اور پولیٹیکل پنشنس یہ ایسے مدات ہیں جو باہر سے آئے ہوئے یا باہر جانے والے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ہمارے پاس کے لوگوں کے لئے ہیں ۔ اس میں منصب ہیں ۔ ماہوارات ہیں ۔ منصب معمولی ہیں ۔ کمیوٹڈ پنشنس ہیں نظم ہیریڈیٹری ماہوارات وغیرہ شریک ہیں ۔ یہ پبلک فینانس پر ایک بار گراں ہیں ۔ حیدرآباد میں عوامی وزارت تشکیل پائی ہے ۔ اگر اپوزیشن کی طرف سے اس جانب توجہ دلائی جاتی ہے تو ٹریژری بنچز خاموش رہتے ہیں ۔ دوسرے معاملوں میں وہ دستور کی مثال لینا نہیں چاہتے اور دیش کو آگے بڑھانا نہیں

چاھتے ۔ مگر مناصب ماھوارات وظیفے وغیرہ بحث میں باقی رکھے جاتے ھیں۔یہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کو دئے جاتے ھیں جن کی معاشی حالت اچھی ہے۔ بہت سے لوگ برنس مین (Businessmen) ھیں گورنمنٹ ملازمتیں کئی ھیں۔ وہ اپنی روزی اچھی طرح کماسکتے اور کمارہے ھیں۔ یہ مراعات ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے جو غریب ھیں معذور ھیں اپاھج ھیں یا اپنی روزی نہیں کما سکتے ۔ البتہ بیوگان اور بچوں کی حدتک رعایات کی جا سکتی ہے یا ایسے اشخاص جو بالکل کم رقم پاتے ھیں ان کی حد تک بھی رعایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ رقم پانے والے بعض ایسے بھی لوگ ھیں جو ہزاروں کی تعداد میں دوسری طرف سے رقمیں پاتے ھیں ۔ حیدر آباد کچھ دیر سے آزاد ھوا ۔ یہاں عوامی وزارت تشکیل پائی ۔ جب پنڈت جواھر لعل نہرو یہاں آئے تھے انہوں نے فتح میدان میں عوام کو مخاطب کرتے ھوئے کہا تھا کہ ھم جاگیرداری منصب داری اور زمینداری ختم کر دینگے ۔لیکن عملاً کچھ نہیں کیا گیا ۔ ھمیں کفایت شعاری سے کام لینا ہے۔ اسلئے میں نے ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار روپیے کی بجائے ۵ لاکھ روپے کی حد تک کٹ موشن پیش کیا ہے ۔ کمپٹریس کے ھائی ریٹس (High Rates) کی بجائے کفایت شعاری سے کام لیا جائے تاکہ پبلک فینانس پر برا اثر نہ پڑے ۔ مجھے خوف ہے کہ اگر چیف منسٹر صاحب اس پر توجہ نہ دیں تو عوام کا جذبہ مخالفت بڑھتا جائیگا ۔ اگر حکومت اس مسئلہ کو حل نہ کرے تو عوام اس کو حل کرینگے اور یہ مسئلہ خود بخود حل ھو جائے گا ۔

اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں اور آنریبل چیف منسٹر سے اپیل کرتا ھوں کہ وہ اس پر غور کریں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جتنے معزز ارکان نے کٹ موشنس پیش کئے ھیں میں سمجھتا ھوں کہ ان سب کو موقع دیا گیا اور کوئی ایسے معزز رکن نہیں رہے جن کو موقع نہیں دیا گیا ۔ اس کے بعد دوسرے معزز ارکان اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ھیں ۔میں امید کرتا ھوں کہ جو ارکان تقریر کریں گے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ لینگے ۔

میں اسی اصول پر چلنے والا ھوں ۔ اب سری نرسنگ راؤ صاحب تقریر کریں گے ۔

* **شری ایم۔ نرسنگ راؤ (کلوا کرتی۔عام)** مسٹر اسپیکر سر۔میں نے صبح سے بہت غور سے بحث پر جو بحث کیجا رھی ہے اس کو فالو کیا ہے اور میں سمجھتا ھوں کہ جو کٹ موشنس پیش کئے گئے ھیں ان پر خوب بحث ھوئی ۔ لیکن میں ان لوگوں میں سے نہیں ھوں جو یہ خیال کرتے ھیں کہ اپوزیشن کے ساتھ سے ھمارے انٹنشنس متاثر ھو جاتے ھیں اگر ھم متاثر ھوتے ھیں تو میں یہ کہتا ھوں کہ ھماری موجودگی سے وہ بھی متاثر ھوتے ھیں اور ھم انکو متاثر کرسکتے ھیں تو خیر اس سے ھٹ کر میں یہ کہونگا کہ ایسے جلسوں میں جہاں کہ مختلف خیالات کے لوگ ھوں کئی چیزیں آجاتی ھیں جنکے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ھو سکتا ۔ اور میرے خیال میں اس سے آنریبل چیف منسٹر اور حکومت کو بھی کوئی اختلاف نہوگا۔ گورنمنٹ نے خود اکانمی کمیٹی قائم کی تھی ۔ گورنمنٹ کی قائم کردہ اکانمی کمیٹی نے چند تجاویز پیش

* Confirmation not received

گئے ہیں ۔ اس کو گورنمنٹ کی کمیٹی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں گورنمنٹ کے صرف چار ارکان تھے ۔ اس کمیٹی نے بھی یہی سفارش کی کہ منصبوں اور جاگیروں کو ختم کردینا چاہئیے لیکن ایک پرانے نظام کو پریزنٹ گورنمنٹ (Present Government) اتنی آسانی سے ختم کرسکتی ہے یا نہیں ہمیں غور کرنا ہوگا ۔ بہر حال یہ جو چیزیں ہیں ان میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ آج یہ سن کر میرے پہلے خیال کی توثیق ہوئی ۔ میں اس میں آپ کی مخالفت نہیں کرونگا ۔ صرف اس لئے کہ اس نہج پر میں بھی ۳۰۰ روپیے رسوم پانے والوں میں سے ہوں اور ایک دیشمکھ ہوں ۔ لیکن میں آپکو وسواس دلاتا ہوں کہ میں اس کو آنریبلی چھوڑنے کے لئے تیار ہوں ۔ گوروالا کمیٹی نے بھی یہی سفارش کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اب جاگیرداروں ۔ زمینداروں اور پٹیل پٹواریوں کا ایج (Age) ختم ہوگیا ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک میرے معلومات مدد دیتے ہیں پٹیل پٹواریوں کے موروثی طریقہ کو ختم کرنے پر حکومت غور کر رہی ہے اور نئے پٹیل اور پٹواریوں کی تعلیم اور تربیت کا مسئلہ بھی در پیش ہے ۔

آپ سیول ٹیم کے خلاف ہیں اور چیف سکریٹری کی تنخواہ پر اعتراض کیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں میں یہ کہونگا کہ چیف سکریٹری کی تنخواہ اور دوسرے گورنمنٹ آفسرس کی تنخواہ کا کنٹراکٹ ہوتا ہے کیونکہ یہ انگلش سیول سروس (English Civil Service) کے وقت سے چلا آرہا ہے ۔ یہ سب عہدہ دار آئی سی ۔ یس ہیں ۔ اور ان عہدہ داروں کی تنخواہوں میں کمی کرنے سے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا ہی سوچ سکتی ہے ۔ کیونکہ خاص کر پارٹ (بی) اسٹیٹ کے تعلق سے پریسیڈنٹ کے اسپیسل رسپانسیبلیٹیز (Special Responsibilities) ہیں ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں چیف سکریٹری رہے ۔ آئی ۔ جی ۔ پی اور چیف اڈوائزر رہیں ۔ یہ عہدہ دار اسپیشل رسپانسیبلیٹیز کے تحت یہاں مامور ہوئے جن سے متعلق چیف منسٹر روشنی ڈال سکتے ہیں ۔ مزید یہ کہ دوسرے پارٹ ''بی'' اسٹیس میں کہیں بھی پولیس ایکشن نہیں ہوا لیکن حیدر آباد میں پولیس ایکشن ہوا اسوجہ سے بھی ان عہدہ داروں کو پریسیڈنٹ کے اسپیسل رسپانسیبلیٹیز کے تحت یہاں مقرر کرنے کی نوبت آئی ۔

ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن (District Administrations) اور ان ایفیشنسی پر ریمارک (Remark) کیا گیا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ان ایفیشنسی کس میں نہیں ہوتی ۔ اگر میرے بھائی میں ہے میرے بچے میں ہے اور میرے دوسرے عزیز میں ہے تو اسکے ذمہ دار کون ہیں ۔ اس کا ذمہ دار میں ہی ہوں ۔ مگر آنریبل ممبرس جتنے یہاں بیٹھے ہیں سب جانتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اسکے لئے ذمہ دار ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ کرپشن ہے ۔ صحیح ہے ۔ میں بھی کہتا ہوں کہ کرپشن ہے اور میں بھی اس کا شاکی ہوں ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر چپراسی کو دیا جائے تو انعام ۔ عہدہ دار لیں تو رسوت ۔ اعلی حضرت لیں تو ندرانہ اور میں لوں تو چندہ ۔ ہم سب کو اور مجھے بھی کام نکالنا ہے ۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب فیس لیتے ہیں ۔ میں کہونگا کہ یہ سب کرپشن ہے ۔ اسکی جتنی ذمہ داری دوسروں پر ہے اتنی ہی ذمہ داری

هم پر بھی ہے - اور اس کی دمہ داری گورنمنٹ پر بھی ہے- اور سلک پر بھی - اس کو دور کرنے کے لئے ہم کو چاہئے کہ ہم لوگوں کو پبلک مارل (Public Moral) سکھائیں اور تربیت دیں -

آج کل ہماری ڈکشنری میں ان بیں الفاظ کے نئے معنے ہوگئے ہیں -وہ ہیں کمیونسٹ رضاکار - دیسمکھ یا دیسپانڈے - کیونکہ یہ الفاظ ان معنوں میں آجکل استعمال نہیں کئے جار ہے ہیں جیسے کہ ڈکشنری میں ان کے معنی ہیں- یہ نئی ڈکشنری پولس ایکشن کے بعد تیار ہوئی ہے کہ کسی کو کمیونسٹ کہہ دیا جائے ، کسی کو دیشمکھ اور کسی مسلمان کو رضاکار - ہر حال اس کی دمہ داری بھلانے سے یہ معلومات ختم ہونے والے نہیں ہیں لیکن آپ جو جیز پیش کررہے ہیں اوس کے تحت مڈل کلاسس اور لینڈ ہولڈرس کا کیا حشر ہونے والا ہے آپ خود غورکریں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ان کے لئے فل پروٹکشن (Full Protection) رکھا گیا ہے-

شری ایم - نرسنگ راؤ - لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ان دی بسٹ انٹرسٹس آف اگریکلچرل ڈیولپمنٹ (In the best Interests of Agricultural development) ایسے لوگوں کے ہاتھ میں اڈمنسٹریشن نہیں دیا جاسکتا۔سرجان رسل جو اگریکلچرل سائنٹسٹ تھے اور وہ سنہ ۱۹۵۱ء میں ہندوستان آئے تھے انہوں نے اس کے متعلق جو کہا ہے وہ پڑھکر سناتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

> "They could not build a great modern State and an antiquated agricultural system"

> "Agriculture was the basis of life and the wealth of the community In England, Agriculture was one of their important industries from the point of view of the number of people employed as well as the money invested"

> "Perhaps, the most serious of all the difficulties confronting Indian Agriculture is the lack of Agricultural aristocracy and the educated agricultural middle class"

ایسٹرن جرمنی (Eastern Germany) میں جو سویٹ زون (Soviet zone) میں ہے وہاں پر اگریکلچرسٹ کو دو سو ایکڑ قائم رکھے گئے ہیں اور حیدرآباد میں آپ ایسا نہیں چاہتے - میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو بجٹ آیا ہے آیندہ سال اسمیں ضرور اس کے متعلق غور ہوگا -

* **شری پاپی ریڈی** - (ابراہیم پٹن - عام) ان ۔ادنوں میں مجھے جو پانچ منٹ کا وقت دیا گیا ہے اسکے لئے میں شکریہ ادا کر رہا ہوں - ہاوس کی اس جانب سے کٹ موشن پیش کیا گیا تھا اسکے بارے میں بہت سی باتیں یہاں آئی ہیں- آنریبل ممبرس آف ٹریزری بنچس نے الیگیشنس (Allegations) اور چارجس(Charges)لگائے ہیں-یہاں یہ بات نظر نہیں آتی- آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا ہے کہ ,,آپ ہرجگہ سرخ دیکھنا چاہتے ہیں،، - میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کیوں ایسی عینک سے دیکھتے ہیں کہ

* Confirmation not received

آپ کو ہر جگہ سرخ نظر آتا ہے۔ میں یہ کہونگا کہ اس جانب جوا پوزیشن ہے اس میں کمیونسٹ سکشن بھی ہے اور دوسرے گروپس بھی ہیں ۔ مگر آپ ہر چیز پر کیوں کمیونسٹ لیبل لگاتے ہیں ؟ یہ مناسب نہیں۔ اس سے ہمارا امپریشن (Impression) لاسٹ ہوگا۔

مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آپ کے اڈمنسٹریشن میں ایفیشنسی نہیں ہے چند آنریبل ممبرس کہتے ہیں کہ اڈمنسٹریشن میں تعاون یا میوٹینی پیدا کیجاتی ہے تو آرڈر نکالا جاتا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے یہاں کوئی میوٹنی کا خیال نہیں ہے۔ ہم کو آپریشن کرنا چاہتے ہیں یا جائز کوآپریشن نہیں ہو سکتا ۔ ہم پر یہ چارجس لگائے جاتے ہیں کہ ہمارے پاس رشین لیڈرس (Russian Leaders) کی تحریریں ہیں ۔ میں ان آنریبل ممبرس سے جنہوں نے یہ چارجس لگائے ہیں یہ کہونگا کہ وہ قانون سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے تھرو (Through) یو۔ین۔او (U.N.O) میں جائیں تاکہ وہاں اسپر روشنی ڈالی جا سکے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کٹ موشن کی حد تک تقریر کیجائے تو مناسب ہوگا ۔

شری پاپی ریڈی ۔ آنریبل اسپیکر سر ۔

I would request you to give me some time because these are cut motions about 20 to 25 and I had no chance to speak even on the discussion days. I stood up for about 20 times, but I did not get any chance to speak If my hon. friends on the other side had experienced this, they would have felt some pain. Hence even within the five minutes time at my disposal, I shall speak some relevant things, but, of course, not connecting some other things

میں یہ صاف کہدینا چاہتا ہوں کہ ہماری اور آپ کی ذہنیتوں میں فنڈا منٹل ڈفرنسس (Fundamental differences) ہیں۔ ہم سے کہاجاتا ہے کہ ,, ہم میجارٹی سے منتخب ہوکر آئے ہیں۔ اس لئے ہم جوکچھ کہتے ہیں وہ ماننا چاہئیے،، ۔ میں کہونگا کہ اس میں ڈینامک چینجس (Dynamic Changes) ہوسکتے ہیں اور ہاوس کے اس جانب والے اس طرف آسکتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں میجارٹی سے آئے ہیں لیکن میجارٹی کوئی قابل لحاظ نہیں ۔ ۱۰ - ۱۱ ووٹس کی میجارٹی ہے ۔ آپ میجارٹیر کو اوور رول (over rule) کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ڈیموکریسی آپ کو مبارك ہو۔ ہم اس کا جواب نہیں دیںگے۔ پیپل اوٹ سائیڈ دی ہاوس (People outside the House) اسکا جواب دیںگے ۔ ہم پر سیریس (Serious) اور نان سیریس (Non-serious) چارجس بلائنڈلی (Blindly) لگائے گئے ہیں ۔ جو صحیح نہیں ہیں ۔

کٹ موشن کے بارے میں میں اتنا کہونگا کہ ٹیننسی ایکٹ کے سلسلہ میں میرے آنریبل ساتھیوں نے بہت کچھ کہا ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ ٹیننسی ایکٹ از نتھنگ بٹ این آئی واش (Tenancy Act is nothing but an eye-wash. (

اس ایکٹ کی وجہ سے ایوکشن (Eviction) میں اضافہ ہوگیا ہے۔ جو غریب کاشتکار ہیں انہیں نہ پولیس مہیا ہوسکتی ہے اور نہ وہ رشوت دیسکتے ہیں۔ نہ وہ کسی کو ڈنڈا بتا سکتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے پٹہ دار آپ کے فورسس سے ملکر آپ کے قانون کے لیگل کامپلیکیشنس (Legal Complication) پیدا کرسکتے ہیں وہ برابر کر رہے ہیں اور اب پبلک گورنمنٹ آنے کے بعد یہ واقعات زیادہ ہوگئے ہیں۔ ٹیننسی ایکٹ کے بارےمیں آنریبل اپوزیشن ممبرس نے بہت کچھ کہا ہے۔ میں اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہونگا کہ وہ اس نقطہ نظر کا حامل ہونا چاہئے کہ ایوری ایکٹ شڈ گیو اگریگیٹ ویلفیر (Every Act should give aggregate welfare) اب ہوتا یہ ہے کہ کسان غریب نوم مارتا ہے کہ ہم پروٹکٹیڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) ہیں ہمیں کیوں ایوکٹ کیاجارہا ہے ؟ لیکن کوئی نہیں سنتا۔ حیدرآباد میں ٹیننسی ایکٹ میں پروگریسیو ریفارمس (Progressive Reforms) لانا چاہئیے۔ اور جو پرابلم (Problem) ہے اوسکے متعلق انٹرنیشنل ریمڈی (International Remedy) ہونی چاہئیے۔ ہمارا توآیڈیل اسٹیٹ (Ideal State) ہے جہاں ہمیں جمعبندی جیسی چیزیں وراثت میں ملی ہیں جن کو ہم چھوڑنا نہیں چاہتے۔

صبح میں ہمارے ایک ساتھی نے تہہ بندی کے متعلق کہا ہے۔ جمعبندی کا حال یہ ہے کہ تالاب میں پانی نہیں ہوتا۔ اسکے باوجود مجبور کیا جاتا ہے کہ اتنی زمین پر کاشت کی جائے۔ کاشت نہیں ہوسکتی اور آپ مجبور کرتے ہیں کہ کاشت کی جائے۔ یہ ہے آپکی جمعبندی۔

پٹیل پٹواریوں کے بارے میں بہت سے ساتھیوں نے کہا ہے۔ کرپشن دو ہاتھوں سے ہو رہا ہے اور دوسرا ہاتھ یہ پٹیل پٹواری ہیں۔ اور پہلا ہاتھ بھی جو کرپٹ کرتا ہے وہ بھی اس دوسرے ہاتھ کے تھرو (Through) کرتا ہے۔ لیوی سسٹم کی وجہ سے بھی کرپشن میں اضافہ ہوا ہے۔ جب تک لیوی سسٹم میں تبدیلی ہوگی اس وقت تک وہ بڑھتا ہی جائیگا۔ دوسرے یہ کہ جمعبندی کے سلسلہ میں بھی کرپشن ہوتا ہے۔ تری کاشت کی جاتی ہے اور ۲ روپیے لیکر خشکی کاشت کا عمل کردیا جاتا ہے۔ ان چیزوں کی اصلاح کی ضرورت ہے آپ اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ . . . (Bell) اسکے علاوہ کچھ کہنا نہیں چاہتا اور نہ کہنے کے پوزیشن میں ہوں کیونکہ ٹائیم نہیں ہے۔ Thank you very much

آپ نے سرخ سویرے کے متعلق کہا ہے۔ کیا ہر روز سویرا سرخ نہیں ہوتا۔ ہاں آپکو سرخ سویرا کیسے نظر آئیگا۔ آنکھوں پر سے وہ عینک جو لگی ہوئی ہے اس عینک کو نکالنے کی ضرورت ہے۔ اگر اوس عینک کو نکالدیں تو سرخ سویرا نظر آئیگا۔

کواپریشن۔ کواپریشن۔ آپ ہمارا کواپریشن چاہتے ہیں۔ آپکا کواپریشن لپس (Lips) پر ہے۔ اور ہمارا کواپریشن ہاتھ پر ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسکیموں اور ضابطوں اور قوانین پر آپ کب اورکس موقع پر عمل کرینگے۔

شری است رام راؤ (دیور کنڈہ) مسٹر اسپیکرسر - وہ سب آنریبل ممبرس جو ٹریژری دبچس پر بیٹھے ہیں موجود ہ قانون کی تعریف کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے ان پر کسی کو اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں ہے - ہم رو ر دیکھ رہے ہیں کہ وہ راج پرمکھہ کی تعریف اور جاگیرداروں کی طرفداری کرتے ہیں اور عوام سے کہتے ہیں کہ اخلاق کی تعلیم حاصل کرلینی چاہئے شراب بند کرنا چاہئے - اس قسم کی نصیحتیں کی جاتی ہیں - موجودہ معاشی نظام کو ذمہ دار قرار دینے کی بجائے افراد کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں - معاشی نظام کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری ان پر ہے - ہندوستان اور حیدر آباد میں غلہ کی قلت ہے بیروزگاری کا مسئلہ حل کرنا چاہئے - اس نقطہ نظر سے جانچنے کی ضرورت ہے - اسی نقطہ نظر سے قوانین بنانے کی ضرورت ہے - چند دوستوں نے یہ کہا کہ جاگیرات کو اسلئے ختم نہیں کیا جاسکتا کہ بہت دنوں سے سماج کی خدمت کرتے آئے ہیں - لیکن حقیقت میں جو عوام ایثار کرتے آئے ہیں آپ نے انکا خیال نہیں رکھا - آپ جاگیرداروں کو معاوضہ دینا چاہتے ہیں - آپ ہمارے سامنے ایسے قانون پیش کرتے ہیں جن سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا - جیسے قانون لگان داری ہے - اس سے درمیانی اشخاص کو جو اکسپلائٹیشن (Exploitation) کرتے ہیں انکو فائدہ پہنچتا ہے - کہا جاتا ہے کہ درمیانی اشخاص کو ختم کیا گیا ہے - کیا واقعی یہ چیزیں ختم ہوگئی ہیں - ؟ حقیقت میں کس کو فائدہ پہنچ رہا ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے - قانون قولداران کو شروع سے آخر تک دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کوئی خاص فائدہ اس سے نہیں ہوتا - ایکسال کی نوٹس دیکر اسکو بیدخل کیا جاسکتا ہے - مالک اراضی ۶ مہینے ایک سال خاموش بیٹھتے ہیں - قولدار اپنے مالک اراضی کو ۱۰ دن میں قول کی رقم ادا نہ کریں تو بیدخل کیا جاسکتا ہے - کیا اس سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ درمیانی اشخاص کو ختم کیا گیا ہے ؟ میرا مطلب ان جاگیرداروں سے نہیں ہے جو رسوم یا محصول ادا کرتے ہیں میرا مطلب ان جاگیرداروں یا پٹہ داروں سے ہے جو بیٹھے ہوئے لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں - خود کام نہیں کرتے - کہا جاتا ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں کو ختم کردیا گیا ہے - قانون میں بتایا گیا ہے کہ جو (۲۰۰) ایکرسے زیادہ اراضی رکھتے ہیں بیدخل نہیں کرسکتے - میں یقین نہیں کرسکتا - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایسے زمیندار جو (۲۰۰) ایکر سے زیادہ زمین رکھتے ہیں اور ذاتی کاشت نہیں کرسکتے دوسروں کو شریک کرتے ہیں انکے ہلوں اور اپنے ہلوں کو ملاکر کاشت کرتے ہیں - درمیانی آدمی (مڈل مین) کو ختم کرنے کا آپ کا ارادہ نہیں ہے - مڈل مین (Middleman) وہ ہے جو لوگوں کی دولت کو لئے ہوئے بیٹھا ہے - غریب آدمی جو محنت کرنے والے ہیں وہ آپ کے قانون سے خوش نہیں ہیں مزدور آپکے قانون سے خوش نہیں ہیں - بڑھی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے متوسط لوگ بھی خوش نہیں ہیں - جاگیرداروں سے آپکو محبت ہے - آپ نے عوام کو دھوکہ دیا ہے اگر آئندہ بھی اسطرح دھوکہ دیں تو ایک نسل تیار ہوگی جو آپکو بھی لوٹنے کیلئے تیار ہوجائیگی - اب بھی وقت ہے عوام کی خدمت کرے گا - جو قانون آپ بنائینگے اس میں عوام کی بھلائی کا خیال رکھا جائے - یہ میری گزارش ہے - امید کہ میرے الفاظ کی طرف توجہ کی جائیگی اور قانون لگان داری وغیرہ میں ترمیم کی جائیگی -

श्री गोविद राव मोरे(कधार) मिस्टर स्पीकर, सर, चद दोस्तो को गलत फहमी पैदा हो रही है। चद ऑनरेबल मेम्बर्स ने कहा कि पटेल पटवारियो को तनखा व रुसूम मुकरर करना हमारा काम नही है और यह भी कहा गया कि देशमुखो के रुसूम को अब अेक करज बद कर दिया जाना चाहिये। मै अिस की वजाहत करुगा कि अुन्हे रुसूम किस लिये दिया गया है। कुछ खिदमत अजाम दी गअी है, जिसके सिले मे अिनकी नसल और अिनके बाल बच्चो को रुसूम दिया जाता है। यह कहा जा रहा है की वह अेक्वख्त बद होनाचाहिये। फिरभी मै कहुगा कि अिसको अेक साल मे या अिसी साल बद नही कर सकते। छान बीन करना चाहिये कि किस तरह अिस रुसूम और दस्तबद को कम किया जासकता है। अिस साल कट मोशन को नामजूर करना पडेगा। मै विश्वास दिलाता हू कि यह चीज आयदा साल के बजेट मे न रहेगी। दूसरी चीज यह है कि टेनन्सी अॅक्ट के बारे मे बहुत सी बाते कही गअी है। कहाजाता है की हमारे मुल्क की सब से बडी बदकिस्मती टेनन्सी अॅक्ट है। यह भी कहा गया है कि पटेल पटवारी रुश्वत लेते है। क्यो कि अिनकी तनख्वा बहुत कम है। वह रुसूम पाते है। अिनके नाम जमीनात है। अिनका हिसाब लगाया जाय तो वह तनख्वा से जियादा होता है। पटेल पटवारियो को वतनदारी के सिस्टिम को अेक्लख्त बद करना चाहिये। आपको जमीनात के मुताल्लुक अेक अुसूल तयार करना चाहिये। जैसा कि लॅंड टु दी टिलर (Land to the tiller) अेक अुसूल है। यह अलग बात है कि होल्डिग क्या होनी चाहिये। जमीन अपने माअशी हालात की अिसलाह और जिंदगी बसर करने की गर्जसे होनी चाहिये। अिस मे नफा खोरी नही बल्कि जिंदा रहने की खातिर किसकदर बेसिक होल्डिग (Basic Holding) हो यह मुकरर करना चाहिये। चार भाअी अेक जगाह हो तो बेसिक होल्डिग की मजमुअी मिकदार किस कदर हो यहभी मुकरर होना चाहिये। अिसके अलावा अगर कोअी व्यक्ती अपना पेशा छोड कर जिराअत करना चाहे, मस्लन मै वकालत करता हू और अगर मै वकालत छोड कर जिराअत करना चाहू तो अिस कानून की रुसे यह सहूलत भी रहनी चाहिये। अगर मै जिराअत करना चाहू तो मुझे जमीन मिलनी चाहिये। बडे बडे जमीनदारो से जमीन लेकर तकसीम करने मे कोअी फायदा नही। बल्कि हम को चाहिये कि कोऑपरेटिव्ह फॉरमिग (Co-operative farming) बनाये। लेकिन गवर्नमेंट अिस तरफ ठीक तरह से खियाल नही दे रही है। अगर हम को लोकशाही बनाना है तो वतनदारी के सिस्टिम को खतम करना चाहिये। रुसूम खतम करना चाहिये। अगर अैसा किया जाय तो हम को अितमिनान होगा कि हम कुछ काम कर रहे है।

شری جے-رام ریڈی - (نرسا پور) مسٹر اسپیکر-سر - قولداری کے قانوں سے متعلق اب تک ایورسں کی جانب سے جتنی بحثیں ہوئی ھیں ان میں کہا گیا کہ اس سے رعایا کو بجائے فائدے کے نقصان ھوا - میں اس پر ایک کاستکار کی حیثیت سے کچھ عرض کرونگا اس قانوں کے دفعہ ۳۸ میں یہ بتایا گیا ھے کہ کونسا قولدار محفوط کاستکار ھے - انکے حقوق کیا ھیں - جو محفوظ کاستکار ھیں انھیں حق ھے کہ وہ پٹہ دار سے اراضی مناسب قیمت پر خرید لیں - اگر کسی محفوظ کاشتکار کو پٹہ دار یا کوئی اور شخص بے دخل کرتے تو اس کےلئے بھی قوی چارہ کار رکھا گیا ھے - تحصیل میں معمولی رسوم کے ساتھ درخواست دینے پر وھاں سے داد رسی حاصل کی جاسکتی ھے - چنانچہ ایسی کارروائیوں کا تصفیہ ہوا ھے - ھماری حکومت نے ایسی کارروائیوں کا عاجلانہ تصفیہ کرنے کےلئے بھی احکامات جاری کئے ھیں - یہ کہنا کہ ٹیننسی ایکٹ نافذ ھونے کے بعد پٹہ دار ٹیننٹس کو بے دخل کر رہے ھیں غلط ھے - اگر ایسا ھوا ھے تو وہ عدالت میں رجوع ھوسکتے

هیں ۔ اگر کوئی شخص اپنے حق کےلئے حکومت کے پاس رجوع نہیں ہوتا ہے تو اس میں حکومت کا کیا قصور ہے ؟ ایسا واقعہ ہوتو تحصیلدار کے پاس درخواست پیش کی جاسکتی ہے ۔ اگر وہاں سے کارروائی میں نا انصافی محسوس ہوتو عدالت میں ضروری چارہ کار اختیار کرسکتے ہیں ۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو اس میں حکومت کا کیا دوش ہے ؟ اس قسم کی درخواستیں متعلقہ دفتر میں پیش کی جاسکتی ہیں ۔

شری پا پی ریڈی -آنریبل ممبر بحیثیت کاسکار یہ کہرہے ہیں یاقولدار کی حیثیت سے۔

Mr. Speaker : Not Necessary

شری جے ۔رام ریڈی ۔ میں مختصر طور پر کہکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ بہت سے آنریبل ممبرس نے اعتراض کیا کہ محفوظ کاشتکار کا صداقت نامہ دینے کے بعد اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ مگر میں یہ کہونگا کہ اس میں غلطی کس کی ہے ۔ اگر کسی محفوظ کاشتکار کو کوئی بیدخل کرنے کی کوشش کرے تو تحصیل سے داد رسی حاصل کی جاسکتی ہے اگر وہ کاشتکار حکومت کی مدد نہ لینا چاہے تو ایسی صورت میں حکومت کیا کرے ۔ ؟ ٹیننسی ایکٹ میں صرف دفعہ ۴۴ ہی ایسا ہے جسکے لحاظ سے پٹہ دار کو حق دیا گیا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ سے ذاتی کاشت کےلئے زمین لے ۔ معاشی مقبوضہ کے تعلق سے کہا گیا کہ ۲ ۔ ایکر یا ۳۰ ایکر فی شخص دینا چاہئے ۔ یہ صحیح نہوگا ۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ اس کا کنبہ کس قدر ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جس وقت ٹیننسی ایکٹ آئیگا اس وقت یہ بحث تفصیل سے کی جاسکتی ہے ۔

شری جے ۔ رام ریڈی ۔ اپوزیشن بنچس کی جانب سے یہ بحث کی گئی اس لئے میں نے اس کا ذکر کیا ۔

یہ کہا گیا کہ درخواستیں دی جاتی ہیں توکچھ جواب نہیں دیا جاتا ۔ یہ غلط ہے ۔ درخواست کی رسید دی جاتی ہے ۔ ۱۵ دن کے اندر جواب نہ آنے پر آپ توجہ دلاسکتے ہیں ۔ رشوت کے متعلق بھی کہا گیا ۔ لیکن اس میں عوام پر بھی تو ذمہ داری ہے اس لئے کہ رشوت دینے والے عوام ہیں ۔ میں کہونگا کہ جتنی ترمیمات ہیں وہ واپس لئےجانے کے قابل ہیں ۔ ہم کو ابھی موقع نہیں ملا ہے کہ اپنے انتظامات پورے کرسکیں اس لئے ہم رعایت کی امید کرسکتے ہیں ۔

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی (نرمل ۔ عام) ۲۰ مرتبہ اٹھنے بیٹھنے کے بعد اب خوش قسمتی سے مجھے موقع ملا ہے۔ وہ بھی ۳ ۔ ۴ منٹ کا ۔ ماننیہ سدشیہ سبھا سے یہ کہونگا کہ بجٹ پر دو چار دن سے یہاں شور مچایا جا رہا ہے ۔کیا بات ہے معلوم نہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بجٹ نہیں سکٹ ہے ۔ اس سے پہلے ایک شاہی راج تھا وہ جاکر اب دیش میں لوک شاہی راج آیا ۔ جنتا سمجھتی تھی کہ کلیان ہوگا ۔ مجھے ایک کسان کی کہانی یاد آتی ہے ۔ ایک کسان کے پاس ایک بھینس تھی جو ایک شاہی کیطرح بانجھ تھی ۔ وہ کسان پریشان تھا کہ اگر یہ بھینس بچھڑا دے تو دودھ ملیگا اور بچھڑا

کام آئیگا - اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اسکو ٹھیک کرے - ایشور کی کرپا سے وہ بانجھ بھینس بدل گئی - دوسری بھینس لوک ساھی کی جیسی اسکے پاس آگئی - کسان بہت خوش تھا - اور سمجھتا تھا کہ بھینس کو بچھڑا پیدا ہوگا اور اسے دودھ ملیگا - اور دودھ پی کر سب خوش و خرم رھینگے - مگر بدقسمتی سے ایسا ھوا بھینس جسے بھی نہ پائی تھی کہ گربھ پات ھوگئی - اسی طرح بجٹ کا جھگڑا ھو رھا ھے - کل ھی ایک آنریبل لیڈی ممبر نے کہا کہ ھمارے منسٹر جو بجٹ لائے ھیں وہ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ووٹ سے نہیں آئے ھیں - جنتا نے انہیں اپنا ووٹ دیکر ذمہ داری دی ھے - اب وھی جنتا کو دبانے کی کوشش کررھے ھیں - مجھے ایک کہانی یادآتی ھے - بھسما سور شنکرجی کے چیلے تھے - انہوں نے بھولا شنکر جی کی بھگتی کی اور انکے سامنے بہت تپسیا کی - اس سے شنکر بھی بہت پرسن (प्रसन्न) ھوئے - اور بھسما سور سے کہا کہ ور مانگ - بھسما سور نے کہا میں کیول یہ چاھتا ھوں کہ میں جس پر اپنا ھاتھ رکھوں وہ بھسم ھو جائے - شنکر جی نے کہا " تتھاستو " - اب کیا تھا بھسما سور نے شنکرجی کے سر پر ھی ھاتھ رکھنا چاھا - شنکر جی کی دھوتی کھلگئی وہ بھاگنے لگے - انہیں کلیان کا یہ کارن ملا - میں آپ کو کیول یہ بتانا چاھتا ھوں کہ وہ کلیان کرکے کسطرح پریشان ھوئے - اسی طرح جنتا کو بھی اپنا ووٹ دیکر اور آپ پر بھروسہ کرنے کے بعد آج پریشان ھونا پڑا - آپ نے کسطرح ورغلا کر جنتا سے ووٹ حاصل کیا ھے ھم جانتے ھیں - جب منتری جی دورہ کرتے ھیں تو پٹیل پٹواریوں کو پریشانی رھتی ھے - نرمل میں جب پوجیے منتری آئے تو وھاں ھرگرداور کو ۲۵ - ۲۰ روپیہ دینے پڑے - فوڈ منسٹر ڈاکٹر جینا ریڈی جب وھاں سے گزرے ھیں تو انکے دورے میں یہ واقعہ ھوا ھے - جب کوئی سکریٹری صاحب شکار کھیلنے کے لئے جاتے ھیں تو جنگل کے جنگل صاف ھو جاتے ھیں - عہدہ داروں کے گھر باٹ اور بھاسوں سے بھر جاتے ھیں - یہ سب مصیبت بیچارے پٹیل پٹواروں کی جان پر ھے -

مسٹر اسپیکر - آپ کا وقت ختم ھوچکا ھے -

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - میں صرف ایک منٹ چاھتا ھوں -

یہ دیکھئے کہ آخر ان پٹیل پٹواریوں کو اسکیل بھی آپ کیا دیتے ھیں - بعض ان میں سے ایسے ھیں جنھیں سالانہ ۱۸ روپیہ یا ۲۰ روپیہ اسکیل ملتا ھے - بوتھ میں تو ایک کو ساڑھے سات روپیہ اسکیل ھے - وہ کیا سیوا کرسکتا ھے - آپ ان بیچاروں کے کام کی شکایت کرتے ھیں - مولداروں کے قانون کے متعلق میں کچھ کہنا چاھتا تھا لیکن ایک منٹ میں میں کیا کہہ سکتا ھوں اسلئے اگر پھر کبھی موقع مل جائے تو مجھے آشا ھے کہ میں کچھ کہونگا - اب تو ختم کرتا ھوں -

శ్రీ యస్. యల్ శాస్త్రి (బోధన్)

అధ్యక్ష మహాశయా,

నిన్న ఈ రోజున బడ్జెటును గురించి చాలా చర్చలు జరిగాయి. ఈ రోజున కొత్త తీర్మానాలు కూడా ప్రవేశపెట్టబడ్డాయి ఈ కొత్త తీర్మానాలు నిజంగా బడ్జెటులో వచ్చిన లోపాన్ని

కొర్తీచేస్తాయాన్న విషయం ఆలోచించవలసి యున్నది చాలామంది గౌరవసభ్యులు సలహాలు ఇచ్చారు గాని ఆ సలహాలు నిజంగా ఆచరణలో పెట్టవలసి వచ్చినపుడు, కష్టము, సుఖము కూడా ఆలోచించవలసియున్నది వారు చెప్పినదేమంటే పటేలు, పట్వారీలకు జీతాలు ఏర్పాటు చేయాలన్నారు వతనుగా వస్తున్న ఏర్పాట్లు ఆపివేయుటకు ఆ విషయమై ఆలోచించిచేయుటకై కొంత టైము పడుతుంది రెండవది పైనుంచివచ్చిన ఆఫీసర్లు ఎవరైతే వున్నారో వారిని తొందరగా పంపివేయాలని చెప్పారు ఇదివరకే పై ఆఫీసర్లందరు వెళ్ళిపోయారని గుర్తించు కోవాలి మిగతవారు కొద్ది రోజుల్లో వెళ్ళిపోతారని చీఫ్‌మినిస్టరుగారు చెప్పియున్నారు ఇంతేగాకుండా గోర్వాలాకమిటీ చేసిన సిఫారసు ప్రకారం ఎంతవరకైతే ఖర్చులు తగ్గించుకొన్నామో చెప్పవలసినదన్నారు గోర్వాలాకమిటీ సిఫారసు ప్రకారం ఇదివరకే మన ప్రభుత్వంలో సగం వంతుకు పైగా ఖర్చు తగ్గించి యున్నారు కూడాను మిగతా ఖర్చులుకూడాను కొద్ది రోజులలో మనమంతా సమావేశమై కూర్చొని మనం ఎందునిమిత్తమైతే ఇక్కడికి వచ్చామో ఆవిషయం ఆలోచించి కోఆపరేషన్ (Co-operation)తో పనిచేసినట్లయితే ఖర్చులు తగ్గించుకోవడానికి అనుకూలంగా ఉంటుంది

రెండవది, ४४ వేల రూపాయలు పటేలు, పట్వారీల జీతంకోసం ఖర్చుపెడుతున్నప్పుడు ఒక్కొక్కరికి రు ౨౫—లు లేక రు 30—లు చొ జీతం ఇవ్వవలసినచో ఇప్పటికంటే ఇంకా ఎక్కువగా బడ్జెటులో ఖర్చు చూపవలసి యుండును ఇది చాలాకష్టము

కౌలెన్సీ విషయంలో భూముల విషయంలో బేదఖలు చేస్తున్నమాట నిజమే గాని చాలా చోట్ల కాంగ్రెసు కమిటీలు, కార్యకర్తలు, దానిలో పాలుతీసుకొని అటువంటి శికాయతులను దూరం చేస్తున్నారు ఆవిధంగా నిజామాబాదులో శికాయతులువస్తే దూరము చేశాము ఇటువంటి విషయాలన్నీ మనమంతా కూర్చొని సహకారముతో పనిచేయవలసి యున్నది మనం ఇక్కడ రామరాజ్యం ఏర్పాటు చేస్తామని చేరాము దీనికి అందరి కోఆపరేషన్ ఉంటేనేచేయగలము

మన గవర్నమెంటును ఏ విధంగా నడపించాలో మీరూ, మేము కలసి పనిచేస్తే చాలా శ్రేయస్కరముగా నడిపెదమని నేను చెబుతూ విరమించుచున్నాను

శ్రీ వేంకటరెడ్డి—(స్టలాపూర్) .

అధ్యక్ష మహాశయా,

ముఖ్యంగా ఒక చిన్న విషయం చెప్పదలచుకొన్నాను. అది ఏమిటంటే కౌలెన్సీయాక్టు ను గురించి గౌరవసభ్యులు ఎందరో విపులీకరంగా మాట్లాడి యున్నారు దానిని గురించి ఒకటి రెండు విషయాలు మీముందు పెట్టబోతున్నాను. కరీంనగరు డిస్ట్రిక్టులో మానికొండూరు అనే గ్రామంలో సదాశివరావు అనే దొర, దేశముఖ్ ఉన్నాడు అదే గ్రామంలో జబ్బార్‌ఖాను అను ఒక శ్రీమంతుడు ఉన్నాడు. ఈ సదాశివరావు దొరగారికి ఆ మానికొండూరుగ్రామంలో రెండు కొలవలక్రింద భూములున్నాయి ఒక కొలవప్రక్కన భూములు తమ తాతలనుండి కూడా కౌలకు దున్నేవారు. అయితే పోలీసుయాక్షన్ తరువాత ఆ దొరగారు ప్రభుత్వ సహాయము తీసికొని బేదఖలు సాగించాడు. ఆ రైతులు ౨४ గంటలు కష్టముచేసి భూమిని దున్నుకు బ్రతికేవారు కోర్టులో వ్యవహారము చేసుకొనుటకు డబ్బులేదు. ఆ మహారాజశ్రీవారు వాళ్ళను బాధలు పెడుతూ బేదఖలుకు కావలసిన చర్యలు జరిపారు. పోలీసులను లారీలమీద తీసుకువెళ్ళి ధాన్యాన్ని

జప్తుచేయించి పెట్టాడు కోర్టు ఏమీ తీర్పు చేయలేదు రైతులవద్ద డబ్బులేదు ఆ మహారాజు నానాఅవస్థలు పెడుతున్నారు ఆ రైతులమధ్య చీలికలు తెచ్చాడు ఇదీ అంతా ప్రభుత్వాధికారుల సహాయంతో జరుగుతోంది జబ్బారుఖానుకు అలగనూరులో ఒక కాలవవుంది మానేటి ఒడ్డున ౨౫ ఎకరాల భూమి ఉంది దానిని ౨౫ సంవత్సరాలనుండి అలగనూరురైతులు పాలుకుదున్నేవారు అటువంటి భూమిని పోలీసు యాక్షన్ తరువాత ఈ నాలుగు సంవత్సరాలనుంచి బేదఖలు చేయించి నానా ఇబ్బందులు పెట్టుచున్నారు ఆ రైతులను ఈ ప్రకారంగా ఇబ్బందులు పెడుతూంటే ప్రభుత్వ అధికారులు, కలెక్టర్లు, తహశీలుదార్లు ఎవరైనా ఆ మహారాజుకే తోడ్పడుచున్నారు బీదరైతులకు ఏమాత్రము తోడ్పడుట లేదు నేను ముఖ్యమంత్రితో మనవిచేసేదేమిటంటే అక్కడి రైతులకు ముఖ్య ఆధారము ఆ పొలాలు తప్ప వేరే ఆస్తి ఏమీ లేదు అటువంటి విషయమై ప్రభుత్వము వెంటనే తగిన చర్య తీసుకోవాలని నేను కోరుచున్నాను రామనగరంలో వెంకట మాధవరావుగారు పద్మసాలీలు అక్కడ ౨౦ సంవత్సరములనుండి దున్నేవారిని గత సంవత్సరము నుండి బేదఖలు చేయించారు రామవరం గ్రామంలో నందారం రైతులను బేదఖలు చేయించారు నిన్న మన ముఖ్య మంత్రిగారు మాట్లాడుతూ ఈ వామపక్షీయులు ఎప్పుడూ చీకట్లోనే చూస్తారు అందుచేత వీరికి వెలుగు కిరణాలు దొరకవని అన్నారు గాని చీకట్లోగూడా దొరకుతాయి ఏలాగంటే నీటిలో అగ్నివుండదని అందరికీ తెలుసు కాని తెలివిగలవాళ్ళు నీటినుంచి అగ్నిని తయారు చేయగలరు అల్లాగే చీకటిలోకూడా వెలుగును వెలిగించుకోవచ్చును ఈ రైతుల బాధలను తొలగించమని కోరుచూ నేను ఇంతటితో సమాప్తము చేస్తాను

مسٹر اسپیکر - ٦ بجکر ١٠ منٹ ہوئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ کافی ارکان کو موقع دیا جا چکا ہے -

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) - میں ہاسپیٹالٹی (Hospitality) کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں - گورنمنٹ ہاسپیٹالٹی کے بارے میں جو کٹ موشن پیش کیا گیا ہے اسکے بارے میں کوئی لمبی چوڑی تقریر تو نہیں کرونگی البتہ چند پوائنٹس بیان کرنا چاہتی ہوں - ہندوستان بالعموم اور حیدرآباد بالخصوص اپنی مہمان نوازی کے لئے قدیم زمانہ سے مشہور ہے پہلے کی طرح تو ہم مہمان نوازی اب کر بھی نہیں سکتے اور اسی کے مد نظر بہت کچھ کمی بھی ہو گئی ہے لیکن سر براہ و مہمان اور مشاہیر جو باہر سے آتے ہیں انکی مہمان نوازی بہت ضروری ہے چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس مقصد کے لئے ایک ٹورسٹ بیورو (Tourist Bureau) قائم کیا ہے تا کہ مہمانوں کو ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں - چنانچہ حال ہی میں جو چینیز کلچرل ڈلیگیشن (Chinese Cultural Delegation) ہمارے پاس آیا تھا اسکو ہندوستان کا دورہ کرانے میں کافی صرفہ ہوا انڈین کلچرل ڈلگیشن (Indian Cultural Delegation) جو چینا سے واپس ہوا ہے اس سے پوچھئے کہ چینا کی عوامی حکومت نے کیسی مہمان داری کی - وفد کے ایک رکن کے بیمار ہو جانے پر انہوں نے انکی تیمارداری کے سارے اخراجات برداشت کئے اور ایک ڈاکٹر کو انکے ساتھ رکھا گیا - ہر ایک کے لئے ایک موٹر دیگئی تھی - اور یہی نہیں بلکہ ہمارے ڈیلیگیٹس کے کمروں میں اتنے تحفے جمع ہو گئے تھے کہ ایک انبار لگ گیا تھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی عوامی حکومت نے ان اخراجات کو

ناجائز اور غیر ضروری قرار نہیں دیا ۔ اور جیروں میں جب چین کی مثال باربار دیگئی تو کیوں یہاں اسکی نظیر پیش نہیں کیجاتی ۔ میں آنریبل ممبروں سے جو هاوز کے اس جانب سے کو آنریبس کا اعلان کررہے تھے ان سے یہ درخواست کرونگی کہ اسے کو آن پیش کا عملی ثبوت دیں اور صدرالمہام مال کی کوشش اور نیک نیتی کا خیال اور لحاظ کر کے اس بجٹ کو منظور کرلیں ۔

شری سید حسن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ گذشتہ مرتبہ میں نے اپنی تقریر میں ایوان کے آداب سے متعلق چند باتیں کہی تھیں ۔ لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر ایوان کے آداب کا لحاظ نہیں کرتے اور آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کے متعلق " شرم نہیں آتی " " گستاخی کرنا " وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ کٹ موشن سے متعلق نہیں ہے ۔

شری سید حسن ۔ چونکہ یہ کوشش کیا جا رہا ہے اسلئے میں اس کا تذکرہ پہلے کرنا ضروری خیال کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرونگا کہ آنریبل چیف منسٹر کو اس بارے میں توجہ دلائیں ۔

سکیولریزم میں کمیونل اسپرٹ (Communal Spirit) کا کارفرما ہونا ۔ یہی میرے کٹ موشن کا موضوع بحث ہے ۔ پولیس ایکشن کا کیا مقصد تھا اور اسکے بعد کیا ہونا چاہئے اسپر میں هاؤس کے سامنے اپنے خیالات پیش کرونگا ۔ پولیس ایکشن کا مقصد تھا کہ فرقہ واریت کو ختم کیا جائے ۔ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کیا جائے جاگیر دارانہ نظام کو ختم کیا جائے اور عوامی حکومت قائم کی جائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسکے خلاف عمل ہو رہا ہے ۔ کئی انسانوں کو رضا کاروں کے نام پر ختم کیا جا رہا ہے جو کہ بالکل بے گناہ ہیں ۔ یقیناً سابقہ حکومت میں برے لوگ تھے لیکن اسکی ذمہ داری ان معصوم لوگوں پر ٹھونسی جا رہی ہے اور ان سے بدلہ لیا جا رہا ہے ۔ عثمان آباد بیدر اور ایسے بہت سے اضلاع ہیں کہ جنکا دورہ کرنے کے بعد گاندھی جی کے پہلے بھگت پنڈت سندر لعل جی نے کہا کہ کیا مجھے وہاں نعشیں دیکھنے کے لئے بھیجا گیا تھا ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہاں ۱۴ سال سے زیادہ عمر کا کوئی لڑکا تک نظر نہیں آیا ۔ یہ سلوک جو میناریٹی کمیونٹی کے ساتھ کیا جا رہا ہے وہ قابل غور ہے ۔ میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ وہ اسکا فوراً انسداد کرے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ پولیس ایکشن کے تعلق سے بحث کا اب کوئی موقع نہیں ہے ۔

شری سید حسن ۔ میں اسباب کو بیک گراونڈ (Background) میں بتانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہزاروں معصوم بچے یتیم ہوگئے اور ہزاروں عورتیں بیوہ ہوگئیں جن کا اب کوئی سہارا نہیں ہے ۔ فینانس سکریٹری کی والدہ کے وظیفہ کی کارروائی فوراً کی جاتی ہے اور جو مراعات انہیں دئے گئے ہیں وہ دوسروں کو نہیں دئے جاتے ۔ غریب پریشان حال ہوکر فینانس ڈپارٹمنٹ کے چکر کاٹتے ہیں اور انکی کارروائیوں پر غور نہیں کیا جاتا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت اسبارے میں کیا کر رہی ہے ؟

چیف منسٹر اسکو ،، بلڈلس آپریشن ،، (Bloodless operation) کہتے ہیں ۔ کیا پنڈت سدر لعل جی کے بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے یا آنریبل چیف منسٹر کے بیان کو ؟

اب میں دوسری چیز کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ ۳۱ ۔ آدرسے قبل لوگوں کو ملازمتوں پر رجوع ہونے کی نوٹس دیگئی ۔ لیکن جو لوگ ۲۸ ۔ آدرسے بھی پہلے حاضر ہوئے انہیں رجوع نہیں کیا گیا اور سٹر سے ہماری آرمی کا تعلق ہونے کے باعث ہماری آرمڈ پولیس کے لوگوں کو ہٹا دیا گیا ۔ حالانکہ ان کے تجربہ سے فائدہ ہوسکتا تھا ۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اس کا خیال نہیں کیا ۔ میں حکومت کو اس طرف رجوع کرتا ہوں کہ میناریٹی کمیونٹی کو ستایا جا رہا ہے اور جو بے سہارا لوگ ہیں ان کے ری ہیبا بیلیٹیشن کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی ۔ قانون کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ قانون بننے کے بعد اوس کا امپلیمنٹیشن ہو ۔ لیکن کانسٹی ٹیوشن کا نفاذ ہونے کے پہلے ہی یہ طے کیا گیا کہ میناریٹی کمیونٹی کے لوگوں کو ملازمتوں میں ½ ۱۲ فیصد ملازمتیں دیجائیں ۔ جو لوگ پہلے سے ملازمتوں میں ہیں یعنی میناریٹی کمیونٹی کے لوگ اون کو ہٹایا نہیں جاسکتا البتہ ان کے جدید تقرات اس وقت تک نہیں ہوسکتے جب تک کہ ریشو (Ratio) برابر نہیں ہو جاتا ۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ بلکہ مختلف بہانوں سے اور مختلف طریقوں سے ان لوگوں کو ہٹا دیا گیا ۔ ان پر الزامات لگائے گئے اور مقدمات چلائے گئے ۔ لیکن دو تین برس کے بعد بغیر کارروائی مقدمات کو واپس لے لیا گیا ۔ جب وہ لوگ باعزت بری ہوگئے تھے اور ان کے خلاف الزام نہیں تھا تو حکومت کا فرض تھا کہ وہ ان کو ملازمتوں پر واپس لیتی ۔ لیکن حکومت نے ایسا نہیں کیا ۔ حالانکہ حکومت کا دعوی ہے کہ وہ سیکولرازم پر عمل کر رہی ہے ۔ اسکے ساتھ ساتھ میں عرض کرونگا کہ تعلیم میں بھی میناریٹی کمیونٹی کے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے ۔ اور مختلف طریقوں سے زبانداني وغیرہ کے سلسلہ میں انہیں ہٹادیا گیا ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انہیں نوٹس دیجاتی کہ وہ زبان سیکھیں لیکن انہیں یک دم ہٹادیا گیا ۔ اور ایسی نادار طالبات جنکو سواریاں مہیا تھیں وہ بند کر دیگئیں ۔ انکی فیسیں بڑھا دیگئیں ۔ اور جو تعلیمی سہولتیں تھیں ختم کردیگئیں ۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ شہر میں جو آرٹس اینڈ کرافٹس (Arts and Crafts) کا اسکول ہے اسے سکندرآباد کو منتقل کیا جائے ۔ گویا اب جو سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ محروم ہو جائنگے ۔ میں اس سلسلہ میں ایک اور بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سی ۔ آئی ۔ ڈی کے جو نائب کوتوال ہیں ان سے جب میناریٹی کمیونٹی کے لوگ ملنے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پاکستان میں تمہارا مقام ہے ۔ پاکستان جاؤ ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہندوستان میں ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں ؟ کیا ہم ہندوستان میں مساوی حقوق کے حقدار نہیں ؟ میں نہیں سمجھتا کہ کانسٹی ٹیوشن یا کسی بین الاقوامی قانون کے تحت ہمیں جانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے ۔ میں حکومت سے یہ خواہش کرونگا کہ وہ ایسے عہدہ داروں کو سخت سے سخت سزائیں دے ۔ اور اڈکٹڈ ویمن (Abducted Women) کو ان کے متعلقہ لوگوں کے پاس بھیجنے کا مناسب انتظام کرے ۔

شری بی - رام کشن راؤ- مسٹراسپیکرسر- کٹ موشنس پر بحثیں ہوئیں - دونوں جانب سے - مختلف آنریبل ممبرس نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو ڈیموکریسی میں عقیدہ رکھتے ہیں - میں ان تمام بحثوں کا سواگت کرتا ہوں- میں جانتا ہوں کہ جب اپوزیشن کی جانب سے کٹ موشن پیس ہوتا ہے یا بجٹ کے بارے میں بحث ہوتی ہے تو تلخ الفاظ یا ترش الفاظ استعمال ہوا کرتے ہیں - اور اس طرح ممکن ہے کہ کبھی جواب دینے میں ترش الفاظ کا استعمال لازمی ہو جاتا ہے- ہوسکتا ہے کہ میں نے بھی کچھ ترش الفاظ استعمال کئے ہوں ۲۷ سال میں نے وکالت کی ہے - وکالت کی بحث میں ترش الفاظ کا استعمال جیسا کہ سمجھا جا رہا ہے کبھی کبھی ہوتا ہے - اور مجھے اسکی عادت ہے - کبھی کبھی میں بحث کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو یقیناً ایسے موقع پر ترش الفاظ میں نے بھی ممکن ہے استعمال کئے ہوں اور انکا استعمال کرنا جائز ہے -

مسٹر اسپیکر- بہ شرطیکہ ان پارلیمنٹری نہ ہوں -

شری بی - رام کشن راؤ- بہ شرطیکہ ان پارلیمنٹری نہ ہوں - اسکو میں قبول کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میں نے کوئی ان پارلیمنٹری لفظ کم ازکم اس اسمبلی ہال میں استعمال نہیں کیا - ہوسکتا ہے کہ پھر بھی کچھ کہا ہو -

شری و ی -ڈی - دیشپانڈے -کیا جھوٹ کا لفظ ان پارلیمنٹری نہیں ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ لفظلائی (Lie) کے معنوں میں آتا ہے - اور لائی ان پارلیمنٹری نہیں ہے- میں ایک لفظ بھول رہا ہوں غالباً اسے پارلیمنٹری زبان میں ٹرمینولاجیکل ان اکزاکٹیٹیوڈ (Terminological Inexactitude) کہا جاتا ہے- لیکن مجھے یہ کہنے کی اجازت ہوتو میں کہونگا کہ جب میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک بے بنیاد واقعہ کا الیگیشن کیا جا رہا ہے جس کو میں کم ازکم بالکل جھوٹ سمجھتا ہوں تو ایسا کہنا ان پارلیمنٹری نہیں ہے - جہاں اس قسم کی بے بنیاد چیزوں کا اعادہ ضرورت سے زیادہ کیا جاتا ہے وہاں پر میں بھی مشتعل ہو جاتا ہوں اور مجھے بھی کہنے کی ضرورت پڑتی ہے- اگر کئی سچائیوں میں ایک جھوٹ ہو تو اس سے کوئی اثر نہیں لیا جاسکتا - لیکن اگر اس کا پرسنٹیج زیادہ ہوتو اسکا جواب دیتے ہوئے مجھے بھی مشتعل ہوکر کچھ کہنا پڑتا ہے - قبل اسکے کہ اسکو سیریلی (Serially)طریقہ کے لحاظ سے لوں میں یہ کہونگا کہ ان کٹ موشنس میں بہت کچھ غلط فہمیاں کام کر رہی ہیں -اسکی وضاحت کرنے میں مجھے کچھ زیادہ ٹائم کی ضرورت ہوگی - کٹ موشنس لینے کے پہلے سب سے آخر میں جن آنریبل ممبر نے تقریر کی اور سیکولر یزم کے بارے میں اعتراض کیا ہے سب سے پہلے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں - میں نہایت پرزور طریقہ پر انکی تردید کرتا ہوں کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ سیکولریزم کے اصول سے باہر جا رہی ہے یا حیدرآباد کی گورنمنٹ کی کمیونل پالیسی ہے - میں اعداد و شمار بتلاسکتا ہوں - پولیس ایکشن کے عین بعد جو گورنمنٹ حیدرآباد میں قائم ہوئی وہ ملٹری گورنمنٹ کا راج

تھا اور اسکے بعد ویلوڈی گورنمنٹ قائم ہوئی اور اوسکے بعد یہ الکٹڈ گورنمنٹ قائم ہوئی ۔ اسکے متعلق یہ جو کہا جا رہا ہے کمیونلزم کا راج ہے یہ بالکل غلط ہے ۔ میرے دوست بہت متاثر ہیں ۔ میں بھی متاثر ہوا ہوں اس امر سے ۔ پولیس ایکشن کے عین قبل جس طرح میجارٹی کمیونٹی کے لوگوں پر ظلم و ستم کیا گیا قتل و غارتگری کا شکار بنایا گیا تھا اسی طرح پولیس ایکشن کے بعد کچھ پیمانہ پر میںارٹی کمیونٹی کے لوگوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا ۔ لیکن یہ ان لوگوں کا کام تھا جو ایک دوسرے کے انتقام کے جذبے سے معمور تھے ۔ اسکی وجہ سے حیدرآباد کی حکومت پر کمیونلزم کا الزام غلط ہے اور میں کہتا ہوں کہ ایک حد تک ناشکر گزاری ہے ۔ میں ان چیزوں کی تفصیلات نہیں بتلانا چاہتا کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ نے حیدرآباد کی کانگریس ارگنائزرس نے یا اور سیاسی جماعتوں نے جن کا مطمح نظر غیر فرقہ وارانہ سکولراسٹیٹ کا قیام تھا میںارٹی کمیونٹی کے ان لوگوں کی تکالیف کو جن پر غیر شعوری طور پر بلا وجہ مظالم ڈھائے جا رہے تھے کس طرح دور کیا ۔ میں ان تمام تفصیلات کو بتانے کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ لیکن جن چیزوں کی طرف اشارہ کیا گیا کہ کسی کو گرفتار کیا گیا اور کسی ملازم کو باوجود وقت پر حاضر ہونے کے ملازمت میں نہیں لیا گیا تو میں کہونگا کہ ان ساری چیزوں کی وجوہات ہوسکتی ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی حکومت میں صد فی صد عدل و انصاف ہے جس کی توقع کا وہ اظہار کر رہے ہیں ناممکن ہے ۔ کہیں کہیں ہوسکتا ہے کہ غلطیاں ہوئی ہوں ۔ لیکن حکومت پر ان غلطیوں کی بناء پر الزام لگانا غیر صحیح اور ناماسب ہے ۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ایک آنریبل ممبر نے ایک حملہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونلیزم (Communalism) قائم رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ مثال کے طور پر کہا گیا ہے کہ پرائمری اسکولوں کے ٹیچرس کو علحدہ کردیا گیا ہے ۔ پرائمری اسکول کے ٹیچرس کو یکایک علحدہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ اونکو دو سال کا موقع دیکر علحدہ کیا گیا ہے ۔ یونہی علحدہ نہیں کیا گیا ۔ یہی نہیں بلکہ آدھی تنخواہ دیکر امتحانات پاس کرنے کا موقع دیا گیا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کے باوجود اعتراضات کی کوئی گنجائش ہوسکتی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ کیا یہی سکیولریزم ہے ۔ ان کو کافی مواقع دئے گئے اس کے باوجود وہ قابلیت کے اس معیار پر نہیں پہنچے جو گورنمنٹ نے مقرر کیا تھا تو کیا گورنمنٹ انکو بٹھا کر منصب دیا کرتی ؟ کیا ان کی نا قابلیت کے باوجود انکی تنخواہ جاری رکھی جاتی ؟ اور ان کو منصبدار بنادیا جاتا ؟ آپ منصبداروں کے بھی تو خلاف ہیں ۔ آئی ۔ سی ۔ ایس کے عہدہ داروں کی تنخواہیں آپ گھٹانا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ایسے ناقابل لوگوں کو انکی ناقابلیت کے باوجود پرورش کیا جاتا رہے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کا ریمارک یا تو کسی غلط فہمی کی بناء پر تھا یا انہوں نے شعوری طور پر جان بوجھکر یہ ریمارک کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس انکے اس ریمارک سے قطعاً متاثر نہیں ہوسکتا ۔

عثمان آباد کے متعلق کہا گیا ۔ عثمان آباد میں ضرور نقصان ہوا ہے ۔ اس کا اعتراف گورنمنٹ کو خود ہے ۔ اس کی تلافی کے لئیے اور وہاں کے مصیبت زدوں کو مصیبت سے بچانے اور ری ہیابیلیٹیشن کے لئیے سنٹرس کھولے گئے ہیں ۔ وہاں کی غریب لڑکیوں کی

شادیوں کے لئیے روپیے دئے گئیے ھیں - بچوں کو اسکالر سپس (Scholarships)
دئے گئیے ھیں - ان واقعات سے جتنا دکھ اور درد آنریبل ممبر کو ھوا ھے میں یقین دلانا
چاھتا ھوں کہ مجھے اور میرے دوستوں کو اس سے کچھ کم تکلیف نہیں ھوئی بلکہ میرے
دوست سے زیادہ ھمدردیاں میں ان لوگوں کے ساتھ رکھتا ھوں - میرے دوست نے یہ
بھی کہا کہ حیدر آباد کے عہدہ دار کمیونل مائینڈڈ (Communal minded)
ھیں - میں اس کو ماننے کے لئیے تیار نہیں ھوں کہ تمام عہدہ دار
اس قسم کے ھیں - ھاں ممکن ھے کہ چند عہدہ دار کمیونل مائنڈڈ ھوں جیسا کہ گذشتہ
زمانہ میں تھے - میں کہونگا کہ اس قسم کے ریمارک کرنا کوئی صحیح بات نہیں ھے - اس سے
اچھی فضا پیدا نہ ھوگی - اچھی فضا اسی وقت پیدا ھو سکتی ھے جبکہ ایک دوسرے سے
ملیں اور پچھلے سقوسات کو اپنے دلوں سے نکالنے کی کوشش کریں - بجائے اس کے گذشتہ
باتوں کو بار بار دھرانا میں نہیں سمجھتا کہ کسی صحیح راستہ پر لیجا سکتا ھے -

اس کے بعد سب سے پہلے میں کٹ موشن نمبر ۱ کے متعلق دو تین باتیں عرض
کرونگا - آنریبل ممبر نے ۱۵ لاکھ ۹۱ ھزار ۸ سو روپیے کم کرنے کی تحریک پیش کی ھے
انہوں نے اس میں دست بند کے لئیے جو (۱۹۸۰) روپیے ھیں انکو شامل کیا ھے -
ساڑھے سات لاکھ رسوم داراں کو اور ساڑھے سات لاکھ سیول ٹیم کو جو ملتے ھیں یہ
دونوں ملکر ۱۵ لاکھ روپیے ھوتے ھیں اسطرح ان تینوں مدات کو ملا کر پندرہ لاکھ
اکیس ھزار آٹھ سو روپیوں کے ریڈکسن (Reduction) کی تحریک ھے - دست بند
اور رسوم کے بارے میں میں ایک ھی جواب دونگا - کہا گیا ھے کہ دست بند داروں کو
دست بند اور رسوم داروں کو رسوم کا جاری رکھنا زمینداارانہ ذھنیت کا پتہ دیتا ھے وغیرہ
وغیرہ - میں ان آرگیومنٹس (Arguments) کو دھرانا نہیں چاھتا
بلکہ صرف فیکٹس (Facts) آپ کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - یہ دست بند
ھے کیا چیز ؟ آنریبل لیڈر آف دی پی - ڈی - ایف - کو غلط فہمی ھوگئی تھی کہ حضور نظام
کے پاس کوئی رقم دست بند کے نام سے عطایا' دینے کے لئیے رکھی گئی ھے - یہ غلط ھے -
واقعہ یہ ھے کہ پچھلے زمانے میں جو لینڈ لارڈس تھے - جو جاگیردار تھے انہوں نے
اپنے پاس اپنے خرچے سے تالاب بنوائے - انکا پانی انکے ھی زمینات کو سیراب نہیں کرتا تھا
بلکہ گورنمنٹ کی دوسری رعایا کے زمینات بھی اس پانی سے سیراب ھوتے تھے اس لئیے ان
تالابوں کی تعمیر و ترمیم کی ذمہ داری ان لوگوں پر رکھی گئی تاکہ آیا کٹ کے زمینات کو
پانی سیراب کرنے کے قابل رکھا جائے - اس بارے میں انہیں جو اسناد دئے گئے تھے
ان میں یہ لکھا گیا تھا کہ "باقیام شمس و قمر" یعنی چاند اور سورج جب تک ھیں و
اس سند کے مندرجہ حقوق سے استفادہ کر سکتے ھیں - یہ رعایت انکے ساتھ مفت نہیں
کی گئی تھی بلکہ جو تالاب انہوں نے اپنے پیسے سے تعمیر کئیے تھے اور جو سرویس
وہ ادا کر رھے ھیں اس کا معاوضہ ھے (۱۹۸۰۰) روپیے جو اوس زمانہ کے ھیں اسکے بعد
کے زمانے میں بند ھوگئے اور اب وہ اپنے اخراجات سے تالابوں کی مرمت کر رھے ھیں
اس لئیے آج تک دیا جارھا ھے اس کے ابالیشن کے متعلق اظہار رائے کیا گیا ھے - حکومت
کو اعتراض نہیں ھے - اس کے لئیے لیجسلیشن آنے والا ھے حکومت اس رجحان کے خلاف

ہیں ہے - لیکن اس کو بند کرنے کے بعد خود حکومت پر اون بالاؤں کے تعمیر و ترمیم کی ذمہ داری عائد ہوگی - اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرکے اس بل کو حکومت اسمبلی میں پیش کریگی - لیکن آپ چاہتے ہیں کہ فوری کچھ نہ کچھ کردیا جائے - اسطرح سے نہیں کیا جا سکتا - کسی معمولی اگزیکیٹو آرڈر (Executive Order) کے ذریعہ دسمکھ کو بند نہیں کیا جا سکتا -

رسوم داران کی پوری تعداد (۳۰۴۸) ہے اور ان کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیوں کی رقم ہے - سالانہ ایک مرتبہ رسوم ملتا ہے - یہاں بھی ایک طرف دسمکھ ہیں اور دوسری طرف دیسپانڈے ہیں - میں بھی حکومت حیدر آباد کا ایک دیسپانڈیہ ہوں - آنریبل لیڈر آف دی پی ڈی ایف بھی (Laughter).

آنریبل لیڈر آف دی پی - ڈی - ایف - اسکو انالسس کرنے کےلئے تیار ہیں - میں حیدرآباد کا جسٹ منسٹر بھی ہوں اور دیسپانڈیہ بھی - مجھے بھی ساڑھے دس سو روپیے رسوم کے طور پر ملتے ہیں - اس میں اور بھی حصہ دار ہیں وہ اپنا حصہ لیتے ہیں - میں بھی اس کےلئے تیار ہوں - کون کہتا ہے کہ رسوم داروں کا رسوم بند نہ کیا جائے - ریونیو ڈپارٹمنٹ میں اس بل کا ڈرافٹ تیار ہو رہا ہے - میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ذرا صبر سے کام لیجئے - اپوزیشن اگر یہ سمجھکر یہاں آئے کہ برسر خدمت حکومت زمینداارانہ ذہنیت رکھتی ہے - جاگیر دارانہ ذہنیت رکھتی ہے تو اس کا جواب کوئی نہیں ہو سکتا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ خود ان تمام چیزوں کو روبعمل لانے والی ہے -

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - عمل خود ثبوت ہے -

Action is the reply

Shri B. Ramkrishna Rao . And action will come in time

صبر کی ضرورت ہے - صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے - اس کےلئے لجسلیشن کی ضرورت ہے - اس کےلئے نکسٹ سیشن میں لیجسلیشن آئیگا - نہ صرف یہ بلکہ بہت سی چیزیں ہیں جن پر غور کرنا ہے - رسوم داروں کا سوال ایسا ہے کہ اس کے لئے کیاس گرانٹس کا مسئلہ زیر غور ہے - بصیغہ مال اس پر غور کیا گیا ہے اور سررشتہ فنانس نے بھی غور کیا ہے - گورنمنٹ ایک جوائنٹ کمیٹی (Joint Committee) بٹھاکر رسوم داروں اور منصب داروں کا فیصلہ کرنے والی ہے - رسوم دار کیاس گرانٹس پاتے ہیں اور اسی طرح منصبدار بھی ماہوار پاتے ہیں وہ بھی خدمت ادا نہیں کرتے - دونوں کی صورت تقریباً ایک ہی ہے - اس لئے ان دونوں مسائل پر ایک ساتھ غور کیا جائیگا اور انکو ایک ساتھ پیش کیا جائیگا - پالیسی کی حد تک گورنمنٹ کو اختلاف نہیں ہے - ٹیری ٹوریل اینڈ پولیٹیکل پنشنرس کی مداب کے تحت جو گرانٹ مانگا گیا ہے اس میں وہ شامل ہے - (۲۷) لاکھ روپیے منصب کے تحت آتے ہیں - (۶۳۴۷) منصبدار ہیں اور ماہوار یاب پیوستہ دار وغیرہ (۱۳۱۰) ہیں - اس طرح تقریبا (۸۰۰۰) آدمیوں کا معاملہ ہے - ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں معاوضہ جاگیر منصب دیا گیا ہے اور بعض ایسے ہیں جو ماہواران خاص کی تعریف میں آتے ہیں اور بعض امتیازی ہیں - ان سارے منصبداروں

کے بارے میں جانچ کرکے تصفیہ کرنا ہے کہ انالیسس کے لئے کیا قواعد نافذ کرنا چاہئیے؟ ان تمام باتوں پر غور ہو رہا ہے - ہم ڈیمو کریسی (Democracy) کے اصولوں کو مانتے ہیں - اگر اسٹالن کی طرح میں بھی کوئی آرڈیننس دے سکتا یا ٹو ٹیلیٹیرین کیبنٹ (Totalitarian Cabinet) کی طرح یہ کیبنٹ کوئی فیصلہ کرسکتی تو اتنک ہوچکا ہوتا لیکن یہ ان دی نیچر آف تھنگس (In the nature of things) امپاسبل (Impossible) ہے - منصبوں کے ختم کرنے کا بھی وہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا جس طرح جاگیرداروں کے لئے ایک کمیٹی بٹھا کر انکے مطالبات کو سنکر ان کا تصفیہ کیا گیا - اسی طرح منصبون اور رسوم داروں کو ختم کرنے کا بھی یہی طریقہ ہوگا انکی شکایتیں سنی جائینگی اور ان پر غور کیا جائیگا آخر وہ بھی تو رعایا کے ایک جزو ہیں - وہ بھی اسٹیٹ کے سبجکٹس ہیں - اس پر غور کرنا ہے کہ انکے حقوق لیگلی تسلیم کئے جاسکتے ہیں یا نہیں کیونکہ انکے حقوق حاصلہ کو ختم کرنا ہے اور لکویڈیٹ (Liquidate) کرنا ہے - انکے اعتراضات بھی غور سے سننا ضروری ہے - منصبداروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے - انکا ایک ڈیپوٹیشن (Deputation) میرے پاس آیا تھا وہ اپنے کیس کو ریپریزنٹ (Represent) کرنا چاہتے ہیں - ان کو اسکا موقع نہ دیکر نہ یک جنبش قلم انکو ختم نہیں کیا جاسکتا - اس کے لئے اسمبلی میں قانون آئیگا - اکاؤنٹس کمیٹی نے حکومت کے سامنے جو رکمنڈیشنس رکھے ہیں ان پر بھی غور ہوگا - اکاؤنٹس کمیٹی نے اپنی سفارشات میں کسی چیز کو نظر انداز کردیا ہے تو اس پر بھی حکومت کو غور کرنا ہوگا - ایسی بہت سی دقتیں ہیں - ان دقتوں کو نکالنے کی کوشش کی جائیگی - رسوم دستبند اور صاحب ان تینوں چیزوں کے بارے میں میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ حکومت آپ کی رائے سے متفق ہے - ان کو ختم کرنے کے لئے جلد سے جلد قانون اسمبلی میں پیش ہوگا - اب رہی یہ بات کہ اس سال کے بجٹ میں یہ چیزیں رکھی گئی ہیں تو ظاہر ہے کہ جب تک کہ یہ چیزیں قانون کے ذریعہ ختم نہ ہو جائینگی ان کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھنا ہی ہوگا - انکو ادا کرنا ہوگا - اگر اس سال کے اندر قانون نہ آئے تو ایسی صورت میں کیا عمل ہوگا یہ الگ بات ہے - بہر صورت چونکہ موجودہ حالت میں وہ جاری ہیں مسدود نہیں ہوئے ہیں اس لئے ان کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے - مجھے یقین ہے کہ آئندہ سال بجٹ میں یہ رقم نہ رہے گی -

اسکے بعد میں ان کٹ موشنس کی طرف رجوع ہوتا ہوں جن کے بارے میں جنرل بحث کی گئی - اس میں شک نہیں کہ عالی جناب نے یہ اشارہ کیا ہے کہ کسی اسپسفک کٹ موشن (Specific cut motion) پر اسپسفک (Specific) طور پر بحث ہونی چاہئیے لیکن جنرل بحثیں ہوئی ہیں اس لئے میں انکے بارے میں جنرل طور پر کہونگا - میں انہیں سیریل طریقہ پر لیتا ہوں - کٹ موشن نمبر ۸ دستبند اور رسوم کے بارے میں ہے اسکے ساتھ ہی سیول ٹیم آفیسرس (Civil team officers) کا بھی ذکر ہے - کٹ موشن نمبر ۲ بھی اسی سے متعلق ہے - ۱۳ ستمبر ۱۹۴۸ ع کو حیدرآباد میں پولیس ایکشن شروع ہوا اور ۱۷ ستمبر کو ختم ہوا - ۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ ع

سے یہاں سول انکس سروع ہوا ۔ کسی نوعت سے بھی ہو مگر گورنمنٹ آف انڈیا نے اس تاریخ سے یہاں سول انتظامات سروع کردئے ۔ یہاں سیول ٹیم آفیسرس بھجوائے گئے انکے ساتھ حسس ۔ ڈرائیورس ۔ کچھ سارڈسٹس بھی آئے ۔ لیکن جیسے جیسے یہاں کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی گئیں اور حالات نارمل ہوتے گئے سول ٹیم آفیسرس واپس ہوتے گئے ۔ اور اب ریونیو ڈپارٹمنٹ میں صرف ۳ کلکٹرس یونین کے موجود ہیں ۔ ایک ورنگل پر ۔ ایک کریم نگر پر ۔ اور ایک رائچور پر ۔ ۳ ڈپٹی کلکٹرس ہیں ۔ انہیں بھی واپس بھجدینے کا تصفیہ ہوچکا ہے ۔ اور غالباً اس مہینے کے آخر میں یہ ڈپٹی کلکٹرس واپس چلے جائینگے ۔ ایک پرسنل اسسٹنٹ ہیں جو سول ٹم آفسرس کے ساتھ آئے تھے وہ موجود ہیں ۔ ۵ تحصیلدار موجود ہیں ۔ باقی واپس بھجدئے گئے ۔ منسٹریل اسٹاف جو انکے ساتھ آیا تھا ان میں ۹۱ کلرکس ہیں ۔ ان میں سے ۳۱ موجودہ سرویسز میں ابزارب (Absorb) کئے جاچکے ہیں ۔ باقی (۶) واپس چلے جائینگے ۔ جو سیول سرونٹس آئے تھے انکی تعداد (۳۴) ہے ۔ انکی سرویسس ٹمپریری (Temporary) ہیں اگر انکی ضرورت سمجھی جائے تو ابزارب کرلیا جائیگا ورنہ یہ بھی واپس کردئے جائینگے ۔ بہر حال ریپیاٹریشن کا پراسس تیزی سے جاری ہے ۔ پولیس ڈپارٹمنٹ میں بھی ایسے لوگ واپس کردئے گئے ہیں اب بھی کچھ تعداد پولیس ڈپارٹمنٹ میں ایسی ہے ۔ ان کا تخمینی خرچ ایک لاکھ کچھ ہزار روپیے ہے ۔ اس وقت جو بجٹ پیش ہے اس کے پیش کے بعد بھی کچھ آفسرس واپس ہوئے ہیں ۔ اس لئے اس ایٹم میں مزید بچت کی گنجائش ہے ۔ بجٹ میں ان کے لئے گنجائش اس وقت تک رکھنا پڑیگا جب تک کہ پورے نہ چلے جائیں ۔ مجھے یقین ہے کہ چند مہینوں میں بلکہ مہینے دیڑھ مہینے میں ۳ ڈپٹی کلکٹرس واپس چلے جانے والے ہیں ۔ سول ٹم آفسرس کے لئے پٹرول وغیرہ کے جو اخراجات ہیں میں نے انکی تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی ۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ صرف سیول ٹیم آفیسرس کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ ویریس (Various) آفیسرس جو باعراض لا اینڈ آرڈر دورہ کرتے ہیں ان کے لئے بھی ہیں ۔ اس میں آئندہ اور بھی کمی ہوسکتی ہے ۔ اس مسئلہ پر حکومت غور کر رہی ہے ۔ حکومت کا یہ خیال نہیں کہ اس میں اکامی نہ کی جائے ۔ وہ ضرور اکامی کرنے کی کوشش کرے گی ۔ اس مد میں جتنے پراویژنس (Provisions) رکھے گئے ہیں مجھے امید ہے کہ ختم سال پر ہم آپ کو نہ بتاسکینگے کہ اتنی رقوم خرچ نہیں ہوئی ہیں بلکہ کم ہوئی ہیں ۔ اس اعتبار سے میں یہ کہونگا کہ اب جو تقریباً دیڑھ درجن سیول ٹم آفسرس رہگئے ہیں انکے بارے میں اعتراض کرکے اسپرکٹ موشن لانا مناسب نہیں اور خود کٹ موشن لانے والے ممبر شاید یہ بات محسوس کریں اور اپنا کٹ موشن واپس لے لیں ۔

اسکے بعد جو کٹ موشنس سلسلہ نمبر ۳ سے ۸ تک ہیں وہ سب کے سب ریوینیو ڈپارٹمنٹ کے مداب سے متعلق ہیں ۔ کٹ موشنس میں عام طور پر جن اسپیسیفک پائنٹس (Specific points) پر بحث ہوئی ہے وہ لینڈ ٹینورس (Land Tenures) ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن (District Administration) اور ٹینسی پرابلم (Tenancy Problem) تک محدود ہے اس لئے میں ابھی پرا بلمس

پر ایسے حالات کا اظہار کرونگا - اگر میں ایک ایک کٹ موشن کا جواب دوں تو شائد زیادہ دیر ہوجائے اور میں اسکی ضرورت بھی نہیں سمجھتا - اگر میں اسے جواب میں آنریبل دوستوں کو مطمئن کرسکوں تو ضرور اس طرف جاؤنگا جس طرف جانے کا ہم نے وعدہ کیا ہے اور جس طرف جانے کی امید آپ بھی رکھتے ہیں - میں نہیں جانتا کہ امید آپ رکھتے ہیں یا نہیں کیونکہ ہم جیسے معزز ممبروں کو یہاں بیٹھے ہیں ان سے کوئی ایسی امید نہیں دلائی جاتی - اور نہ آپ کو ہم سے سوشیلزم (Socialism) کی طرف جانے کی امید ہوسکتی ہے - آپ مزدوروں اور کسانوں سے متعلق سوالات کرتے ہیں - اس قسم کی چیزیں تو بہت کہی گئیں - میں انکا جواب دینے نہیں کھڑا ہوں - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کچھ فیکٹس اینڈ فگرس (Facts and Figures) ایسے لوگوں کے سامنے پیش کروں جو کسی رنگین عینک سے نہیں دیکھتے اور ایسے ہی لوگوں کو میں کسی حد تک مطمئن بھی کرسکتا ہوں جس کا کہ میں نے وعدہ کیا ہے - میں اس وقت ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن کے بارے میں کہونگا کیونکہ ریوینیو منسٹر بھی میں ہی ہوں - اس نقطہ نظر سے ریوینیو کا جو اڈمنسٹریشن ہے اور اسکی جو تفصیلات ہیں ان سے جتنا میں واقف ہوں اور ان میں جتنے نقائص ہیں میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان سے واقف ہیں کیونکہ ان سے میرا سمبندھ (सबध) ہے - میں یہ جانتا ہوں کہ پٹیل پٹواری کتنی کارگذاریاں دیتے ہیں لیکن ایک طرف تو سیکڑوں برس سے چلے آنے والے اس طریقہ کی بنیادیں کیسی ڈھیلی ہوگئی ہیں اور دوسری طرف جس طرح کہ ٹمٹماتے ہوئے چراغ گل ہونے سے پہلے بھڑک لیتے ہیں اسی طرح وہ انسٹیٹیوشنس (Institutions) بھی آج کچھ کم نہیں کررہے ہیں - چنانچہ میں نے گرداوروں کی ٹریننگ کلاسس میں ان لوگوں سے کہا تھا اور انکو وارن کیا تھا کہ آج آپ لوگ اسکولوں اور کالجوں سے نکلے ہوئے نوجوان ہیں - گرداوری اور مال کی ٹریننگ بھی آپکو دیگئی ہے لیکن آپ کو دوسرے استاد ملینگے جو کسی اور قسم کی ٹریننگ دینگے جس سے کہ آپکو دور رہنا چاہئے اور بچنا چاہئے - یہ میں نے وارننگ دی تھی - غرض کہنے کی یہ ہے کہ جتنے مظالم وہ کرتے ہیں - جتنا دھوکہ وہ دیتے اور جس جس طریقہ سے وہ رعایا کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ حکومت کے پیش نظر ہے -

> "In fairness I must say that this was a problem even before the past Government."

چنانچہ ہماری سابقہ گورنمنٹ نے اسکو عمداً جاری نہیں رکھا تھا کیونکہ ان کو بھی اس کا احساس تھا اور آج سے دس بارہ سال پہلے پٹیل پٹواریوں کے ہریڈیٹری سسٹم کو ختم کرنے کی اسکیم گریکس کے پیش نظر تھی کہ لیجسلیشن (Legislation) کے ذریعہ اسکو ختم کرایا جائے - لیکن جونہی انہوں نے یہ قدم اٹھایا پولیٹیکل کنڈیشنس بدل گئے اور انکو یہ اسکیم اور لیجسلیشن پوسٹ پون (Postpone) کرنا پڑا - یہ سب ریکارڈ مثل میں موجود ہے - لیکن گذشتہ سال سے ہم نے پھر اسکو اپنے ہاتھ میں لیا ہے - کیونکہ یہ اسکیم از بس ضروری ہے اور جو قانون اس ضمن میں بنایا جارہا ہے اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائیگا - ہمارا ارادہ یہ ہے کہ پٹواری - مالی پٹیل

اور پولیس پٹیل ان دیہی آدمیوں کو جو کہ ہرگاؤں میں رہتے ہیں کم کرکے مالی پٹیل اور
پولیس پٹیل دو آدمی مقرر کئے جائیں - یہ میرا ذاتی خیال ہے اور
اکانمی کمیٹی (Economy Committee) کی بھی یہی سفارش
ہے۔ لیکن اس میں دو طرح کی امپلیکیشنس (Implications)
ہیں ایک تو مالی امپلیکیشنس اور دوسری اڈمنسٹریٹیو امپلکیشس - اڈمنسٹریٹیو
(Administrative) مشکلات اس میں یہ ہیں کہ ایک دم سے ۲۲ ہزار گاؤں کو
سرکلس میں تقسیم کیا جائے تو بھی قریب قریب ساڑھے چھ ہزار پٹواریوں کی ضرورت
ہوگی اور دوسرا اہم سوال جو پیدا ہوگا وہ یہ ہے کہ موجودہ لوگوں کو جب نکال دیا
جائیگا تو پھر ان امپلائمنٹ (Unemployment) کا سوال اٹھیگا - اگر ہم موجودہ
ان امپلائڈ لوگوں کو انکی جگہ مقرر کریں اور انکو پٹواری گری دیں تو اس میں انتظامی
مشکلات کا ہم کو سامنا کرنا پڑیگا - کیونکہ انکو ۳۲ رجسٹرات رکھنے پڑتے ہیں -
ان رجسٹرات کی خانہ پری کرنی پڑتی ہے - آج بھی پٹیل پٹواریوں کے لئے جو امتحان
رکھا گیا ہے اس امتحان کو پاس کرنا پڑتا ہے - ان تمام چیزوں کی تکمیل ضروری ہے۔
حتی کہ گماشتوں کو بھی امتحان پاس کرنا پڑتا ہے - ایک بڑی دقت یہ بھی ہے کہ
اصلدار جیسے بہت سے لوگ (تقریباً ۶۰ فیصد) ہیں جو خود کام نہیں کرتے - اسکی
وجہ یہ ہے کہ پرانے زمانہ میں وہ گاؤں کے راحة خیال کئے جاتے تھے - لیکن اب ہوتا
یہ ہے کہ ایک کانسٹیبل جاتا ہے اورکہتا ہے کہ پٹیل کو بلاؤ - پٹواری کو بلاؤ
اور ایسے بہت سے کامپلیمنٹس دیتا ہے - چونکہ پٹیل پٹواریوں کی بھی سلف رسپکٹ
(Self-Respect) ہوتی ہے اسلئے اصلدار خود کام نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے
طرف سے ایسے آدمی کو مقرر کرتے ہیں جو ان کامپلیمنٹس کو سن سکتا ہے اور خود
بیک گروبڈ میں رہکر کام کرتے ہیں - ان تمام چیزوں کے بارے میں میں انکوانڈیکیشن
(Indication) دینا چاہتا ہوں - اور جو پروپوزل زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ
سرکلس (Circles) بنائے جائیں - اگر ہر موضع پر پٹواری کو نہ بھی رکھا جائے
تو یہ سرکلس ۶۵ یا ۶۴۰۰ ہوتے ہیں - اسکے بارے میں بورڈ آف ریوینیو
(Board of Revenue) کو لکھا گیا ہے اور کام شروع ہونے والا ہے - ان سرکلس
کو بنانے کے بعد ٹریننگ کلاسس (Training Classes) کھولے جائینگے اور یہ کام ایک
سال میں ختم ہوگا اسلئے تین یا چار سالہ پلان مرتب کرنا ہوگا تاکہ کم سے کم ایک ہزار
آدمیوں کی تربیت کا انتظام ہوسکے اور جب وہ تیار ہو جائیں تو انکا تقرر کیا جاسکے -
ان تمام ذمہ داریوں کے پیش نظر جو کہ پٹیل پٹواریوں کے تفویض ہیں مثلاً مالگزاری
وصول کرنا - لیوی وصول کرنا - گاؤں میں لاینڈ آرڈر باقی رکھنا - میونسپل میاٹرس
کے علاوہ سرکاری لوگوں کی آؤ بھگت ہے تو یہ ساری چیزیں اسکے اسکیل میں
سے تو نہیں ہوسکتیں یقیناً ان پٹہ کی رسیات سے جو کہ رعایا کے بدار ہونے سے
پہلے انکے قبضہ میں چلی گئی تھیں ان اخراجات کا بار برداشت کیا جاتا ہے
میں یہ نہیں کہتا کہ ان میں اچھے لوگ نہیں ہونگے - بعض اچھے بھی
ہونگے اور بعض کا ضمیر چبھتا بھی ہوگا - غرض اس سسٹم کو نکالنے کے لئے

ہم کو ان تمام پراکٹکل چیزوں پر غور کرنا ہوگا اور ریکروٹمنٹ کے طریقہ کا لحاظ بھی کرنا پڑیگا ۔ جب ضروری لیجسلیشن ہاؤس کے سامنے پیش ہوگا اس وقت تجاویز پیش کئے جائینگے اور صاحب ہونگے کہ اس فیوڈل وسٹیج (Feudal vestige) کو ختم کیا جائے ۔ یا یہ کہ اس ہریڈیٹری سسٹم کو بدلکر کوئی اور بہتر دمہ دارانہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی پٹواری یا گماشتہ کوئی مس اپروپریئیشن (Misappropriation) کرتا ہے اور سرکاری رقم کا تصرف کرتا ہے تو اصلدار اس کا دمہ دار ہوتا ہے اور سرکاری رقم کی بازیافت کے لئے اس کا گھر ہراج ہوتا ہے ۔ اسکے پاس برتن ، جانور اور اسباب وغیرہ سب کچھ بیچ دئے جاتے ہیں ۔ اور سرکاری رقم وصول کی جاتی ہے ۔ اب رہا سوال اسکی تنخواہ کا جسکے متعلق میں کہونگا کہ ہم مواضعات کے پٹواری کو ایک ٹٹو تو چاہئے ۔ ایک چپراسی کی تنخواہ (۴ - ۵) روپیے تو دینا ہی پڑیگا ۔ اس سے ہمارے بجٹ میں قریب قریب ۳۰ لاکھ روپیہ کا سرنڈ بار عائد ہوگا لیکن جو نقصانات اس ہریڈیٹری سسٹم سے ہو رہے ہیں اسکے مقابلہ میں ہم ۳۰ ۔ لاکھ روپیے کا بار برداشت کرسکتے ہیں اور ہمیں اس میں کوئی فینانسل ڈفیکلٹی (Financial difficulty) بھی نہیں ہے ۔ یہ اسٹیپنڈیریز (Stipendiaries) پٹواری ہونگے ۔ انکے ہاتھوں میں ہزاروں روپیے کے کلکشنس (Collections) ہونگے اور کس کالیبر (Calibre) کے لوگ ہونگے کن قواعد کے تحت انکو رکھا جائے تاکہ سرکاری روپیہ انکے ہاتھوں میں محفوظ رہے ۔ ہم کو ان تمام حالات و واقعات کی پیش بندی کرنی ہوگی۔ اس سلسلہ میں میں صرف ایک بات کہکر اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ کیابینٹ (Cabinet) میں اسبارے میں پہلی حکومت کے زمانے میں بھی غور کیا گیا۔ اس بات کو بتاتے ہوئے کیابینٹ کے کسی راز کا اظہار نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بتلانا یہاں ضروری ہے کیونکہ اس پچھلی حکومت کو بھی شبہات کی نظر سے دیکھنے والے موجود تھے ۔ اور ویلوڈی حکومت کے زمانہ میں بھی کیابینٹ نے اسکے متعلق سوچا اور اسکے پریلیمنریز (Preliminaries) پر غور کیا گیا ۔ اور اسبات کو محسوس کیا گیا کہ ضروری لیجسلیشن فوراً نافذ کیا جائے چنانچہ بمبئی کلکرنی اینڈ وطن ابالیشن ایکٹ کے نمونہ پر ہم بھی لیجسلیشن کرنا چاہتے ہیں ۔ کیونکہ انڈیا کے دوسرے علاقوں میں یونیفارمٹی (Uniformity) نہیں ہے اور چونکہ بمبئی میں بہت زیادہ پروگریسیو لیجسلیشن (Progressive legislation) ہوا ہے اسی نمونہ پر ہم لیجسلیشن کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ سنکر شاید میرے دوستوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائینگے کہ بمبئی میں بھی کمپنسیشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بمبئی گورنمنٹ نے یہ سمجھا کہ یہ ایک پروپرائٹری رائٹ (Proprietory right) کا سوال ہے جو تحت قانون بلا کمپنسیشن کے نہیں لیا جاسکتا اس لئے ہم کو بھی یہاں پراویژن رکھنے کی ضرورت ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے : کیا یہ فیصلہ امنڈمنٹ کے بعد میں ہوا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - امنڈمنٹ کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا - امنڈمنٹ کے بارے میں میرے آنریبل دوست کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے - ۳۱ (اے) میں جو امنڈمنٹ ہوا ہے اس کا اثر اسٹیٹس پر ہے جیسے کہ مدراس بہار وغیرہ میں ہوا - کہیں یہ نہیں کیا گیا کہ بغیر کمپنسیشن دینے کے زمینات لی گئی ہوں -

شری وی - ڈی دیشپانڈے سکشن ۳۱ کے تحت بغیر کمپنسیشن دینے کے اسکو ختم کرنے کا اختیار شاید لیجسلیچر کو دیا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ نہیں - یہیں پر تو آپ غلطی کر رہے ہیں - خیر اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں - اگر اسا سے میں کوئی قانون بنانا ہو تو حکومت کو اس پر لیگل اوپینین (Legal Opinion) لینی پڑیگی - بمبئی میں اس سکشن اے کے تحت ممکن ہے ایسا کیا جاتا ہو - لیکن جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں پٹیل پٹواریوں سے میں محبت نہیں رکھتا -

شری وی ڈی - دیشپانڈے - لیکن ہم اس سے سبق تو لے سکتے ہیں -

شری - بی رام کشن راؤ - ہمارے معزز ممبر چین اور روس کی مثال سب سے پہلے کہیں قائم کرنا چاہتے ہیں تو حیدرآباد میں قائم کرنا چاہتے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پٹیل پٹواریوں کو سکشن ۳۱ کے حوالہ سے بغیر کمپنسیشن (Compen ation) دئے ختم کیا جاسکتا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - آرٹیکل ۹۱ میں پراپرٹی کی تعریف کی گئی ہے کہ رائٹ ، ٹائٹل یا انٹرسٹ جس میں ہوسکتا ہو وہ پراپرٹی کی تعریف میں آسکتا ہے - اور اسی وجہ سے اس کا کمپنسیشن دینا ضروری ہوجاتا ہے ورنہ کانسٹی ٹیوشن کی خلاف ورزی ہوگی - ہم گورنمنٹ آف حیدرآباد کے لیگل اڈوائزر نے رائے دی تھی - اگر اونکی رائے غلط ہو تو ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے لیگل اڈوائزر سے رجوع ہوسکتے ہیں - وہاں سے جو رائے دیجائیگی اوس کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے - بہر حال کمپنسیشن کے بارے میں تخمینہ لگایا گیا ہے - کوئی قطعی چیز جیسا کہ اسبارے میں کہ کتنا دینا چاہئیے ہم نے تصفیہ نہیں کیا - لیکن ہم نے کمپنزیشن دینے کا جو اندازہ لگایا ہے وہ بمبئی سے کم ہے - اور یہ صرف تخمینہ ہے - اور یہ چیز کہ ان کو ۲ گنا دیا جائے یا ۳ گنا دیا جائے یہ قطعی نہیں ہوا ہے - اور اسکے متعلق قانون بنکر اسی اسمبلی میں آپکے سامنے آئیگا - ۳ کروڑ روپیے کے قریب ۸ - ۱۰ برس میں ان لوگوں کو کمپنزیشن دینا پڑیگا - لیکن اگر اوس میں سے کچھ نکالدینا پڑیگا تو مجھے کچھ اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کی حکومت اس جانب اقدام کر رہی ہے اور اسکے متعلق نومبر کے سشن میں یہاں بل پیش ہوسکتا ہے - ہماری گورنمنٹ نے ۲ مارچ کو جائزہ لیا جس کو آج تین ماہ ہوتے ہیں - اسکے پہلے بھی کچھ لوگ ہم میں سے اس گورنمنٹ میں تھے اسلئے یہ کہنے کی زیادہ گنجائش مل رہی ہے -

یہ جو تھوڑا سا عرصہ ملا اوس میں بھی آپ نے اتنی تکلیفوں میں مبتلا کیا ۔ (Laughter) ہم نے آنکھیں کھلی رکھ کر کام کرنے کی کوشش کی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم کامیاب ہوئے ہیں لیکن آپ اگر اس کوشش کو کوشش بھی سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میں کیا جواب دوں ؟

ٹیل اٹواریوں کی حد تک میں اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ جلد از جلد ان کو ختم کردیا جائے ۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم اگلے سال میں اس چیز کو لائینگے ۔

اس کے بعد میں دوسری چیزوں کی طرف جاتا ہوں ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن کے تعلق سے جو باتیں کہی گئیں ان میں کچھ اصلیت ہے یہ میں مانتا ہوں ہمارے آفیسرس ۔ تحصیلدار ۔ پیشکار ۔ نائب تحصیلدار یہ پہلے سے تھے ۔ جو ہمارے ورثہ میں آئے ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کچھ لوگ تو بے کار تھے ۔ اور کچھ لوگ خراب تھے ۔ جو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ چلے گئے ۔ اور کچھ لوگ ہیں ۔ انہیں ہم سدھارنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ لیکن ایک دن میں کامیاب کیسے ہوسکتے ہیں جو کوشش ہے ۔ رشوت کا سلسلہ ہے ۔ فیورایٹزم (Favouritism) ہے اس کو دور کرنے کے لئے قدم اٹھائے جارہے ہیں ۔ لیکن یہ کام ایک دم نہیں ہوسکتا ۔ یہ جو میں یہاں کہہ رہا ہوں اسی طرح میں نے کلکٹرس کانفرنس ڈی ۔ یس ۔ پی اور عہدہ داروں کی کانفرنس میں بھی کہی ہیں ۔ یہ جو تبدیلی ہوئی اسے میں انقلاب نہیں کہتا کیونکہ آپ اسکو انقلاب نہیں سمجھتے ۔ انقلاب تو آپ اس کو سمجھتے ہیں جو آپ کے معنوں میں انقلاب ہو ۔ بہرحال تو ایسی تبدیلی حیدرآباد میں ہوئی۔پہلے یہاں بہت سے ان کوالی فائیڈ (Un-qualified) ملازمین تھے ان کوالی فائیڈ ان معنوں میں کہ وہ کوئی معیار قابلیت نہیں رکھتے تھے ۔ پولیس ایکشن کے بعد ری آرگنائزیشن (Reorganisation) کیا گیا ۔ اس ری آرگنائزیشن کے بعد بھی بہت سے لوگ بچے ۔ جو بچے ان میں کوالی فائیڈ بھی تھے اور ان کوالی فائیڈ بھی ۔ میں کسی خاص کمیونٹی کی بات نہیں کہہ رہا ہوں ۔ اس میں ہر کمیونٹی کے لوگ شامل تھے ۔ جو لوگ ان کوالی فائیڈ تھے ان کو کوالی فائیڈ لوگوں سے ری پلیس (Replace) کیا گیا ۔ امتحان مقابلہ ان کے لئے رکھا گیا ۔ جو تحصیلدار پہلے سے تھے ان میں اکثر کوالی فائیڈ (Qualified) تھے اور کچھ ان کوالی فائیڈ تھے ۔ نئے طور پر جن کوالی فائیڈ لوگوں کو ہم نے لیا ممکن ہے وہ تجربہ کم ہونے کی وجہ سے ٹیننسی ایکٹ یا قانون مالگزاری سے پوری اور اچھی طرح واقف نہ ہوں اس لئے میں آپ سے پلیڈ (Plead) کرتا ہوں کہ آپ اسکو ٹالریٹ (Tolerate) کریں اور ان کو تجربہ حاصل کرنیکا موقع دیں ۔ ہم سرویسس کو ری آرگنائیز کر رہے ہیں ۔ ممکن ہے کچھ غلطیاں ہوئی ہوں ۔ لیکن محض اس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن پر آپ جو تنقید کررہے ہیں وہ صحیح نہیں ۔ ڈسٹرکٹ آفیسرس کو اسپیڈ اپ (Speed up) کرنے کی ضرورت محسوس کرتا

هوں - معزز ارکان جو اس پر اتنا زیادہ زور دیکر تنقید کررہے ہیں کہ یہ لوگ فرائض سے واقف نہیں ہیں

مسٹر اسپیکر - ساڑھے سات ہو رہے ہیں - میرے پاس ساڑھے سات اور ۵ منٹ کم ہیں -

شری .بی - رام کشن راؤ - افسوس ہے کہ میں لمبی تقریر کرنے کا عادی ہوں - اب میں مختصر طور پر دوسرے مدات کا ذکر کرتا ہوں اور جلد سے جلد اپنا جواب ختم کرتا ہوں - ڈسٹرکٹ اڈمنسٹریشن کے تعلق سے میں صرف آپ سے ٹالریشن کی خواہش کرتا ہوں - جو نقائص ہیں وہ بہت جلد دور ہو جائیں گے - ٹیننسی ایکٹ کے تعلق سے میں ان تمام چیزوں کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتا - بہت سے معزز ممبروں نے کہا کہ ٹیننسی اگریکلچرل لینڈس ایکٹ کی وجہ ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں ہو رہا ہے بر خلاف اس کے نقصان ہی ہورہا ہے - میں اس کا کچھ جواب نہیں دیتا - بلکہ اس کا جواب ان ۷ لاکھ پروٹکٹڈ ٹیننٹس (Protected tenants) سے مل سکتا ہے جنہیں پروٹکٹڈ ٹننٹس کا سرٹیفیکٹ دیا گیا - ہو سکتا ہے کہ ان ۷ لاکھ میں سے کچھ مستفید نہیں ہورہے ہوں لیکن اسکے یہ معنی تو نہیں کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹس کو جن قانون کے تحت رائٹس (Rights) دئے گئے ہیں وہ فالو (Follow) نہیں کیا جا رہا ہے - اسطرح مایوسانہ انداز میں پریجوڈیس (Prejudice) کے ساتھ غور کرنا مناسب نہیں - میں کریٹی سزم (Criticism) کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں لیکن اس قانون سے جو فوائد ہورہے ہیں اون کو تسلیم کرتے ہوئے جو نقصانات ہورہے ہیں بتلائے جائیں اور ڈیفینٹ پروپوزل (Definite proposal) پیش کیا جائے تو مناسب ہے - یہ جو کہا جاتا ہے کہ ایوکشن (Eviction) کے سلسلہ میں ایک آرڈیننس (Ordinance) جو نکالنا چاہئیے میں پوچھتا ہوں کہ اسکے کیا معنی ہیں ؟ ٹیننسی ایکٹ کی دفعات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایوکشن کن صورتوں میں ہو سکتا ہے اور کن صورتوں میں نہیں - اسکے علاوہ جب کبھی ایوکشن ہوتا ہے تو اوس کی تحقیقات کیجاتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے - اسکا ایفکٹ (Effect) لینڈ لارڈس پر بھی ہوتا ہے -

میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ وہ غریب کسان وہ ٹیننٹس جنہیں لنگوٹی نصیب نہیں کیسے جان سکتے ہیں کہ انکے حقوق کیا ہیں - انکو عدالت میں جانے پر مجبور کیا جائے تو پھر ہم کس مرض کی دوا ہیں ؟ ان کو کیا معلوم کہ کیا بات ہے - اس قانون کو بدل دیا جائے اور دوسرا قانون لایا جائے پھر بھی کیا ہوگا ؟ - آج تک اس قانون سے فائدہ اٹھانے والے آدمی کو اگر معلوم نہیں ہے کہ یہ فائدہ اوسے مل رہا ہے اگر وہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ قانون کا فائدہ اٹھائے تو ہم کو سیریسلی (Serious'y) سوچنا چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اس قانون سے ملنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئیے - یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے جو پبلک کی سیوا کرنے والے ہیں اور ایسے غریبوں کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں - آخر ہم کس مرض کی دوا ہیں ؟

ایک آنریبل ممبر - کتنے بے قاعدگی کرنے والوں کو جیل میں رکھا گیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - بے قاعدگی کرنے والے چاہے دو ہوں ہزار ہوں جتنے بھی ہوں انہیں جیل میں بند کرنا ہی ہوگا -

ٹیننٹس کی ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے حکومت جتنی کوشش کرسکتی ہے کر رہی ہے - معاملات الجھے ہوئے ہیں - بعض لوگ ایسے ہیں جو لینڈ لارڈس اور ٹیننٹس میں سمجھوتہ ہونے نہیں دیتے - قانون کی پابندی کرانے والوں کے ساتھ کوآپریشن نہیں کرتے - بہر حال کئی الجھنیں ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کسی سبھا کی طرف سے ٹیننٹس اور لینڈ لارڈس میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی گئی تو آپ نے اسکو پیرلل گورنمنٹ (Para' el Govt) کا نام دیا -

شری بی - رام کشن راؤ - اس سبھانے یقیناً پیرلل گورنمنٹ کا طریقہ اختیار کیا - سمجھوتہ کرانے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ فیصلے کئے جانے لگے - جرمانے عائد کئے جانے لگے - آٹھ آٹھ سو روپیہ جرمانے کرکے اسکی ڈگریس کی گئی نہ رقما ، وصول لئے جائیں - اس قسم کی رپوٹس (Reports) ہیں - جہاں کہیں اس قسم کی کوششیں کی جائیگی - حکومت ہرگز اسکو برداشت نہیں کریگی - (Chec s)

آربی ٹریشن (Arbı ratıon) کیجئے - جاگیرداروں کو مٹانے کی کوشش کیجئے - آپ جا کر فیصلہ کر دیں تو بیوپاس کرٹ سے تعمیل کرینگے وکون شخص اسکی تعمیل کریگا ؟ قانون کی عمل آوری کے لئے جتنی کوشش ہو سکی جارہی ہیں کی ڈگری میں ایک سیکشن کا سوانگ کرنا ہوں جو دیا گیا - بورڈ آف ریوینیو ایک کمیٹی بنائے جسکا صدر تحصیلدار ہو اور دو نان آفیشل ممبرس ہوں - اس کمیٹی کا فریضہ ہوگا کہ وہ ٹیننٹس اور لینڈ لارڈس میں جو نزاعات ہوں انہیں آربٹریٹ (Arb.trate) کرے - اسکے بعد ٹریبونل کے لئے پراویژن ہے - ہمارے پاس ایسے تجاویز قریب قریب مطورہ ہیں ان سے ضرور فائدہ ہوگا - میں ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - وقت ہوچکا ہے - چونکہ آپ نے پیرلل گورنمنٹ کا ذکر کیا اسلئے کہنا پڑا - یہ ڈیلی پیپر کا پیپر ہے -

"A well-manned Parallel Government exists in Nalgonda.

Shri V. D. Deshpande : Please bring that into court and we will reply there.

Sri B. Ramkrishna Rao : I know the reply will appear in tomorrow's News Paper.

شریمتی آرتھ کلادیوی - یہ بالکل جھوٹ ہے -

Mr. Speaker : No discussion Please.

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ پوری باتوں کا جواب میں نے ابھی پہلی تقریر میں دیدیا ھے ہ مسی لیجسلیشن دمپلیٹ ھے۔ ٹیننٹس اور لینڈ لارڈس کے نزاعات اس کی رو سے حل ھوسکتے ھیں۔ سیلنگ آف دی رائٹس (Selling of the Rights) کے بارے میں مفصل غور کیا گیا ھے۔ تعلقوں کو بدلا گیا ھے۔ دھارہ معاف کیا گیا ھے جس کے لئے ۲۵ برس سے ایجیٹیشن (Agitation) ھو رہا تھا۔ پٹہ داروں کو زمینات میں درختوں کا حق دیا گیا ھے اور جمعبندی کا قانون سمپلی فائی (Simplify) کیا گیا ھے۔ تہہ بندی کے پچھلے قانون کو ابالش (Abolish) کیا گیا ھے۔ لیوی (Levy) کے رولس کی ترمیم کی گئی ھے۔ کچھ ڈائرکشنس (Directions) دئے گئے ھیں۔ سرکاری زمینات پر ان اتھارائیزڈ (Unauthorised) لوگوں کے قبضہ کے بارے میں

شری کے۔ ایل۔ نرسمہوا راؤ۔ کیا ہریجنوں کو زمینات کی تقسیم کے بارے میں کچھ رولس بنائے گئے ھیں؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں نے اسپیشل لاؤنی رولس بنائے ھیں۔ ونوبا جی بھاوے نے کہا ھے کہ بھودان یگیہ کے رولس بنانے چاھئیں۔ ڈسٹری بیوشن آف لینڈ (Distribution of Land) کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بٹھائی گئی ھے۔ اس کے متعلق پروپوزلس ھمارے پاس ھیں۔ آنے والے سیشن میں پیش ھونگے اور کمپریسس کے مسئلہ پر بھی غور کیا جارہا ھے۔ ھو سکتا ھے کہ ھماری ساری کوششیں آپ کے معیار پر پوری نہ اتریں اور میں اسکی امید بھی نہیں رکھتا کہ وہ پوری اتریںگی۔ آپ کے معیار پر نہیں تو میں اپنے معیار پر اتارنے کی کوشش کرونگا۔

لیجسلیشن کے بارے میں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اظہار خیال کیا گیا لیجسلیشن کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا وہ ایک ایسی بات ھے جو انتظامی اصولوں کے نقطہ نظر سے اس میں کمی یا اکامی کی گنجائش نہیں ھے۔ کٹ موشن کے ذریعہ سے جو کچھ کہا گیا اس پر ڈسکشن (Discussion) کرنا مقصود تھا۔

کرپشن کی حد تک میں اپنے ڈپارٹمنٹ کی حد تک جواب دونگا اور اگر چیف منسٹر کی حیثیت سے سارے ڈپارٹمنٹس کی حد تک بھی کہوں تو بیجا نہ ھوگا۔ میں حکومت کی جانب سے اس سے انکار نہیں کرتا اور نہیں کہتا کہ اسکی ذمہ داری حکومت پر نہیں ھے۔ حکومت کے عہدہ دار چور ھوں یا بڑے کرپٹ ھوں یا کچھ کچھ کرپشن کے مرتکب ھوتے ھوں تو حکومت پر اسکی ذمہ داری ضرور ھے۔ میں اسکو مانتا ھوں۔ ھاؤس میں صحیح طور پر کہا گیا کہ ھمارا اڈمنسٹریشن کرپشن میں مبتلا ھے لیکن میں یہ کہونگا کہ اسکی ذمہ دار رعایا بھی ھے اسکے ذمہ دار عوام ھیں جو رشوت دینے کے عادی ھو گئے ھیں لیکن میں سمجھتا ھوں کہ یہ چیزیں بہت جلد ختم ھو جائیںگی۔ لیوی کا موجودہ طریقہ برخاست ھو جائے تو آدھا کرپشن دور ھو جائے گا۔ اس طریقہ سے ھم ضرور کوشش کرینگے ھماری سی۔ آئی۔ ڈی میں ایک انٹی کرپشن برانچ (Anti-corruption Branch) ھے اس کے پاس (۱۳۸) عہدہ داروں کے خلاف رشوت ستانی کی درخواستیں وصول ھوئی ھیں

پولیس نے ان کی تحقیقات کی اور جن کے بارے میں ثبوت فراہم ہوسکا انکے خلاف کارروائی کی گئی - اور چند ایسے ہیں جن کے خلاف ثبوت نہ مل سکا - رسوت ایسی چیز ہے کہ اس کے الزامات کو ثابت کرنا مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہے اسکے باوجود ان پر اڈمنسٹریٹیولی (Administratively) اسٹپ (Step) لیا گیا ہے-یہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے اڈمنسٹریس کے چھوٹے عہدہ دار جونڑے عہدہ داروں کے بھائی بند ہوں مثلاً گرداور - لیوی گرداور - رسد کے انسپکٹرس - یا تحصیلدار انکی نیتیں بدلی ہوں - لیکن جہانتک اپررینک آفیسرس (Upper-rank Officers) کا تعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں کرپٹ نہیں ہے - البتہ اس زمانہ میں جس زمانہ کی یاد آپ کے دل میں ہے عہدہ داروں سے قطع نظر اپررینک لیڈر بھی اس میں مبتلا تھے - میں سمجھتا ہوں کہ عالیجناب اسپیکر صاحب کا بھی دھیان اسطرف گیا ہوگا جسطرف میں اشارہ کر رہا ہوں - ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ مگر چھوٹے عہدہ داروں کے جو شاید کچھ کرپٹ ہوں بڑے عہدہ دار کرپٹ نہیں ہیں بلکہ میں یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہوں کہ ہمارے سب گرداور اور پورے تحصلدار بھی اس میں مبتلا نہیں ہیں-شاید ہی چند ایسے ہوں - ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ وقت پر کام نہ کرتے ہوں - جن سوالات کا تعلق ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اون سب کا جواب دیدیا ہے اور اگر کچھ رہ گئے ہیں تو آئندہ کہدونگا - جنرل اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ (General Administration Department) کے تعلق سے جو اعتراضات ہوئے ہیں ان میں سب سے زیادہ اعتراضات ہاسپٹالیٹی ڈیپارٹمنٹ (Hospitality Department) پر ہوئے ہیں - اسکو پہلے عامرہ کہا جاتا تھا اب اس نام کو اس لئے بدل دیا گیا ہے کہ اس نام میں، اس کے الفاظ میں کچھ ایسی بو باس تھی جسکی وجہ سے اسکو بدل دیا جانا ہی مناسب سمجھا گیا اور اب اس ڈپارٹمنٹ کا نام ہاسپٹالیٹی ڈپارٹمنٹ رکھا گیا ہے- اسکا پراویژن پہلے ساڑھے سات لاکھ روپیے تھا - سنہ ۱۹۵۱ع میں گوروا لا کمیٹی یا برسگ راؤ کمیٹی نے جوسجیشنس پیش کئے تھے ان کے اعتبار سے تخفیف کی قینچی سب سے پہلے اسی ڈپارٹمنٹ پر لگی -سنہ ۱۹۵۲ع میں یہ رقم ۲لاکھ ۶۵ ہزار سے(۲,۷۱,۸۸۳) پر لائی گئی - اسطرح قریب قریب ۵ لاکھ کی تخفیف ہوئی- ریوائیزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) میں یہ معلوم ہوا کہ اکانمی کے ساتھ خرچ کرنے پر بھی ۲ لاکھ ۷۱ ہزار روپیے خرچ کرنا ہی ہوگا - میں یہ بھی واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس رقم میں منسٹرس کی موٹروں کے پٹرول کے اخراجات بھی شریک رہتے ہیں - اب بھی شریک ہیں - اسی طریقہ پر باہر سے جو ڈسٹنگو یشڈ گسٹس (Distinguished guests) آتے ہیں انکے اخراجات بھی اسمیں شامل ہیں - ممکن ہے آپ کہیں کہ انکے لئے لیک ویو گسٹ ہاؤس ہے- یہاں پنڈت جواہر لال نہرو یا گوپال سوامی آئنگار آتے ہیں- آپ کہینگے کہ انکے لئے ہاسپٹالیٹی کا انتظام حکومت کیوں کرتی ہے؟ مگر آپ مجھے چاہے کنزرویٹیو (Conservative) کہئے یا دکنی کلچر کا نمائندہ لیکن جیسا کہ میری بہن معصومہ بیگم صاحبہ نے کہا میں انکی رائے سے متفق ہوں -ہمارے حیدر آباد کی روایات ہی ایسے ہیں - اس کے لحاظ سے کیا یہ ممکن ہے کہ حیدر آباد کی

حکومت ہی ان ہاسپٹبل (In hospitable) ہو جائے ۔ کسی آدمی کو یہاں جگہ نہ دیں یہ غلط ہوگا ۔ کیا دوسرے صوبوں میں ایسا ہوتا ہے؟ میں مدراس گورنمنٹ کا گسٹ (Guest) رہا ہوں ۔ ان کے پاس بھی ایک گورنمنٹ ہاسپٹالیٹی ڈپارٹمنٹ ہے ۔ بمبئی گورنمنٹ کا گسٹ رہا ہوں وہاں بھی یہ محکمہ ہے۔ اسے بجٹ میں اس کے لئے لاکھ دو لاکھ روپیے رکھنا کوئی ایسی چیز نہیں جو اعتراض کے قابل ہو ۔ اگر آپ دوسروں کی ہاسپٹالٹی نہ کرینگے تو کیا وہ ہماری ہاسپٹالٹی کرینگے؟ یہ اسٹیٹ کی ایسی چیز ہے جو بجٹ کو بھاری نہیں بناسکتی ۔ یہ حکومت کے لوازمات میں سے ہے ۔ منسٹرس یا چیف منسٹرس کے لئے نہیں۔ جس کرسی پر ہم ہیں یہ اسکے لوازمات ہیں آپ لوگوں میں سے کوئی دوست اگر میرے پاس آئے اور اگر میں شربت یا کافی نہ پلاؤں تو میں برا سمجھا جاؤنگا ۔ یہ چیزیں چھوٹی چھوٹی سی ہیں میں کہوں گا کہ اس پر ہاؤس کو اعتراض نہ ہونا چاہئیے ۔ میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ۱۰ دن کے اندر رواڈرڈ پروپوزل کے لحاظ سے بجٹ چھپ کر آجانے کے بعد بھی کمی کی گئی ہے۔ جب الاؤنسس کا بل پاس ہوجائیگا تو اس وقت منسٹرس کے کنٹرول کا جو خرچ رکھا گیا ہے وہ رقم بھی اس آئٹم (Item) سے خارج ہوجائے گی۔

اسکے بعد ڈیمانڈ نمبر (۱۳) منسٹروں کی تنخواہوں کے بارے میں ہے ۔ بدقسمتی سے یہ نمبر بھی (۱۳) ہے اور منسٹروں کی تعداد بھی (۱۳) ۔ ممکن ہے اس پر بھی اعتراض ہو۔ ظاہر ہے جب تعداد بڑھ جاتی ہے تو منسٹرس اور انکے اسٹاف کی تنخواہوں وغیرہ کا خرچ بھی بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن اگر پہلے کے مقابلہ میں تنخواہوں کا مقابلہ کیا جائے تو خرچ میں قریب قریب کمی ہی ہوئی ہے ۔ پہلے یہاں ۸ منسٹرس تھے جن کی مجموعی تنخواہ آج کے ۱۳ منسٹرس کی تنخواہوں سے زیادہ تھی ۔ میں نے حساب نہیں کیا ہے آپ حساب کرلیں ۔ غرض یہ کہ اس میں تھوڑا سا ضرور اضافہ ہوا ہے ۔ یہ ہونے کی بات ہے ۔ یہ ڈیموکریسی کا خمیازہ ہے جسے آج ہم کو بھگتنا پڑ رہا ہے ۔ جس طرح لیجسلیٹرس کی تنخواہیں ہیں اوسی طرح یہ بھی ڈیموکریسی کا خمیازہ ہے بہر حال ہم نے اس پر کافی غور کرکے کمی کی ہے ۔ غیر ضروری مدات کو ختم کرکے بیرنیسیسٹیز (Bare necessities) کو رکھا ہے ۔ اب اس میں مزید تخفیف کی گنجائش نہیں ۔ سکرٹریز اور انکے ڈپارٹمنٹس کی تنخواہوں کے بارے میں کہا گیا ۔ جنرل اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کہا گیا اس کا جواب میں نہیں دونگا ۔ اسکا جواب آنریبل ممبر کلوا کرتی نے دیا ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ جو سکریٹریز اور دیگر اسٹاف کے ممبرس ہیں ان کے اور حکومت کے درمیان اگریمنٹ ہے ۔ ان دی لارجر انٹرسٹ (In the larger interest) انہیں برداشت کرنا ضروری ہے ۔ اس میں کئی مرتبہ تخفیف ہوئی ہے ۔ کئی الاونسس کم کردئے گئے ہیں ۔ اس سے پہلے کئی الاونسس تھے ۔ اب بہت سے موقوف کردئے گئے ہیں ۔ تین مرتبہ کیبینٹ میں انکی لسٹ آئی ۔ ایک مرتبہ چند لوگوں کو چھانٹا گیا ۔ دوسری مرتبہ کچھ لوگ چھانٹے گئے اور تیسری مرتبہ کچھ ۔ اب صرف یونیفارمٹی اور سرویسس کے لحاظ سے جو الاونس ملنے چاہئیں وہی دئے جا رہے ہیں ۔ سکرٹریز کی تنخواہیں زیادہ ہونے کے بارے میں کہا

گیا لیکن وہ کاونٹڈ سرویسس(Counted se vices) کے لوگ ھیں - آئی-سی- یس آیسرس ھیں - گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ انکے کنٹراکٹس (Contracts) ھیں- اس لحاظ سے انھیں پراویڈنٹ فنڈ اور پنشس وغیرہ دینا پڑتا ہے لیکن اگر آپ دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ حقیقت میں کتنے روپیے انکے ھاتھ آتے ھیں - ۱۱۶۰ روپیے ھر ماہ انکی تنخواہ سے وضعات ھوتے ھیں - اور انہیں صرف ۱۶۰۰ روپیے ھاتھ آتے ھیں - پیپر پر دکھانے کے لئے انہیں ۲۷۰۰ یا بشمول الونسس ۳۳۰۰ روپیے ملتے ھیں لیکن انہیں ۶۰۰ روپیے انکم ٹکس ادا کرنا پڑتا ہے-کیا اسکے باوجود بھی کہا جاسکتا ہے کہ انکی تنخواھیں زیادہ ھیں ؟ آئی - اے - ایس کے انٹیگریشن (Integration) کے بعد یہ سوال بھی باقی نہیں رھتا -

ایک اور ایٹم ۹۳-لندن کے گھروں کے بارے میں ۱۶۷۰۰ روپیوں سے متعلق ہے-

شری وی - ڈی - دیشپانڈے -کیا چیف سکرٹری کے بارے میں معلوم کرایا جاسکتا ہے کہ انہیں یہاں رکھنے کےلئے کوئی لزوم ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - چیف سکرٹری اور آئی - جی - پی ان دو عہدوں پر سنٹرل گورنمنٹ کے عہدہ دار ھیں - لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ ان عہدوں پر اپنی جانب سے تقررات کرتی ہے- واقعہ صرف اس قدر ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کو پارٹ (بی) اسٹیٹس پر کانسٹی ٹیوسن کے تحت نگرانی کا جو حق ہے اور خاص طور پر جسطرح آنریبل ممبر کاوا کرتی نے کہا حیدرآباد کی صورت میں پولیس ایکشن کے بعد تھوڑےسے پرٹیکولر (Particular) فرائض جو انکے ذمہ ھیں ان کے پیش نظر اور چونکہ انکی پوسٹس (Key posts) ھیں اسلئے ان پر تقررات کے وقت اون سے مشورہ کیا جاتا ہے- اس وجہ سے بھی کہ اڈمنسٹریٹیوسرویسز ابھی پورے نہیں ھوئے ھیں - آئی - اے- ایس کا انٹیگریشن ھوا ہے لیکن ابھی یہ چیز مکمل نہیں ھوئی ہے- ان پوسٹس پر تقرر کا اختیار حکومت حیدرآباد کو ہے- سنٹرل گورنمنٹ سے بتوسط کونسلر (Counsellor) مشورہ کرنا پڑتا ہے - ان حالات میں چیف سکرٹری اور آئی - جی - پی کے تقررات کے ضمن میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ میں یہ قید کیوں عائد کی گئی ہے- یہ کہنا صحیح نہ ھوگا - اسلئے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بھی ھماری ھی گورنمنٹ ہے- اھم معاملات میں انکے ڈائرکشن(Direction) کو ھم خوشی سے قبول کرتے ھیں -

لندن کے بنگلوں کے سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ وھاں کے دو بنگلے فلمورگارڈن اور حیدرآباد ھاؤس حیدرآباد گورنمنٹ کے ھیں - انکالیرھولڈ ہے - حیدرآباد ھاؤس میں اس وقت پرنسز آف برار اور انکے لڑکے موجود ھیں- اسکے مینٹیننس (Maintenance) کا بار نظام ادا کرتے ھیں اسے حیدرآباد گورنمنٹ نہیں اٹھاتی - یہ بنگلے فروخت کئے جانے والے ھیں - حال ھی میں آفرس (Offers) آئے ھیں - اگر یہ آفرس ٹھیک معلوم ھوں تو انہیں بیچ دیا جائیگا - بہت ممکن ہے کہ خود نظام انہیں خرید لیں - اسلئے کہ اس میں انکے پوترے مقیم ھیں - فلمور گارڈن میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ھائی کمشنر کا عملہ موجود ہے - جس زمانہ میں حیدرآباد کے ایجنٹ لندن میں تھے اس وقت یہ خریدا گیا تھا - اسکا

ایزهولڈ ہے - هائی کمشنر انڈیا اس کا کرایه ادا کرتے هیں - اسکے میٹینس کے اخراجات بجٹ میں رکھے گئے هیں - یه لازمی ہے که جب کوئی چیز ہے تو اسکے میٹینس کے اخراجات تو برداشت کرنا هی پڑیگا - خصوصاً لندن جیسے مقام پر ظاهر ہے خرچه هوتا هی ہے -

شری لکشمن کو نڈا - کیا اس کے لئے اسٹاف بھی ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اسٹاف نہیں ہے - جو آفیسرس پیروی کے لئے یہاں سے جاتے هیں وهاں رهے هیں - کوئی خاص اسٹاف وهاں نہیں ہے - سب کو ریڈیوس (Reduce) کردیا گیا ہے - حیدرآباد کے جو طلباء لندن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے هیں انکے انتظام کے لئے ایک یا دو آدمی وهاں هیں جو هائی کمشنر انڈیا کے تحت کام کرتے هیں -

اسکے بعد ٹیریٹوریل اور پولیٹیکل پنشس هیں - میں نے مضمون کا ذکر کردیا ہے - اس سلسلے میں اسے مزید دهرانے کی ضرورت نہیں -

جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کہا گیا - یه مسئله صاف ہے - ۱۸ کروڑ کمیوٹیشن دیا جا رہا ہے جو ۱۵ - ۲۰ سال میں ادا هوگا - جاگیرات کے لکویڈیشن (Liquidation) کا جو پراسس ہے اسکو عمل میں لانے کے لئے جاگیر اڈمنسٹریشن آفس ہے - اس کے لئے گورنمنٹ نے اپنی جانب سے کوئی علحدہ سکرٹری نہیں رکھا ہے - بلکه ایجوکیشن سکرٹری سے هی یه کام لیا جا رہا ہے - البته عمله پہلے ۳ لاکھ کے صرفه سے کام کرتا تھا اب اس فیگر کو گھٹا کر ۲ لاکھ ۶۲ هزار کردیا گیا ہے - اور یه بھی چھ مہینے کا معامله ہے - ۶ - ۷ مہینے کے اندر جب پورے کاروبار تکمیل پا جائینگے اور ووچرس (Vouchers) دیدیے جائینگے اس وقت یه ایٹم بھی ختم هو جائیگا - کمیوٹیشن دینا جب اپنی جگه قائم ہے تو اس کا بھی اس وقت تک باقی رهنا ضروری ہے - آپ یه کیوں نہیں دیکھتے که هندوستان میں، سارے بھارت میں سب سے پہلے جاگیروں کا ابالیشن کس جگه هوا - حیدرآباد میں هوا - فسٹ کیس ان انڈیا - سردار پٹیل جس وقت موجود تھے انھوں نے اس مسئله پر غور کرکے ایسے کمیوٹیشن کا فیصله کیا - وہ اس کا اندیشه کرتے تھے که جاگیرات کا قبضه آسانی سے حاصل کرنا دشوار ہے - اس میں بڑی هل چل هوگی اور زبردستی کرنی پڑے گی لیکن وہ اس طرح زبردستی کرنا نہیں چاهتے تھے - اس لحاظ سے انھوں نے سب سے پہلے حیدرآباد میں جاگیرات پر قبضه کرلیا - شائد آپ دیکھ رہے هونگے که راجستھان اور سوراشٹرا میں تو اب بل پیش هو رہا ہے -

هوسکتا ہے آپ کہیں که بہت جنرس (Generous) طریقه پر معاوضه مقرر کیا گیا ہے - اسبارے میں میں بحث کرنا نہیں چاهتا کیونکه آپ نے نام دیا ہے که میں جاگیرداروں کا دوست هوں اور میں خود ایک چھوٹا سا جاگیر دار هوں - اگر مجھے اپنے آپ سے محبت ہے تو یه ایک فطری چیز ہے - لیکن میں آپ سے ایک ان بیاسڈ (Unbiased) نقطه نظر رکھکر جانچنے کی درخواست کرتا هوں - ایک امیر پائیگاہ جسکو ۳ لاکھ

۸۰ ہزار روپیہ ملا کرتے تھے اسکو آج ۹۹ ہزار روپے مل رہے ہیں - اس کمپنسیس کی قسطوں میں اگر اضافہ کیا جائے تو کم مدت لگے گی اور اگر کمپنسیس کم کیا جائے تو مدت زیادہ ہوگی - گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکو طئے کیا ہے - یہ ہوسکتا ہے کہ یہ آپکی رائے کے سوای ہو لیکن یہ نیچرل جسٹس (Natural justice) کے خلاف ہوگا - اگر آپ چاہیں تو موڈ آف پیمنٹ (Mode of Payment) میں تبدیلی کرسکتے ہیں - میں پولیٹیکلی (Politically) اڈمنسٹریٹیولی (Administratively) اور لیگلی (Legally) رول اوٹ (Rule-out) نہیں کر رہا ہوں - لیکن اس میں بہت سی دقتیں ہیں اس لئے میں آپکو وارن (Warn) کرنا چاہتا ہوں - باقی باتوں کے متعلق میں زیادہ تفصیلات بیان کرنا نہیں چاہتا - اس وقت تک ہی میری تقریر بہت لمبی چوڑی ہوگئی ہے اور جو چیزیں باقی رہ گئی ہیں وہ بہت ہیں اسلئے تمام تفصیلات کا جواب دینا ناممکن ہے - میں آپکو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو باتیں کہی گئی ہیں میں ان سے ناواقف نہیں ہوں اور جن چیزوں کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے ' جن نقائص اور ڈیفکٹس (Defects) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے انکو دور کرنے کا میں آپکو اطمینان دلانا چاہتا ہوں - یہ ہوسکتا ہے کہ آپکی منزل بھی وہی ہو جس راستہ پر ہم چل رہے ہیں - آپکا جو طریقہ ہے وہ دوسرا طریقہ ہوسکتا ہے لکن میں آنریبل لیڈر آف اپوزیشن سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انکی اور ہماری منزل ایک ہی ہے اور وہ ہے ڈیموکریٹک سوشلزم - اگر چیکہ ہمارے راستے الگ الگ ہیں - اور میں سمجھتا ہوںکہ سوائے چند اختلافات کے وہ راستہ بڑی حدتک عوامی جمہوری حکومت کا ہی ہے - اور اس سے بڑی حدتک عوام کو اطمینان حاصل ہوگا - اگر اس میں کچھ دیر لگے گی تو میں صرف آپ سے صبر و ٹالریشن (Toleration) کی درخواست کرونگا -

شری - وی - ڈی - دیشپانڈے - اتنی بڑی تقریر کے بعد اب ہم اس حالت میں نہیں ہیں کہ کٹ موشنس کے متعلق اپنا فیصلہ دیں یا انہیں واپس لیں - اور میں یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ اس میں ہاؤس کا کچھ نقصان ہونے والا ہے - اسلئے میں عرض کرونگا کہ کل کوئسچن آور کے بعد گرانٹس پیش کئے جائیں -

مسٹر اسپیکر - تو کیا بہت سارے کٹ موشنس واپس لینے کی امید ہے ؟

شری پابی ریڈی - کیا اس شرط پر ٹائم دیا جائیگا ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - اسپیچس کے دوران میں بھی سونچا جاسکتا ہے - بعد میں سونچنے کا موقع نہیں رہتا -

مسٹر اسپیکر - ہاں وقت کا سوال ہے - میری گھڑی میں ۸ بجکر ۱۰ منٹ ہوئے ہیں اور ٹیبل کی گھڑی میں ۸ بجکر ۵ منٹ ہوئے ہیں -

شریمتی شاہجہاں بیگم - اب ۸ بجکر پانچ منٹ ہوئے ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - اگر عالی جناب اجازت دیں تو میں یہ عرض کرونگا کہ عام طور پر پارلیمان اور کونسل میں یہ طریقہ رائج ہے کہ اسٹینڈنگ پر اسی وقت رائے شماری کی جاتی ہے اور ووٹس (Votes) لئے جاتے ہیں - ۱۲ گھنٹے یا ۱۸ گھنٹے گذر جانے کے بعد ممکن ہے کہ میری اسمبلی میں اتنی طاقت نہ رہے اور میرے معزز دوست ایسے کٹ موشنس واپس لینے راضی ہوں اور پھر زور لگانے والے ہوں اسلئے اس وقت جبکہ میرے دوست ہنس رہے ہیں ووٹ لیا جانا بہتر ہوگا -

مسٹر اسپیکر - ابھی میں نے کہا تھا کہ اس مسئلہ کو ہم آج ہی ختم کرینگے - اسلئے میں اسٹینڈنگ ووٹ کے لئے رکھتا ہوں - سری اے - راج ریڈی

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - وہ یہاں نہیں ہیں -

مسٹر اسپیکر - لیکن چونکہ کٹ موشن . . .

شریمتی شاہجہاں بیگم - وہ آگئے -

شری اے راج ریڈی - میرا کٹ موشن ووٹ کیلئے رکھا جائے -

Mr. Speaker · The question is —

"That the demand under the Head Land Revenue be reduced by Rs 15,19,800"

The motion was negatived

Mr. Speaker Next cut motion Shri Uddhava Rao Patil.

Shri Uddhava Rao Patil I beg leave of the House to withdraw my cut motion

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker · Shri B. Krishnaiah

Shri B. Krishnaiah I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn

Mr Speaker : Shri L. Muttiah.

(Shri L Mutiah was not present in his seat)

Mr. Speaker: When once the cut motion is moved, it has to be put to vote.

The question is .

"That the demand under the head 'Land Revenue' be reduced by Re 1'-

The motion was negatived.

Shri V. D Deshpande · I demand division

The House divided.

Ayes	Noes
56	81

The motion was negatived.

Mr. Speaker : Shri. V. D. Deshpande.

Shri V. D. Deshpande · I do not want to press my cut motion. I am withdrawing it.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Next. Shri K Sreenivasa Rao.

Shri K. Sreenivasa Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri Sripat Rao.

Shri Sripat Rao . I beg leave of the House to withdraw my cut motion

The motion was by leave of the house withdrawn.

Mr Speaker · Shri B. D. Deshmukh.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Demand No. 5. Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Demand No. 12. Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I want the cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is .

"That the demand under the Head 'Government Hospitality Organisation' be reduced by Rs 2,46,200"

The motion was negatived.

Mr. Speaker : Next Demand No. 13 Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri K. V Narayan Reddy.

K. V Narayan Reddy : I beg leave of the House to withdraw my 3 cut motions under this head.

The motions were by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Demand No. 17. Shri Ankush Rao Venkat Rao.

Shri Ankush Rao Venkat Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Shri Ch Venkat Rama Rao.

Shri Ch. Venkat Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr Speaker : Shri A. Raj Reddy.

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker : Next, Demand No. 21.

An hon. Member: This cut motion has already been disallowed.

Mr. Speaker : Next. Demand No. 39. Shri Sreeramulu.

Shri G. Sreeramulu : I wish my cut motion be put to vote.

Mr. Speaker The quest.on is .

"That the demand under the Head 'Charges in England, and High Commissioner for India in London" be reduced by Rs 16,700"

The motion was negatived.

Shri Raja Ram . I demand a div sion, Sir.

The House divided

Ayes	Noes
55	81

The motion was negatived

Mr. Speaker Next Demand No 68. Shri Deshpande.

Shri V. D. Deshpande I demand that my cut motion be put to vote.

Mr. Speaker · The question is :

"That the Demand under 'Territorial and Political Pensions' be reduced by Rs 20,35,000".

The motion was negatived.

Mr. Speaker · Next Demand No. 78. Shri Ch. Venkatrama Rao.

Shri Ch Venkatrama Rao · I want to withdraw my cut motion.

The mot on was by 'eave of the House withdrawn.

Mr. Speake : Demand No 82 Shri V. D. Deshpande.

Shri V D Deshpande I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Mr. Speaker . Demand No. 85 Shri B D Deshmukh

Shri B. D. Deshmukh I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the demand under 'Jagir Administration Expenditure' be reduced by Rs. 2,62,500".

The mo ion was negatived.

Mr Speaker : The question is :

"That the demands Nos 1, 3, 5, 12, 13, 14, 17, 21, 31, 35, 37, 39, 55, 65, 68, 73, 78, 81, 82 and 85, the aggregate being Rs. 1,96,66,025 be granted."

The motion was adopted.

Shri V. D. Deshpande : On a point of information, Sir.

یہ جو ڈیمانڈز کئے جا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں ان کے بارے میں اگر الگ الگ
ووٹنگ ہو تو ٹھیک ہوگا۔ ہو سکتا ہے چند کے بارے میں تو ہاں کہا جائے اور چند
کے بارے میں نہیں کہا جائے۔

مسٹر اسپیکر ۔ طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی کٹ موشن منظور ہو جائے تو اسکو
اس کی حد تک کم کیا جائے گا اور وہ ڈیمانڈ نکال دیا جائیگا۔

The House then adjourned till Nine of the clock on Saturday, the 21st June, 1952
